

DATE LABEL

15/11/09

Call No. _____

Acc. No. _____

Date _____

J. & K. UNIVERSITY LIBRARY

This book should be returned on or before the last date stamped above. An over-due charge of .06 P. will be levied for each day, if the book is kept beyond that day.

1-6192

W

Call No. _____

Acc. No. _____

Date _____

J. & K. UNIVERSITY LIBRARY

This book should be returned on or before the last date stamped above. An over-due charge of .06 P. will be levied for each day, if the book is kept beyond that day.

IQBAL LIBRARY
THE UNIVERSITY OF KASHMIR

Call No. _____

Acc. No. 25096

27 FEB 1996

[Signature]
12/2/96

Overdue charges will be levied under rules for each day if the book is kept beyond the date stated above.

جملہ حقوق بحق آستانہ بک^ط (پرمحفوظ)

ہدیہ مجلہ دو روپے چار آنے

دوسرا ایڈیشن

عسوة

جولائی ۱۹۵۵ء عیسوی

ذوالقعدة ١٣٤٢ هـ



ALLAMA IQBAL LIBRARY



25096

ناشر

استانہ بکڈ پو۔ پوسٹ بکس نمبر ۱۲۰۶۔ دہلی

(کوہ نور پینٹنگ پریس لال کنواں دہلی)

$$\begin{array}{r} 1369 \\ 584 \overline{) 1853} \\ \underline{1853} \end{array}$$

دیباچہ

مُصَوِّرِ فطرت شمس العلماء حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب

انگریز ہندوستان سے جا چکا ہے لیکن انگریزیت بدستور باقی ہے۔ انگریزی حکومت ختم ہو گئی لیکن اس کی لائی ہوئی لامذہبیت هنوز زندہ ہے اور ہماری زندگی کے ہر شعبہ پر حاوی ہے یہاں تک کہ ہمارا لٹریچر بھی اس لامذہبیت سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ چنانچہ موجودہ زمانہ میں ادیب اس اہل علم کو کہتے ہیں جو خدا، جنت اور دوزخ کا مذاق اڑائے۔ شاعر اس صاحب فکر کو کہتے ہیں جس کے ہاں مذہب کا تصور گناہِ عظیم ہو۔ اس لامذہبی اور بے دینی کے دور میں مولانا ضیاء القادری کا کلام ایک عجوبہ رنگارنگی۔ ہندوستان میں دیوں اور شاعروں کی کمی نہیں۔ یہاں بڑے بڑے ادیب موجود ہیں، یہاں لیے لیے باکمال شاعر نغمہ سنج ہیں جن کے کلام کو سن کر میر اور غالب کی روحیں وجد کرنے لگتی ہیں لیکن ایسے شاعر ناپید ہیں جو تشنہ کا مانِ مذہب کی پیاس بجھائیں جو عاشقانِ رسولؐ کے تڑپتے ہوئے دلوں کو تسلی دیں۔ کیونکہ موجودہ زمانہ کے شاعر کو مذہب سے کوئی دلچسپی باقی نہیں رہی۔

میں نے مولانا ضیاء القادری کے کلام کو عجوبہ روزگار کہا ہے۔ واقعی ان کا کلام عجوبہ روزگار ہے کیونکہ ایک ایسے زمانہ میں جبکہ شاعروں کی مذہبی حس مردہ ہو چکی ہو مولانا ضیاء القادری کے کلام میں ایسی مذہبی زندگی ہے جو ایک دفعہ کے لئے ان مردہ دلوں کو بھی گرمادے گی جو مذہبی تاثرات کے معاملہ میں بالکل ٹھنڈے ہو چکے ہیں۔ ذرا سوچئے کہ ایسے زمانہ میں جبکہ مذہب و الٰہی فیشن کے خلاف ہو ایک ایسے شاعر کا میدان میں آنا جو سرتاپا مذہبی جامہ پہنے ہوئے ہو اگر عجوبہ روزگار نہیں تو اور کیا ہے۔

مولانا ضیاء القادری کے پاکیزہ کلام کا مجموعہ "تجلیاتِ نعت" میرے نزدیک ایک ایسا مذہبی ذخیرہ ہے جو بید قابلِ قدر ہے۔ خدا ہر زمانہ میں اپنے بندوں سے عجیب و غریب کام لیتا رہا ہے۔ میرا خیال ہے کہ جب خدا نے یہ دیکھا کہ لاندہبیت کا طوفان بڑھ رہا ہے، بے دینی کا تسلط دلوں پر ہوتا جا رہا ہے تو اس نے ایک ایسا شاعر پیدا کر دیا جو اس بے دینی اور لاندہبیت کے دور میں خدا اور رسولؐ کا پیغام دنیا کو پہنچائے اور خدا نے اس شاعر کے کلام میں ایسا درود دیدیا ہے کہ پتھر سے پتھر دل رکھنے والا بھی اس شاعر کے کلام سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ یہ شاعر کون ہے۔ ان کا نام ضیاء القادری ہے۔ ان کے کلام میں بے اندازہ جوش اور انتہائی دینی تڑپ موجود ہے۔

میں نے "تجلیاتِ نعت" کا جا بجا سے مطالعہ کیا ہے۔ "تجلیاتِ نعت"

کی کشش کا یہ عالم ہے کہ میں نے جس نعت کو بھی پڑھنا شروع کیا ختم کئے بغیر نہ رہ سکا اور جس صفحہ پر بھی نظر ڈالی اس پر مجھ کو عقیدت کے موتی بھرے ہوئے دکھائی دیئے۔ تجلیاتِ نعت کا ہر شعر اور ہر مصرعہ اس بات کا پتہ دے رہا ہے کہ اس کلام کے مصنف کے دل میں آقائے دو جہاں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی سچی تڑپ موجود ہے اور مصنف کو مذہب اور بانی مذہب سے وابہانہ عقیدت ہے۔ چنانچہ یہی عقیدت اور محبت اس کلام کے مصنف حضرت مولانا ضیاء القادری کو در رسولؐ پر کھینچ کر لے گئی جہاں آپؐ بتوں خاکِ ردنی کی عزت حاصل کرتے رہے۔ اور مدینہ کی گلیوں کی ہلک سے مست ہو کر جب سے آپؐ ہندوستان واپس آئے ہیں آپ کے کلام میں درد اور بھی زیادہ بڑھ گیا ہے۔

میں نے نعتوں کے مجموعہ بہت سے دیکھے ہیں لیکن میری نظر سے تجلیاتِ نعت جیسا مجموعہ آج تک نہیں گذرا۔ تجلیاتِ نعت کی بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کے شاعرانہ اندازِ نثر والا ہے۔ خیالات میں انوکھا پن ہے۔ ہر شعر میں زندگی اور سچی تڑپ ہے۔ اشعار میں مذہبیت کے گہرے رنگ کے ساتھ پوری پوری شاعرانہ چاشنی بھی موجود ہے۔ "تجلیاتِ نعت" میرے نزدیک شرابِ معرفت کے متوالوں کے لئے ایک ایسا جام ہے جس کے سرور میں بے پایاں لذتیں پوشیدہ ہیں۔ بے امید ہے کہ اس پاکیزہ کلام کو ملک کے ہر حصہ میں بڑی قدر کی نظر سے دیکھا جائیگا۔

”تجلیاتِ نعت“ کے مصنف میری نظر میں

مولانا ذاہد القادری صاحب

لسانِ احسانِ الحلاج حضرت مولانا ضیاء القادری صاحب بدایونی میرے مخلص و محترم اور سراپا ایثار دوست ہیں۔ میں نے تقریباً تیس سال تک قریب رہ کر حضرت مولانا کے حالاتِ زندگی کا مطالعہ کیا ہے اور اُس قریب تر مشاہدہ کی بنا پر آج میں اُن کے حالات لکھنے کی جرأت کرتا ہوں۔

حضرت مولانا ۲۶ رجب ۱۳۳۷ء میں بعد نمازِ عشر بدایوں میں پیدا ہوئے۔ تاریخی نام محمد فضل رحمن تجویز کیا گیا۔ شروع سے بچہ ذہین، سنجیدہ، تیز طبع اور متین تھے۔ ابھی مولانا کی عمر صرف چار سال کی تھی کہ والدین نے داعیِ اجل کو لبیک کہا۔ والدین کے سایہِ عاطفت سے محروم ہو جانے کے بعد مولانا کی تعلیم و تربیت اور پرورش کا انتظام فخر ملت حضرت مولانا علی احمد خاں صاحب اسیر نقشبندی قادری بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کیا۔ حضرت مولانا اسیر بدایوں کے نامور عالم، بے مثل ادیب، باکمال شاعر اور عارفِ حق شناس تھے۔ تمام عمر دس دتدیں، رشد و ہدایت اور خدمتِ ادب میں گزاری۔ آخر عمر میں سینٹ جالس کالج آگرہ میں عربی اور فارسی کے پروفیسر ہو گئے تھے۔ دل میں عشقِ رسولؐ

کامند موزن تھا۔ کالج کی ملازمت سے سکدوش ہو کر مدینہ شریف میں حاضر ہوئے۔
 اور آخوش رحمت میں جگہ پائی۔ حضرت مولانا اسیر کو شاعری میں مرزا غالب اور
 حضرت مومن سے شرف تلمذ حاصل تھا۔ مولانا ضیا صاحب کے مورث اعلیٰ
 حضرت مولانا خواجہ عبداللہ صاحب چشتی بدایوں کے مایہ ناز عالم اور مشہور محدث اور
 مفسر تھے۔ ان کی زندگی علوم و معارف کا ایک بے پناہ سمندر تھی۔ مولانا ضیا
 صاحب کی عمر جب سات سال کی تھی تو ان کو فاضل اساتذہ نے پڑھانا
 شروع کیا۔ اول قرآن شریف پڑھایا، پھر فقہ، حدیث اور تفسیر کی کتابیں پڑھائیں۔
 تقریباً چودہ سال کی عمر میں آپ نے عالمانہ استعداد حاصل کر لی۔ آپ کے دس
 سال کی عمر سے شعر کہنا شروع کیا۔ آپ کے چند ابتدائی نعتیہ اشعار یہ ہیں:

سراج منیر، آفتاب مدینہ دکھا جلوۂ بے حجاب مدینہ

اندھیرا جہاں میں ہوا جا رہا ہے چمک پھر ذرا آفتاب مدینہ

منور ہیں کون مکان کی نقابیں رہے تابش آفتاب مدینہ

مذکورہ اشعار سے مولانا کے زورِ کلام اور اندازِ بیان کی ندرت کا صحیح

اندازہ ہو سکتا ہے۔ رجبی شریف کے اجتماعات سے مولانا کو بحد دلچسپی ہے۔

۱۹۱۷ء سے آپ کے زیرِ اہتمام بدایوں میں رجبی کے عظیم الشان جلسے منعقد

ہوتے ہیں جن میں مشہور علماء و شعراء خاص طور پر شریک ہوتے ہیں۔ تقریباً

پینتیس سال تک مولانا سرکاری ملازمت میں منسلک رہے۔ اس اہم مصروفیت

کے زمانہ میں بھی خدمتِ علم و ادب کا سلسلہ زور شور سے جاری رہا۔ ہند کے مشہور شاعر شکیل بدایونی، مضطر صابری، ماہر القادری، طالب انصاری، محشر بدایونی، سحر اکبر آبادی اور رضا قریشی، حضرت مولانا کے ممتاز شاگرد ہیں۔ حق تعالیٰ نے مولانا کو نظم و نثر پر یکساں قدرت عطا کی ہے۔ جس طرح آپ کی دلاویز نظمیں کامیاب اور مقبول ہیں اسی طرح آپ کے نثر کے مضامین بھی علمی حلقوں میں بے حد پسند کئے جاتے ہیں۔

۱۳۶۷ھ میں حق سبحانہ و تعالیٰ نے آپ کو سفر حج اور زیارتِ مدینہ کی توفیق عطا فرمائی۔ اس سفر مبارک کے حالات آپ نے نظم میں مرتب کئے ہیں۔ یہ تمام حالات کتابی شکل میں شائع ہو چکے ہیں۔ حضرت مولانا ایک سراپا ایشارہ سراپا اخلاص اور سراپا درد بزرگ ہیں۔ نہایت خلیق، انکسار پسند اور شگفتہ مزاج ہیں۔ ظاہری شان و شوکت سے بے نفرت اور سادگی سے محبت ہے۔ تقویٰ اور پرہیزگاری کے لحاظ سے صالحینِ سلف کا بہترین نمونہ ہیں۔ تحریر و تقریر میں سادگی ہے، اثر اور درد ہے۔ ان کی تحریر اور تقریر مبالغہ آمیز باتوں سے پاک ہوتی ہے۔ بعض مضامین کا ایک ایک حرف درد و اثر اور سوز و گداز میں ڈوبا ہوا ہوتا ہے۔ کلام کی شیرینی اور انداز بیان کی ندرت ایک امتیازی شان رکھتی ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا کو زیادہ عرصہ تک زندہ و سلامت رکھے۔ آمین !

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تجلیاتِ نعت

لکھ رہا ہے سر بسجده ہو کے نام اللہ کا
ہے صریح خامہ یا نغمہ ہے بسم اللہ کا
تاج ہے سر پر قلم کے مد بسم اللہ کا
میرے دل پر نقش ہے ہر حرف میری آہ کا
ہو فلک کے ہاتھ میں آئینہ مہر و ماہ کا
ہو رقم طغرا بخط نور بسم اللہ کا
نام ہے عرشِ معلیٰ جس کی خلوت گاہ کا
غیر ممکن ہے تعین جس کے غر و جاہ کا
صوفشاں منظر ہے یہ کس کی تجلی گاہ کا
لب پہ ہے الحمد للہ، ذکرِ اِلا اللہ کا

اللہ اللہ یہ عقیدہ کلک حق آگاہ کا
حمد رب ہیں جدِ ساطاری ہو فکر و ہوش پر
ہفت اقلیم سخن کی حکمرانی ہے بجا
ابتدا و انتہا میں ہیں حروف اللہ کو
روز و شب ہوتا رہے نظارۂ نور ازل
جدِ دل نورِ خدا ہے ہر خط لوحِ جبیں
ہے مراد دل بھی اسی کا جملہ نورِ جمال
حوصلہ اس ذاتِ واجب کی ثنا کا بے خرد
فتہ ذرہ آج تک سینا کا ہو طورِ جمال
لذتِ حمدِ خدا سے جانِ دل سیراب ہیں

بزم موجودات عالم ہے گزرگاہ فنا
دل کی ظلمت دور کرے برق تابانِ جمال
منعم و محتاج سب پر عام ہے تیرا کرم
کم کے جائیں اگر ترتیب سے اگلے حروف
جادۂ توحید تک پہنچانہ باطل آشنا
نفسِ امارہ کی زد سے مردِ مومن ہوشیار
آتے ہیں جلوے براہِ راست دل میں شمس
مرجا حسنِ عقیدت، مرجا تکریمِ نعت

دے ضیا کو دولتِ ایماں خدائے دولہن
نور سے معمور کر دل بندۂ درگاہ کا

حرم کی روشنی میں جذبِ ذوق نظر اپنا
بخیر انجام ہو یا رب حسابِ خیر و شر اپنا
ہو تفسیر و سجد و قنوت خم ہو کسر اپنا
ہے ارمانِ حرم منزل بمنزل راہبر اپنا
خیالی روضۂ انور ہے فرودسِ نظر اپنا
یہ معراجِ شرف، خاکساری اسکو کیوں کہتے

ہی فانوسِ چراغِ کعبہ ہر داغِ جگر اپنا
یہے روز جزا منہ جانبِ خیر البشر اپنا
بنا بابِ نبیؐ کعبہ بعنوانِ دگر اپنا
مبارک اے جنوں سوتے مدینہ ہی سفر اپنا
ہی جنتِ اینو گھر میں آج ہی جنت میں گھر اپنا
ہی سرِ بابِ نبیؐ پر ہے مقدّر آج پر اپنا

لب جاں بخش سی آواز آیات شفا آئی
طواف روضہ شاہ اُمم دن راکر تو ہیں
زباں کیوں خشک کیوں چشم تر ہو خوف عیسا کے
ملا یک صف بہ صف حوریں جلو میں ساتھ میں غلام
آل نالہ ہلے دل رسائی ہے مدینہ کی
وسیلہ نبی کا درمیاں، حاصل مراد میں
جہاں حاضر ہی جشن تاج پوشی، قیامت میں
مری تر دامنی پر روز محشر پھیر دے پانی
معاذ اللہ یہ غفلت ایہ ذوق معصیت کشتی
تری رحمت کے جھالے حشر میں اس شان سے
صراطِ حشر سے جب قدم ہم ناتواں گزے
یہ منظر تھا ترے آئینہ رخ کی صفائی کا

مریض غم مبارک ہو میجا چارہ گراپنا
قضا کرتے نہیں معمول یہ شمس و قمر اپنا
شیفیع حشر ہے وہ تاجدار بحر و بر اپنا
گنہگار و بچناں میں تم نے دیکھا کرو فر اپنا
ہو دل مرہون نالہ، نالہ مہنون اثر اپنا
ہو آغوش اجابت میں دعا اپنی، اثر اپنا
سریر آرائے عرش کبریا ہے تاجور اپنا
برس لے ابر رحمت کام کر لے چشم تر اپنا
تجھے کچھ حشر بھی معلوم ہے اے بے خبر اپنا
کہ منہ اپنا سالے کر رہ گئی نارِ سقر اپنا
کیا روح الامیں کفرش پا انداز ہر اپنا
کہ منہ دیکھا کیا حیرت کے خود آئینہ گراپنا

تمنا ہے ضیا و اصل بحق ہو جاؤں طیبہ میں

جوارِ روضہ اقدس میں ہو جس دم گزراپنا

تو خود آئینہ برکف حسن صورت آفریں آیا
بجائے دل نظر آئینہ حسن آفریں آیا

ازل میں جب نظر بزم ازل کا مجھیں آیا
تصویر بن کے دل میں کون مجھیں آیا

بہ ارمان شفاعت و جد میں قلم ہے آیا
 فرشتے دیکھتے ہی مجھ کو محشر میں پکار اٹھے
 کسی بات تک پوچھی نہ میدان قیامت میں
 تہہ مدفن زمیں بوس حرم کا منہ اُجالا تھا
 اٹھیں کوثر سے جب موصیٰ طح اف پکساتی کو
 اجل آ، خاتمہ بالخیر ہونے کی بشارت دے
 ہوئیں جب نعمتیں روز ازل تقسیم عالم کو
 مریض جاں بلبے ہوں جد اپنے میما سو
 نگاہیں حشر میں اٹھیں خلیل و لوح و آدم کی
 مبارک لے جنوں صحرانوردی ارض بطحی کی
 تعالیٰ اللہ ہی یہ اوج مینار فلک رفعت
 رہے گی تا ابد کرو بیان عرش کو حیرت
 جہاں میں تشنہ لب چھوڑا، کیا سیر محشر میں
 بشر تھی یا بشر کی شکل میں وہ نور قدرت تھے
 جوان ہاشمی بن کر شفیع حشر محشر میں
 کیا دل ٹکڑے ٹکڑے دیو بحر ارض طیبہ نے
 نظر کی طرح دم بھر میں شب معراج کا دوا

جہاں دل میں خیالِ رحمۃ للعالمیں آیا
 وہ دیکھو، وہ غلامِ رحمت للعالمیں آیا
 جو کما آیا تو بس لطف شفیع المذنبین آیا
 چراغِ کعبہ لے کرتا لحد داغِ جبیں آیا
 نظر گردش میں ہر جامِ شرابِ انگبیں آیا
 لبوں پر خیر سے خود نام ختم المرسلین آیا
 مری قسمت میں عشقِ رحمۃ للعالمیں آیا
 پیامِ مرگ مجھ کو ہائے ابتک کیوں نہیں آیا
 کہ ختم الانبیاء محبوبِ رب العالمیں آیا
 نظر ہر گام پر گلشنِ بکفِ خلدِ بریں آیا
 نظرِ حدِ نظر تک جلوۂ عرشِ بریں آیا
 کہ پتلا خاک کا تا سر حدِ عرشِ بریں آیا
 تلامذہ قلزمِ رحمت میں آیا تو کہیں آیا
 سمجھ میں رازِ قدرت یہ نہیں آیا، نہیں آیا
 اٹھائے دامنِ رحمت سیمٹے آستیں آیا
 بہا آنکھوں سے خونِ آرزو، تا آستیں آیا
 زمیں سے تا فلک پہنچا فلک سے تا زمیں آیا

حد تحقیق میں ختمِ رسل نورِ مبیں تیرا
دم آخر نظر کا نور آنکھوں تک نہیں آتا
یقین ہو تیری شانِ مغفرت پر اے کریمِ آسما
وجودِ عالم ایجاد سے قبل ازیں آیا
نظر یہ کس کا جلوہ اے نگاہِ واپس آیا
خیال ترک عصیاں قلب میں بتک نہیں آیا

ضیا با ایں ہمہ اعمالِ بد میدانِ محشر میں
بہ اُمید شفاعت یا شفیع المذنبین آیا

و نورِ شوق لے کر تادیرِ خیرِ الانام آیا
ہجومِ خاک بوسانِ حرم بہرِ سلام آیا
صراحی ہاتھ میں ساقیِ ذلی، گردشِ مینِ جام آیا
کیس کے نقشِ پائے عرش کے جلو ہو رخشا
شفیعِ حشر کو دیکھا جدھر میدانِ محشر میں
گنہگاروں کو بخشا اپنے لطفِ رحمِ سوحیٰ ذی
خدا جانے کہاں ہو عرشِ علی پر مقام اس کا
ادب کے سر جھکے صفِ بستِ استاد ہو قدسی
لحدر جس کو بہشتِ اہلِ ایمان خلق کہتی ہو
ملائک خاک کے پتلے کے آگے سر بسجود تھے
مبارک آستان بوسِ حرم بابِ السلام آیا
جوارِ روضہ خیر البشر خیر الانام آیا
لبِ تسنیم جب ساغرِ بدماں تشنہ کام آیا
نظر ہر ذرہ خاک بدر کا ماہِ تمام آیا
بہ ارمانِ شفاعت عاصیوں کا اژدہا م آیا
سرِ محشر فریب زہد و تقویٰ کچھ نہ کام آیا
قد مبوسیٰ کو جس کی صاحبِ سدہ مقام آیا
سلامِ شوق پڑھو اے ہمنشیں وقتِ قیام آیا
مبارک مرنے والو! یہی جنت مقام آیا
پسند اللہ کو خیر البشر کا احترام آیا

تمنائے طوافِ کعبہ ہے دل میں ضیا پہنہاں

مجھ کا سجدہ کو سر شاید در بیت المحرام آیا

نظریہ ساقی تسنیم کا اکرام عام آیا
 ہجوم غم میں کیا کہنے زباں پر کس کا نام آیا
 مقام حمد سے اس کی شفاعت کا پیام آیا
 مدینہ اللہ اللہ وہ تجلی گاہ عالم ہے
 جہاں میں رنگ یہ اہدے دکھائیں مٹی کا
 حرم میں جانب زمزم جہاں میں یارب کو
 مرا منہ چومنے روح الایں کی روح پاک آئی
 سُخ و زلف نبی کی یاد کام آئی پس مرد
 مے داغ جیسے چاندنی پھیلائی محشر میں
 سخی اتلے بھر دیں جھولیاں نعام بخش سے
 ملائک انبیاء جن و بشر محشر میں لرزاں تھی
 حرم سے عرش تک تھی چاندنی ہی چاندنی پھیلائی
 ہیں رفتار قیامت میں خود آثار سکوں پیدا
 اندک کر سوتے کوثر میکشوں کا اشد ہام آیا
 دعا دینے لب فریاد کو عیش دوام آیا
 شفیع حشر کا محشر میں جو بن کر غلام آیا
 جہاں قف زمین بوسی نظر خاص عام آیا
 لئے ہر رند میکش بادہ کوثر کا جام آیا
 جہاں یہ بادہ کش آیا بجاہ و احرام آیا
 محمد مصطفیٰ کا جب مگر ہونٹوں پہ نام آیا
 نظر زیر لحد جنت کا منظر صبح و شام آیا
 نشان سجدہ پہلو میں لئے ماہ تمام آیا
 دید دولت سے جب آیا جو سائل شاد کام آیا
 وسیلہ رحمۃ للعالمین کا صرف کام آیا
 شب اسری حرا کا چاند جب بالائے بام آیا
 فراز عرش رب کے کون یہ رحمت خرام آیا

کلام اللہ فرمایا خدا نے اس کو قرآن میں
 زبان صاحب قرآن پہ جب کوئی کلام آیا

وہ دن آئے کہیں اہل حرم باہم دگر یارب
ضیا بہر سلامی جانب باب السلام آیا

سوتے بیت الشرف قر آیا	بدر کا چاند عرش پر آیا
مرحبا شوق دید بر آیا	نور خیر البشر نظر آیا
دل میں کعبہ کا تاجور آیا	عرش اور نگ دل نظر آیا
روضہ سید البشر آیا	رہ نورِ حرم مبارکبادا
ہر گنہگار بے خطر آیا	حشر میں تھا یہ مغفرت کا یقیں
ہر فرشتہ جھکے سر آیا	سوتے باب السلام بہر سلام
دل میں اراں یہ عمر بھر آیا	ہائے پہنچے نہ ہم مدینہ تک
چاند آئینہ میں اتر آیا	دل میں ہر دم جبین بدر کی یاد
میکرہ کا طواف کر آیا	بادہ کش کعبہ کے تصور میں
عرش پر جلوہ گر نظر آیا	مسند آرائے فرش خاکِ حرم
دل میں سلطان بحر و بر آیا	ہولِ خشک چشم تر کو نوید
ہر قدم پر خدا نظر آیا	خطرہ پل صراط اے توبہ
عرش قرآن لئے اتر آیا	مصطفیٰؐ ہیں حرامیں جلوہ فرو
وہ سیاح، وہ چارہ گر آیا	اب ہے ہمیں رزندہ جاوید

دیکھ کر دامن طلب خالی دل مرا فرط غم سے بھر آیا
 لب تسنیم بزم ساقی میں جام برکف جہاں نظر آیا
 ہو گئے جان و دل ضیاء روشن
 نور قدرت نما نظر آیا

بزم ازل میں تم نے جب طرف نقاب اٹھا دیا
 فطرت حسن و عشق نے رازِ حجاب اٹھا دیا
 ساقی مجلس ازل، اُن یہ عطائے بر محل
 میری طرف کو جھوم کر جام شراب اٹھا دیا
 حشر میں سب ہیں شاد کام، سن کے نویدِ عفو عام
 کس نے سوالِ مغفرت روزِ حساب اٹھا دیا
 خوش ہو گروہِ عاصیاں، ہیں جو حضورِ درمیاں
 رحمتِ حق نے خلق سے قہر و عذاب اٹھا دیا
 بدرواۓ میں اہلِ کین، ہیبتِ حق سے کانپ اٹھے
 جس کی طرف حضور نے رخ بہ عتاب اٹھا دیا
 دیکھ کے روزِ کارزار خالد و سعد کا و تار
 قیصر و جم نے بزم سے چنگ و رباب اٹھا دیا

ساتی غلہ کا جمال دیکھ کے میگا ر نے
 شیشہ شکست کر دیا، جام شراب اٹھا دیا
 بن کے جانِ سرفروش 'ہورہ حق میں گرم جوش
 حشر یہ میسکہ میں کیوں مستِ شباب اٹھا دیا
 موجِ رواں نے کر دیا چشمِ زدن میں پائمال
 جس نے بھی سر غور سے مثلِ حباب اٹھا دیا
 اشکِ رواں نے دھو دیئے فرد گناہ کے حروف
 فتنہ یہ تو نے حشر میں چشمِ پُر آب اٹھا دیا
 شورِ اذانِ صبح حشر بانگِ درا کا شور تھا
 تھے جو لمحہ میں شام سے مائلِ خواب اٹھا دیا
 خفتہ نصیبِ مہاں تشنہ دید تھا ہنوز
 شانہ ہلا کے موت نے بے خور و خواب اٹھا دیا
 سجدہ شکرِ ضیا، دیکھ جمالِ حق بنا
 شاہِ بزمِ قدس نے طرفِ نقاب اٹھا دیا

دل بنا عرش، حجاباتِ مقابل سے اٹھا
 سرِ جہاں کشمکشِ سجدہ باطل سے اٹھا
 پرے سب پرہ براندازِ ازل دل سے اٹھا
 حق تو یہ ہو کہ حجابِ آئینہ دل سے اٹھا

کون یہ عرش نشیں عرش کی منزل سے اٹھا
 کلس روضہ پر نور کا کرنے کو طواف
 اللہ اللہ اثر معجزہ برق جمال
 بے طلب بارش انعام گراں بار یہ
 ہی یہی دشت حرم، باد یہ پیائے حرم
 طور سینا مرا سینہ نظر آیا مجھ کو
 سرنگوں حشر میں آیا ہوں گناہوں کے کریم
 جاذب تاب و توان تھا سفر راہ ہم
 کیوں ہی لب تشہ صہب ازل بادہ گسار
 آنگاہ غلط انداز حقیقت کی طرف
 خسروا خلد بدماں سے تازیت غلام
 کون تھا صبح ازل انجمن آرائے جمال
 مل گیا قرب خدا فاشیہ برداروں کو
 بحر رحمت میں گناہوں کا سفینہ ڈوبا

غل رفعتنا لکذکر و کامقابل سے اٹھا
 شعلہ نور چہرہ غمہ کامل سے اٹھا
 چشم تر سے ہوئی بارش تو دھواں دل سے اٹھا
 گوشہ دامن مقصود نہ سائل سے اٹھا
 صورت نقش قدم پاؤں نہ منزل سے اٹھا
 پردہ راز جو خلوت کدہ دل سے اٹھا
 بار اٹھا تو یہ لیکن بڑی شکل سے اٹھا
 تھک کے بیٹھا جو مسافر تو نہ منزل سے اٹھا
 جام تسنیم کف ساقی محفل سے اٹھا
 سب حجابات مقام حق و باطل سے اٹھا
 دست رحمت کو نہاب دامن سائل سے اٹھا
 شور اللہ جمیل سر محفل سے اٹھا
 بن گیا خاصہ حق جو تری محفل سے اٹھا
 جوش طوفان شفاعت لب ساحل سے اٹھا

ذوق تکمیل عقیدت کا تقاضا، ہر ضیا

لطف کامل نگہ مرشد کامل سے اٹھا

امیدوارِ شانِ کرم دل بنا دیا
 جلوں کا اک حجابِ مقابل بنا دیا
 یوں مجھ کو محترم سرِ محفل بنا دیا
 جلوہ فروزِ دل میں ہوا چاندِ بدر کا
 عمرت درازِ بادِ دلِ مغفرت طلب
 جب آپ نے اَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ کہا
 آخر کمالِ محویتِ عشق نے مجھے
 پہنچا کے تاجِ وارِ حرمِ دل نے خود مجھے
 فیضِ نگاہِ ساقی کو تر ترے نثار
 تھی ساقی ازل کی مری خاک پر نظر
 لکھا بیاضِ حسن پہ قدرت نے تہفہ
 راہِ عذابِ بندِ گنہگار پر ہوئی
 دستِ گدا نوازِ مبارک یہ بخششیں
 مینارِ سبز و گنبدِ خضر کی دید نے
 کشتی مری نکل گئی سیلابِ حشر سے
 ذروں کو عکسِ ناخنِ پائے حضور نے
 ہے وقفِ سجدہ شوقِ زمیں بوسیِ حرم

ہر معصیت کو عفو کے قاتل بنا دیا
 نورِ مبیں کو صاحبِ محفل بنا دیا
 ساتی نے اپنے دل کو مرادِ دل بنا دیا
 ذرہ کو روکشِ مسہ کا مل بنا دیا
 مجھ کو درِ کریم کا سائل بنا دیا
 انساں کو احترام کے قابل بنا دیا
 دنیا کے ہست و نیست کے غافل بنا دیا
 منزل سے بے خبرِ سرِ منزل بنا دیا
 خجائے حجازِ مرا دل بنا دیا
 ساغرِ بنا کے توڑ دیا دل بنا دیا
 رخ کو ترے صحیفہ کا مل بنا دیا
 توبہ کا سلسلہ حریفِ اصل بنا دیا
 ذوقِ طلب نے خلق کا سائل بنا دیا
 مجھ کو حیاتِ حضر کا قائل بنا دیا
 رحمت نے دھار کاٹ کے سال بنا دیا
 پہلے ہلال، پھر مسہ کا مل بنا دیا
 دل کو مدامِ شربِ نوافل بنا دیا

گن گن کے انگلیوں پہ خطائیں محاکیر
معجز نما ہے چشمِ خدا میں خدا گواہ

آساں حسابِ عقدِ انا مل بنا دیا
ناقص کو اک نگاہ میں کامل بنا دیا

شوقِ حرم جو سلسلہ جُنبِاں ہوا غیا
ہم رشہٴ اتیرِ سلاسل بنا دیا

حریمِ لامکاں، یا خلد کا شانہ بنا جانا
حرم کے تاجور پھر دل میں آجا نادینہ
محبتِ آفریں جھونکوں سی بھر کا کر محبت کو
عرب کے چاند کرنا ذرہ ذرہ قبر کا روشن
مری تقدیر صبح و شام بن بنکر بگڑتی ہی
مہک دیکر مئے تسنیم کی ہر پھول کو ساقی
گنہگاروں سے اعلانِ شفاعت بر ملا کرتا
رہیں کوثر بکف تا حشر ساقی بادہ کش تیرے
حقیقت آشنا اپنا بنا کر اودھ والے
میں ان دلِ فشگانِ عشق کا ٹوٹا ہوا دل ہو

یہ دل ہی یا نبی! اس کو نبی خانہ بنا جانا
پھر اس برباد گھر کو قصرِ شاہانہ بنا جانا
نسیمِ صبحِ طیبہ مجھ کو دیوانہ بنا جانا
شبِ تاریک کو روشنی خانہ بنا جانا
ہو ان کا کام بگڑے کام روزانہ بنا جانا
چمن کو مستقل اک نیمِ زندانہ بنا جانا
جہاں کو شائقِ لطفِ کریا نہ بنا جانا
چمن کو میسکہ پھولوں کو پیمانہ بنا جانا
جہانِ ماسوا سے مجھ کو بیگانہ بنا جانا
نہ آیا جن کو دو حرفوں کا افسانہ بنا جانا

ضیا کو اے حسین کعبہ دیوانہ بنا اپنا
تجھے آساں ہی دیوانوں کا فرزانہ بنا جانا

صبح محشر فیضیاب رحمت و انعام تھا
 خوف محشر و اہم تھا اک خیال خام تھا
 انعقاد جشن اسری کتنا خوش انجام تھا
 باوجود ہست و بود انسان غلام انجام تھا
 خلد میں یہ ساقی کوثر کا فیض عام تھا
 ہو گئی دوری حضوری دل مدینہ بن گیا
 عرش تک گونجا کئے نالے بہ آہنگ بلند
 ہی جمال ساقی تسنیم آنکھوں میں ہنوز
 تھیں دم عیسیٰ نگاہ جانفزا کی روشیں
 آنکھ نور اکھل گئی سن کر اذان صبح حشر
 اب تو ہم ہیں اور طواف گنبد خضر کی کھن
 دیکھ کر کوثر بد اماں ساقی تسنیم کو
 تھی جہاں پر درازل رحمت عالم کی ذات
 لے لے ہاتھ عکس عجا ربیع و زلف حضور
 دیکھ کر حجاج کی سجہ یقیں آ ہی گیا

میں کہ مجرم تھا مگر ذوالمجدد والا کرام تھا
 دفتر اعمال بخشش کامری پیغام تھا
 صدر زرم عرش میر مجلس اسلام تھا
 منظر عالم فریب ہستی ناکام تھا
 مست صہبائے ازل ہر بندے شام تھا
 ضبط غم آغاز ہی سے تہنیت انجام تھا
 شور آہ بیکساں آواز طشت زبام تھا
 کس قدر کیف آفریں دور شراب جام تھا
 تم نے جس بیمار کو دیکھا اُسے آرام تھا
 سوکھے ہم جب تہہ بدن وقت شام تھا
 دور ماضی تر جان گرو شش ایام تھا
 سوئے میخانہ رواں ہر بندہ نشہ کام تھا
 جو گدا، جو تاجور تھا بندہ بے دام تھا
 آفتاب آئینہ بر کف صبح و شام تھا
 رحمت حق کا دوشالہ جامہ احرام تھا

اللہ عہد فاروقی شہ عظم کا جلال
 ہیبت حق سے زمانہ لرزہ بر اندام تھا

موردِ لطفِ خصوصی تھا ضیاءِ حشر میں
ہر طرف روزِ جنا گواہِ دہامِ عام تھا

ہر طرف پھولوں کی بارشِ رحمتوں کا جوش تھا
ساقیِ بزمِ ازل تسنیمِ درآغوش تھا
ہر طلبگارِ شفاعتِ خلدِ درآغوش تھا
پرستشِ اعمال کا محشر میں کس کو پیش تھا
مجلسِ صبحِ ازل میں جلوہ آرا تھے حضور
اللہ اللہ ان کی بزمِ ناز کا رعیتِ جلال
دمِ قدمِ کرتیرے لے بدیہِ سپرِ حسن و عشق
تھالی کوثرِ حسینِ کعبہ ساقیِ خلد میں
مے فشاں کوثر کے چھینٹتے تھے فضا حشر میں
تھایہ ذوقِ انتظارِ امتِ خیر الورا
تھی نظر سوئے مدینہ روح تھی وصل بحق
روزِ محشر شرمِ عصیاں کے تھے مجرمِ آبِ آب
ایسے مکینِ لامکاں اے خلوت آرائے جما
مذہ چھپائے شرمِ عصیاں کے ہجومِ حشر میں

گنبدِ خضرِ افضائے نور میں روپوش تھا
میگسارانِ جناں میں شورِ ناولِ نوش تھا
عیبِ پوشِ عاصیاں محشر میں کلی پوش تھا
شرم سے ہر مجرمِ روزِ جزا خاموش تھا
مجمعِ خوابانِ عالم بخود و مدہوش تھا
ہر صحابی صورتِ شمعِ سحر خاموش تھا
ذرہ ذرہ بدر کا خورشیدِ درآغوش تھا
ہر شرابی جامِ برکفِ میکرہ بروش تھا
بادۂ تسنیم سے مخمور ہر مے نوش تھا
بابِ ایوانِ جناب کھولے ہوئے آغوش تھا
مرنے والا رحمتِ باری کی ہم آغوش تھا
قلزمِ رحمت میں طوفانِ کرم کا جوش تھا
تھا وہ دلِ عرشِ خدا جس دل میں تو روپوش تھا
آپ کے دامن میں مجرمِ آپ کا روپوش تھا

خوگر عصیاں کی حالت پر انہیں رحم آگیا
رحمت حق سے ضیا محشر میں ہم آغوش تھا

معصیت کوشی میں نہاں ذوق استغفار تھا
یہ کمال جلوۂ حسن رخ سرکار تھا
بدر کامہ پارہ صدر بدر نور و نار تھا
خبر دیان ازل پڑھتے تھے آیات جمال
تھو حجاب عرش میں جلوے کیس کے بے حجاب
جلوے چمکے دوری شعلے اٹھے کچھ طور سے
تھی شب غم سامنے شمع شبستان حرم
تھامہ کنگاں کہیں شمع یدر بیضا کہیں
لارہے تھے نیند کے جھونکے مدینہ کی ہوا
ہر گدا پر تھی حرم سے بارشیں دُرِ نجف
کر رہا تھا اکتساب نور طیبہ سے ضیا
فدہ فدہ قبر کا آئینہ انوار تھا

نزد کوثر ساقی تسنیم کا دربار تھا
جام بربل شیشہ برکف سامنے میخوار تھا

مے فشاں تھی چشم مست ساقی بزمِ ازل
 بادہ کوثر کے چھینٹوں سے گلستانِ جنات
 تھیں خمار آگیاں تمنائیں مدینہ پر نثار
 مندار لے مقامِ حمد بزمِ حشر میں
 بخشش امت تھی محبوبِ محب میں نہ یربخت
 رحمتیں تھیں ایک جانب تھی ندامت اک طرف
 تھا عذابِ حشر و دل مضطرب با ایں ہمہ
 دو قدم بھی چل سکا مجرم نہ سوئے پل صراط
 کامیابِ مغفرت تھا تیری رحمت سو کریم
 خفتہ بختوں کیلئے تھی وقف جس کی ہر دعا
 وہ تو یہ کہئے کہ خضر راہ تھا لطفِ حضور
 اک شعاع نور تھی جواز زمیں تا آسماں
 تیرے دم سے ہے دم عیسیٰ کا دنیا میں وقار
 تھا جو صبح حشر پر موقوف دیدارِ حضور
 لاکھ تھا بحر فنا کا جزر و مد طوفاں بدوش

ہر گدے سے میکرہ نمود تھا سرشار تھا
 میکرہ کا میکرہ، گلزار کا گلزار تھا
 دل جو سرمست دل لے سیدِ ابرار تھا
 عرش کا دولہا محمد احمدِ مختار تھا
 اس طرفِ ضد پہ ضد تھی اسطر اقرار تھا
 وہ شفیع روزِ محشر تھی عیساں کا رتھا
 دادِ محشر سے عیساں کا بجے اقرار تھا
 پاؤں تھو لغزش میں سر پر حصیت کا بار تھا
 میں کہ ناکارہ تھا بد اعمال و بد کردار تھا
 سو ہے تھے سب مگر وہ رات بھر بیدار تھا
 در نہ میرا تا حرم جانا بہت دشوار تھا
 عرش بر سرِ روضہ انور کا وہ بینا رتھا
 اس لئے تجھ سے طلبِ کارِ شفا بیمار تھا
 شامِ تربت کا ہر اک منظر سحر آثا رتھا
 نا خدا ہوتے جو تم دم بھر میں بیڑا پار تھا

اب تو ہو جاتا خدا را شانِ رحمت کا ظہور
 ملتجی آستانِ بوسی ضیاء سرکار تھا

وصف حضور کر ضیاءِ ہجر میں سبکدلائے جا
 بے کے چاند دل میں آ، دل کو حرم بنائے جا
 مالہ دل گداز سن، بزم میں سُکرائے جا
 شاہِ بزمِ فد الجلال، خلق ہی شائقِ جمال
 ساتی مجلسِ ازل، حجلہ عرش سے نکل
 شیشہ بکفِ حرم سے آ، بزم کو میسکہ بنا
 بحرِ الم ہی موجِ خیز، جوش پہ ہے ہوائے تیز
 کب سے بے اثر دعا، آمرے کار ساز آ
 سوائے گناہگار آ، مُردہ مغفرت سنا
 غازی وادیِ حجاز، دور نہیں حریمِ ناز
 دل میں ہی حسرتِ سجود، لب پہ ہی نغمہِ درود
 دیکھ در حضور پر بخشش وجود کا اثر

نغمہ نعتِ مصطفیٰ بزم میں گنگنائے جا
 جلوہ رُخ کا واسطہ، جلوہ رُخ دکھائے جا
 برق نگاہِ دلنواز، دل پہ مرے گرائے جا
 حسنِ خدا نما دکھا، رُخ سے نقاب اٹھائی جا
 بخود بادۃ السُت آجھے پھر بنائے جا
 آج تو بادۂ حجاز میں رنجِ پلائے جا
 ڈوب رہا ہوں ناقدِ ناؤ مری تر لائے جا
 دستِ کرم سو کام سب بگڑے ہو بنائے جا
 دل سے عذابِ حشر کا خوفِ خطر مٹائے جا
 منزلِ شوق میں ذرا اور قدم بڑھائے جا
 شائقِ جلوہ، سرِ ذرا سوائے حرم جھک جائے جا
 دستِ طلب دراز کر کھینک بھیک پائے جا

کیفِ مناقب و ثنا اور بھی کچھ سوا ضیتا

نغمہ نعتِ مصطفیٰ ہاں اسی دھن میں گائے جا

دل بن گیا چراغِ حرم، دل نہیں رہا
 اب آئینہ یہ آئینہ دل نہیں رہا

جز نورِ ذاتِ غیر پہ مائل نہیں رہا
 عکسِ رُخِ حضور، مقابل نہیں رہا

جز ذاتِ حق تصورِ باطل نہیں رہا
 پیری میں لطفِ زلیت بھی حاصل نہیں رہا
 مستِ دلائے ساقی محفل نہیں رہا
 ناقصِ ازل سے جذبہٴ کامل نہیں رہا
 دل میں کوئی خیال بجز دل نہیں رہا
 وہ حوصلے نہیں رہے وہ دل نہیں رہا
 کوثرِ بجام میسکہٴ دل نہیں رہا
 ناکامِ لطفِ وصل کبھی دل نہیں رہا
 احساسِ پاسداری باطل نہیں رہا
 قافلِ ثقلے حق سے ضیاءِ دل نہیں رہا

لذت کشِ فضاے حرمِ دل نہیں رہا
 یکتا فردغ میں ہے جمالِ حسین بد
 ہو کر مقابلِ کلسِ روضۂ حضور
 سینہ کو آ کے تم نے مدینہ بنا دیا
 دورات بھی توحیدِ اند مقابل نہیں رہا
 مجوزِ وال کب مسہٴ کامل نہیں رہا
 اسرارِ حسن و عشق سرِ عرش کھل گئے
 دل شکوہِ سنجِ دوری منزل نہیں رہا
 پر وہ تھا درمیاں میں جو حائل نہیں رہا
 موجوں نے اٹھ کے مجھ کو اتار افنا کے گھاٹ
 میں تشنہٴ سفینہٴ وسائل نہیں رہا
 خود کار سازِ صلیٰ علی ہو گئے حضور
 مشکل جو مرحلہ تھا وہ مشکل نہیں رہا
 بے کیفِ نغمہٴ لبِ سائل نہیں رہا
 لبتیک کے حرم سے ترلے ہوئے بلند
 نالہ مرا فغانِ عسا دل نہیں رہا
 پہنچا زبانِ بلبیلِ سدرہ سے تابیہٴ عرش
 تھا پردہٴ نظر وہ بھی حائل نہیں رہا
 از سینہ تا مدینہ نہیں اب کوئی حجاب

خوفِ خدا سے سینہ لرزنے لگا ضیاء
جب دورِ زندگی کسی قابل نہیں رہا

مانا کہ میں نجات کے قابل نہیں رہا
مولیٰ ترے حضور یہ شرمندہ گناہ
ہو مغفرت کفیل گنہگارِ عشق کی
الساں رہا، گناہ کئے، مغفرت ہوئی
دشوار انگلیوں پہ ہوا احتسابِ جرم
محشر میں یادِ زلفِ نبیؐ کام آگئی
تم نے شہیدِ عشق عمرِ رضا کو بنا دیا
ہے تابہ لبِ خزانہٗ عرفانِ بو ترابِ رضا
خاکِ حرم سے خاکِ لحدِ جلے مل گئی
محشر میں خیر و شر کی جزا و سزا ملی
ٹوٹا بیا دمِ مصحفِ رُخِ رشتہٗ حیات
ہر دور میں رسولِ دینی آئے اور گئے
کب آہِ نارسا کا حرم تک ہوا گذر
ہے ذکرِ بے شبانیِ عالمِ جگر گداز

امیدِ مغفرت سے تو غافل نہیں رہا
محشر میں سر اٹھانے کے قابل نہیں رہا
وہ جرم کیا جو عفو کے قابل نہیں رہا
ہوں خوش کہ میں فرشتہٗ خصال نہیں رہا
اس کا حساب عقدِ انا مل نہیں رہا
پابندِ عشقِ پابہ سلاسل نہیں رہا
قاتلِ نظر ملا تے ہی قاتل نہیں رہا
جامِ سفال کا سہ سائل نہیں رہا
سنگِ مزار بھی حدِ فاصل نہیں رہا
پنہاں تفاوتِ حق و باطل نہیں رہا
تارِ نفس گلے میں جمائل نہیں رہا
سرکار کا کوئی بھی مماثل نہیں رہا
کب بیقرار ہائے مرا دل نہیں رہا
میں احترامِ دہر کا قاتل نہیں رہا

حسن، امیر، کیف، حسن، حافظ و اتیر
سب چل بے ضیا کوئی کامل نہیں رہا

دل صبح ازل سے ہے میخانہ محمدؐ کا
کوثر کا ہے متوالا، ہر رند خدا والا
جن و ملک و انساں ہیں مسکے عرفاں
میخواروں کا میلہ ہو زمزم پہ جھمیلہ ہو
محشر میں دیں طعنہ قدسی کہ ہوں دیوانہ
ہیبت سے لرزتے تھو دل قیصر کسریٰ
قدسی در رحمت پر حاضر ہیں جنان بر سر
پیر، نور سے سینہ ہوا، سینہ میں مدینہ ہو
مسعود فضائیں ہیں مقبول عائن ہیں
قتیل حرم کی ہو تاغوش بریں تابش
پیشا ہے ہر محشر دامان شفاعت کے
امت کے لئے جنت عالم کیلئے رحمت

تسلیم بداماں ہے مستانہ محمدؐ کا
پڑ ہے مئے وحدت سے پیمانہ محمدؐ کا
گردش میں ازل سے ہے پیمانہ محمدؐ کا
ہے صحن حرم گویا میخانہ محمدؐ کا
دیوانہ ہوں، لیکن ہوں دیوانہ محمدؐ کا
کیا رعب تھا کیا کہیے شاہانہ محمدؐ کا
ہے گلکدرہ جنت کا شانہ محمدؐ کا
لے کاش ہو یہ احساں روزانہ محمدؐ کا
ہے نام مرے لب پر روزانہ محمدؐ کا
ہو طائر سدرہ بھی پروانہ محمدؐ کا
دیوانہ ہے یہ سچ بیچ دیوانہ محمدؐ کا
دربار محمدؐ کا، کاشانہ محمدؐ کا

دنیا میں نہ امت ہو، عقبیٰ میں خجالت کے

عزت سے ہے بیگانہ، بیگانہ محمدؐ کا

محرر میں ضیا کو جب پایستہ ملک لائے
رحمت نے کہا آیا دیوانہ محمد کا

سہر محشر جلوس اس شان سے نکلا محمد کا
نہ ہوگا جیتے جی یہ بے نوا رسوا محمد کا
ریاضِ خلد ہے رضواں اگر روضہ محمد کا
عیاں تھی شانِ یکتائی نہ تھا سایہ محمد کا
کہاں تھا اوجِ ہفتِ فلک ہم پایہ محمد کا
بنا نقاشِ بزمِ کنِ یدِ بیضا محمد کا
ازل ہی سے رہا کوئین پر قبضہ محمد کا
جمالِ انبیاء کو آئینہ پایا محمد کا

یہ سب غنت یہ سب اعزاز ہے صدقہ محمد کا

ضیا میں اور کہلاتا ہوں متوالا محمد کا

ہو تختِ تلج سے محتاج بے پروا محمد کا
بشرِ عاجز ملک بخود رسلِ حیرانِ فلک ساکن
حبیبِ خالق اکبر ہیں سرورِ مطلق ہیں
لقبِ سلطانِ عرش اور نگہِ کس کا، محمد کا
خدا معلوم ہے کیا شان کیا رتبہ محمد کا
ہے یہ ادنیٰ سے ادنیٰ مختصر رتبہ محمد کا

مخاطب کے جہاں در و زباں ہی ایک دم مثلی
 نہ پایا چاندنی شب میں دیکھا در و زبانش میں
 زیارت ہو سکی اس کی نہ پرچھائیں ملی اسکی
 اگر کشف رموز من دآنی کی تمتا ہے
 فنا ہو جائیں گے تاج و تکیں نام و نشان ملے
 وہ کلی اور کربھی چودھویں کی چاند کہلائے
 مگر سجدے ہیں نازاں اپنے اس فوقی طاہر
 ہر رحمت عام ان کی رحمۃ للعالمین ہیں
 قَوْلٍ وَجْهِكَ فَوْرًا، ہی فرمایا محبت سے
 خدا والے خدائی والے حاضر ہیں سلامی کہ
 کھلا یہ راز آیاتِ فلتَرْضٰی کی تبادلت سے
 علوئے منزلت واللہ اعلم اور کیا ہوگی
 مئے کوثر کے پنج انگشت سے چستے ہوئے جاری
 فرشتوں کی جبین، ساقِ عرش طاقِ حنٹ

وجود پاک ہے بے مثل و بے ہمتا محمد کا
 مہ و خورشید ڈھونڈا ہی کئے سایا محمد کا
 چھپائے ہے شب قدر آنکھ میں سایا محمد کا
 نظر رکھے خدا پر دیکھنے والا محمد کا
 رہے گا نام باقی یا خدا کا یا محمد کا
 لقب قرآن میں ہے مُزَمِّلٌ وَظَمَّ مُحَمَّدٌ کا
 جھکا یا سر جہاں نقشِ قدم پایا محمد کا
 ترحم اپنے بیگانوں پہ ہے شیوہ محمد کا
 خدا نے دیکھ کر رُخِ جانبِ کعبہ محمد کا
 جناں منظر جہاں پر رہے و نازہ محمد کا
 وہ ہے اللہ کی مرضی ہے جو نشا محمد کا
 ہر خلوت گاہِ اَوَادُنِی مقامِ ادنیٰ محمد کا
 بنا پنجابِ تنیم و لین پنجابِ محمد کا
 بخطِ نور نام اللہ نے لکھا محمد کا

ضیاءے کاش جاں نکلے تو یوں نکلے مدینہ میں
 ہودم آنکھوں میں، ہو پیشِ نظرِ وضعِ محمد کا

ابد آثار ہر جلوہ ہے اس حسن مکمل کا
 ہوا وقف بحد قرب ہو کر دردِ سر ہلکا
 ازل کی جلوہ آرائی، ابد کی تابشیں دیکھیں
 تعالیٰ اللہ وہ روشن جبین مصحفِ عارض
 نہ کیوں ہو ختم تم پر آنِ خوبی شانِ محبوبی
 حسینِ بزمِ ادا دنی ترا ادنیٰ صادق ہے
 بڑھالے کر صفاتِ مصطفیٰ کو دورِ آخر تک
 خطِ گلزار میں نام محمد عرش پر لکھا
 وہ جاتے تھے جدھر سوکھے شجر سرسبز ہوتے تھے
 شاخاں دیکھ کر سوائیوں کو دشتِ لطیف میں
 فضائے عرشِ قرآن میں نازل ہوا جس سے
 علمبردارِ اُٹممت علیکم نفعی تو ہے
 ترے بحرِ کرم سے دو جہاں سیلاب ہوئیں
 دبا جاتا ہے شرمِ معصیت بارِ شفاعت کے
 ہوئی معدوم عمر بے بقا آئی قضا جس دم
 حیاتِ خضر تھی شیر و شکر رندوں سے کوثر پر
 لفظ کھل نہ جائے حشر میں مولا چھپا لینا

ضیا ہے لمحہ اول محمد نورِ اول کا
 کیا خاکِ درِ عرش آستانِ کامِ منزل کا
 عجبے چاند سے پھیلا اُجالا نورِ اول کا
 فضائے عرش میں ہو عکسِ قرآنِ مکمل کا
 کہ تم اک قد آدم آیت ہو نورِ اول کا
 مقامِ اعلیٰ و اعلیٰ کا، شرفِ افضل و افضل کا
 کھنچا بحرِ قدم میں دائرہ جو موجِ اول کا
 ہوا جبے فِ گلکاری قلمِ نقاشِ قل کا
 سیرِ اطہر یہ سایہ دھوپ میں ہوتا بادل کا
 مزہ دیوانوں کو آنے لگا جنگل میں منگل کا
 ہو کر میں خطِ تمہلے مصحفِ عارض کی جڈل کا
 اڑے گا تا ابد پرچمِ ترے دینِ مکمل کا
 ہو دریا موجزن تیرے عطیاتِ مسلسل کا
 سیرِ میزاں گناہوں کلہے پتہ کس قدر ہلکا
 حیاتِ موت میں وقفہ نظر آئے اک پل کا
 لبِ نہرِ لبین آبِ بقا ہر جام سے چھلکا
 مری فردِ عمل خاکہ ہے ہر جرمِ مفصل کا

حرم کی یاد بھی نذرِ تغافل ہوتی جاتی ہے
 سیکاروں کو حاصل ہوا ماں خورشیدِ محشر سے
 کعبِ شیرِ خدا میں جذب تھا زورِ یدِ للہی
 نمائش زہد و تقویٰ کی نہ دیگی کامِ محشر میں
 ہولے خلد سے بخود ہیں دیوانے مدینہ کے
 ہوئے مائل بسجدہ بخودی میں اہلِ محشر سے
 شبِ تارِ لحد میں روشنی پھیلی مدینہ کی
 سفر میں پنچہ قدرت نما سے یوں بہہ چستے
 بشرِ مثلِ اپنی جو خیر البشر کو بھی سمجھتا ہو

تمناؤں میں ہے ماتم مے ذوقِ معطل کا
 فضائے حشر پر چھایا ہوا سایہ ان کے کمر کا
 ہوا کوئی نہ ہو گا ایسے دم خم ایسے کس بل کا
 مجھے معلوم ہے زاہدِ مال اس سعیِ لاجل کا
 ہو نخلِ طور گویا ہر شجرِ بطحی کے جنگل کا
 یہ چمکا نور کس کی چادرِ رحمت کے آئین کا
 تہہ مدفن دیا داغِ جبین نے کامِ مشعل کا
 بنا پنجابِ رحمت قطرہ قطرہ انکی چھاگل کا
 پس مردن ٹھکانا ہے جہنم ایسے پاگل کا

ضیا ہو جاں بحق یوں اے عجب چاندِ طیب میں
 دمِ آخر ہو جاں افسرِ جلوہ نورِ اول کا

رازِ جنونِ عشق کو افسانہ کر دیا
 اظہارِ شانِ لطفِ کریمانہ کر دیا
 صلِ علی عطائے شہنشاہِ کائنات
 ساتی نے تشنہ لب مجھے پا کر بہشت میں
 رندِ انویدِ ساتی کو شر کے فیض سے

دلِ نذرِ جلوہ رُسخِ جانانہ کر دیا
 ہر بینوا کو صاحبِ کاشانہ کر دیا
 دلق گدا کو خلعتِ شاہانہ کر دیا
 پر بادۂ طہور سے پیمانہ کر دیا
 بابِ اسلام کو دیوِ میخانہ کر دیا

چھینٹے اڑا اڑا کے شراب پہو کے
 شمع حریم روضہ سلطان بد کے
 کیوں چل دیا بہشت کو دشت حجاز
 منبر نشین کعبہ ترے در پہر فی
 باب السلام سے قرب خدا ملی
 دے دے کے بھیک آپے سائل کو بار
 میں در سعی جرم و خطائے کیا کرو
 رندوں نے صحن غلہ کو منخانہ کر دیا
 روشن چراغ مجلس شاہانہ کر دیا
 یہ تو نے کیا اسے دل دیوانہ کر دیا
 افشائے راز استن حسانہ کر دیا
 سر ہم نے وقف سجدہ شکرانہ کر دیا
 لذت کشش صدائے فیرانہ کر دیا
 مجھ کو ہوائے نفس نے دیوانہ کر دیا

اب ہم نے شغل نعت مناقب کو اے ضیا

منجملہ مشاغل روزانہ کر دیا

اعتمادِ مغفرت اس سے سوا پیدا کیا
 لطفِ اظہارِ طلب سے پیشتر کیا کیا کیا
 کائناتِ حسن نے چومے قدم، سجد کیا
 دل کو نذر خواہش دنیا و مافیہا کیا
 مجھ پہ اظہارِ کرم سرکار نے کیا کیا کیا
 فرضِ حق، منشائے طاعت ہم نے کیا کیا
 گردشِ قسمت دمِ خواب سے دیکھا کیا
 جس قدر ذوقِ معاصی مجھے رسوا کیا
 آپ نے دل کا مرے ہر مدعا پورا کیا
 دستِ قدرت کے مکمل جبے اظہار کیا
 ناشناس ہستی فانی یہ تو نے کیا کیا
 ہر دعا مقبول کی، ہر مدعا پورا کیا
 سوئے کعبہ رخ کیا سوئے حرم سجد کیا
 نور کے ترے طواف گنبدِ خضر کیا

جلوہ مستور کو خود انجمن آرا کیا
 ڈھلتے سورج نے طوافِ منزل صہبا کیا
 تان کر چادر زمانہ رات بھر سویا کیا
 سبکِ ادل سبکِ آخر آپ کو پیدا کیا
 کیوں غمِ عصیاں میں ریا کیوں غمِ فردا کیا
 تو نے اے ذوقِ بداعمالی مجھے رسوا کیا
 پھنس گئی کشتی بھنور میں ناخدا دکھا کیا
 تم ہو مختارِ دو عالم تم نے جو چاہا کیا
 آبرودی قطرۂ ناچیسز کو دریا کیا
 بخودی میں جب خیالِ گنبدِ خضر کیا
 ہم نے دنیا میں بلندِ اسلام کا بھنڈا کیا

سر کے بل چل کر درِ رحمت پہ آئیگا ضیا
 جب ذرا تم نے اشارا اے مرے سولا کیا

آفریں صد آفریں اے حسنِ صورت آفریں
 ہو گئی جب تک ساقی کی نمازِ عصر ختم
 بہر امت کی عبادت عمر بھر جاگے حضور
 ابتدا ہی انتہا ہے آپ کا نور و ظہور
 نا اُمیدی رحمتِ باری سے مجرم کفر ہے
 ان کی رحمت نے تودی پیہم نویدِ مغفرت
 ڈوبنے والے پکارا ٹھے اغثنی یا رسول
 نعمتیں بانٹیں زل کی دیں بد کی عزتیں
 کر لے اشکِ ندامت قلمِ رحمت کے جذب
 ہو گئی پیشِ نظر گلزارِ جنت کی بہار
 یادگارِ خالد و فاروق نہیں دنیا میں ہم

فرازِ عرش ہے زیرِ رکاب کیا کہنا
 ہے داغِ لوحِ جبینِ آفتاب کیا کہنا
 سرِ شکِ گریہِ چشمِ پُر آب کیا کہنا

کمالِ اوجِ رسالت آج کیا کہنا
 ہے فروغِ درِ آنجناب کیا کہنا
 ہے صافِ حشر میں فردِ حساب کیا کہنا

جمالِ خالقِ حسن و جمالِ دیکھ لیا
 شفیقِ حشر، امامِ المرسل، حبیبِ خدا
 کلیمِ عرشِ نشیں، نازشیں کلیمِ اللہ
 نہاں ہے عرش کے جلووں میں کاسورج
 سبکِ خرام تھا وہ سید البشر کا براق
 رہا نہ تا درِ قوسین کوئی پردہ راز
 ہے فیضِ ساقی کوثر، عیاں لب کوثر
 کلسِ حضور کے روضہ کلمے تعالیٰ اللہ
 علی الحساب گناہوں کی ہو گئی بخشش
 ابد قرار ہے خیر الانام کی رحمت
 ملا ہے ان کا لعابِ دہن جو کوثر میں
 ہے اب بھی لرزہ بر اندامِ ظلمتِ باطل
 سعادتِ ابدی کی پنچادروں کے لئے
 لگی جو آنکھ تو پیشِ نظرِ مدینہ تھا
 ہیں وصل و ہجر والے نبی کے دو پہلو

فروغِ حسنِ رخ لا جواب کیا کہنا
 یہ محترم یہ مبارک خطاب کیا کہنا
 خدائے پاک سے بہم خطاب کیا کہنا
 ہے آفتاب پس آفتاب کیا کہنا
 فرشتے رہ نہ سکے ہم رکاب کیا کہنا
 حضور، حق سے ملے بے حجاب کیا کہنا
 طہورِ خلد ہے موجِ شراب کیا کہنا
 ہے نزدِ برجِ قمر آفتاب کیا کہنا
 حسابِ فہمی روزِ حساب کیا کہنا
 ہیں انبیاء و ملک فیضیاب کیا کہنا
 ہے جامِ آبِ بقا ہر حباب کیا کہنا
 عرب کے چاند ترارِ عبّ داب کیا کہنا
 ازل میں آپ ہوئے انتخاب کیا کہنا
 ترے نصیب کالے محو خواب کیا کہنا
 کسی سے رازِ ثوابِ عذاب کیا کہنا

دماغِ عرش پہ ہے صرفِ جبہ ساقی ہے
 ضیا ہے خاکِ درِ بوتراٹ کیا کہنا

فدائیانِ حرم کو مژدہ غلافِ کعبہ حرم سے آیا
 ہماری قسمت کہ آج ہم تک حریم شاہِ امم سے آیا
 دو سالہ رحمتِ الہی کمالِ جاہ و چشم سے آیا
 برائے سحریم خیر مقدم حجابِ حمت حرم سے آیا
 جو دو قدم باہر آج تک بھی نہ جلوہ گاہِ قدم سے آیا
 نسیم طیبہ کا پاک جھوکا وہ آج بلوغِ ارم سے آیا
 تمہارے مجرم کے ہاتھ مولا تمہارے لطف سے آیا
 اٹھا وہ پردہ وہ نور چمکا وہ کوئی بیت الحرم سے آیا
 نویدائے کشتگانِ فرقت غلافِ کعبہ حرم سے آیا
 نظر دو عالم کو نور وحدت حضور کے دم قدم سے آیا

حریمِ قدرت کا خاص بندہ دیا شاہِ امم سے آیا
 یہ خلعتِ نور حق سراپا عطیہ خاص بیت کعبہ
 رکھے ہیں کاندھوں پہ اہل عرفا اٹھائیں شریعت
 ہر لبتِ صلّ علی کا نغمہ مدینہ سے قافلہ ہر پلٹا
 حجابِ حمت اٹھا تو دیکھا قدم قدم پرہ پاک جلوہ
 جہان کیخود اٹ گیا خود عروسِ رکتی رخ کا پھل
 خدا کی رحمت کا شامیانہ معافی جرم کا لفافہ
 ہر طالبِ دستِ مضطر کیوں ہر چشمِ نظارہ منتظر کیوں
 سیاہی عصیاں کی دور ہو گی شبِ لطفِ جنت کی
 ازل میں رُوحِ انبیاء کی جہاں میں نسا کی رہبری کی

ثنائے سرکار مشغلہ ہے یہی عمل ہی یہی صلہ ہے
 سوائے نعتِ رسولؐ والا ضیاء کچھ اور ہم سے آیا

ہے دل جاں نثارِ مدینہ ہمارا
 ہے جب تاجدارِ مدینہ ہمارا
 وطن بن گیا ہے مدینہ ہمارا
 ہے جنت ہماری مدینہ ہمارا

حیاتِ مکمل ہے جینا ہمارا
 خدا اپنا ساری خدائی ہے اپنی
 مدینہ میں دل ہو مدینہ ہو دل میں
 قسیمِ جنان ہے مدینہ کا دولہا

ہمارا نبیؐ دونوں عالم سے اعلیٰ
 سرِ عرش سے جلوہ افشایاں ہیں
 پھر اے ساقیؑ بدر اکبار بھرے
 اٹھے موج کوثر کی پیماناہ برکف
 مدینہ میں پہنچیں مدینہ ہو مدفن
 خدا والے ہونا خدا بن کے آؤ
 بجا کہہ رہے ہیں حرم کے بھکاری
 نبیؐ کے سوا ماسوا سے ہیں غافل
 مدینہ کے ارمان پھریں میں آئے
 دعائیں ہوں گر عرش پر سر بسجود
 سرِ حشر ہیں شرمِ عصیاں میں ڈوبے

ہے افضل جنان سے مدینہ ہمارا
 نہ کیوں طورِ سینا ہو، سینا ہمارا
 مئے خلد سے ابلیس نہ ہمارا
 ہیں ساقیؑ کے ہم جام دینا ہمارا
 ہے اس شوق میں مرنا جینا ہمارا
 کہ منجد ہمار میں ہے سفینہ ہمارا
 متاعِ جہاں ہے خزینہ ہمارا
 جدا ہے جہاں سے قرینہ ہمارا
 بنا بیتِ محمور، سینہ ہمارا
 بنے اورجِ افلاک زینہ ہمارا
 ہو اسر سے اونچا پسینہ ہمارا

ضیا مژدہ سرکارؐ فرما رہے ہیں

ضیا ہے غلامِ کمینہ ہمارا

یہ گھر آج نورِ اعلیٰ نور ہو گا
 درخشاں چراغِ سرِ طور ہو گا
 غمِ حشرِ سینہ سے کافور ہو گا

دل انوارِ لطیف سے معمور ہو گا
 حجابِ رُخِ حقِ منّا دور ہو گا
 اگر دل کی ٹھنڈک تیرا نور ہو گا

چمک کر چراغِ سرِ طور ہوگا
 یہ شعلہ بھڑکتے ہی کافور ہوگا
 جنہیں دور ہوگا انہیں دور ہوگا
 بڑھے گا اگر زخمِ ناسور ہوگا
 کہ تو سامنے چشمِ بد دور ہوگا
 تمہیں یا نبیؐ! کب یہ منظور ہوگا
 درمیکدہ دادیٰ طور ہوگا
 جو ساقی کو دیکھے گا مخمور ہوگا
 مری طرح کب کوئی مجبور ہوگا

ضیاء دیکھ کر اُن کی شانِ کریمی

غمِ حشر دل سے مرے دور ہوگا

ترے جلوۂ رُخ سے ہر دل غل کا
 کرے گی مجھے آتشِ عشق ٹھنڈا
 مدینہ میں دل ہے، مدینہ ہے دل میں
 ترقی پہ ہے کاوشِ دردِ حیراں
 مزے دید کے آئیں گے روزِ محشر
 ہو رُسوا سرِ حشر مجرم تمہارا
 ہیں مے پاش ساقی کے رُخ کی شعاعیں
 لبِ حوضِ کوثر ہے رندوں کا میلہ
 مدینہ سے ہوں دور لے لئے قسمت

نورِ حرمِ کعبہ تا عرشِ بریں دیکھا
 جس نے تری سجِ دھج کو اے عرشِ نشیں دیکھا
 خوابِ دُعا عالم میں تم سائے حسین دیکھا
 سجدوں کے لئے بیخود ہر داغِ جبیں دیکھا
 دامنِ ملائک میں ترانِ مبیں دیکھا

دشتِ شبِ اسرارِ کو دل میں جو مکیں دیکھا
 انوارِ الہی کو تا حدِ یقین دیکھا
 تم نورِ مجسم ہو، تم حُسنِ مکمل ہو
 کعبہ کا تصور بھی تمہیں عبادت تھا
 عمارتِ کاہِ آچل وہ خال و خطِ عارض

اللہ غنی ہے یہ روضہ کا ادب اب تک
جنت کے ہیں گلدستے فاران کو گل بوٹے
اے نور انزل صدقہ اس جلوہ نمائی کے
خود رحمت باری نے بخشش کی نویدیں
اس حد تعین میں پائے ازلی جلوے

افلاک کی رفت کو مائل بہ زمیں دیکھا
پھولوں کی فضاؤں میں فردوس بریں دیکھا
تھا دور جو آنکھوں سے شرک کے قریں دیکھا
جس مجرم امت کو محشر میں حزیں دیکھا
جب دیدہ حق ہیں نے وہ روئے سمیٹ دیکھا

اس درجہ ضیاء ان کی رحمت کا بھر دسہری
دل پر غم محشر کا احساس نہیں دیکھا

فرد ہے ذات تری حُسن ہی یکتا تیرا
لے حسین کتنا ہے محبوب سراپا تیرا
فَتَدَلِّیْ وَدَفِّیْ تیرے مقامِ ادنیٰ
واقفِ سرِ احد لے شہِ بطحیٰ تو ہے
سر رہا تیرے ہی لولاک لہا کا سہرا
دل کے ہر گوشہ میں ہوا بجن نور و ظہور
آمتی ہونے کی کرتے تھے تمتا کیا کیا
تا بش حُسن سے بخود ہی ز خود حسرت دید
معجزہ دیکھنے کا دل میں تصور نہ رہا

مثل ممکن نہیں کوئین میں شاہا تیرا
تجھ پہ مال ہے خداوندِ تعالیٰ تیرا
زینتِ عرشِ علیٰ نقشِ کفِ پا تیرا
محرمِ راز ہے اللہ تعالیٰ تیرا
سارا عالم ہے براتی مرے دولہا تیرا
یاد آتا ہے مجھے چاند سا مکھڑا تیرا
انبیاء دیکھ کے رتبہ شبِ اسریٰ تیرا
صوفشاں بزمِ تصور میں ہی جلوا تیرا
جب ذرا دیکھ لیا حُسنِ دل آ تیرا

ہی جہانِ جزدکل میں تری شاہی ترانج
خوفِ عصیاں و گنہگار نہ ہوزار دملول
ہیبتِ حشر سے ہاتھوں میں ہی وعشید
تشہ کا مان جہاں ہیں ترے درسی سیراب
حشر تک دہر میں لہرائے گا جھنڈا تیرا
لکھ گیا شہ کے غلاموں میں ہے چہرا تیرا
چھٹ نہ جائے کہیں دامن مرے مولا تیرا
سلسبیل مئے تسنیم ہے دریا تیرا

ملک و جن و بشر پیتے ہیں در سے تیرے
سائل در ہے جہاں لے شہ بطحا تیرا

یہ روشن معجزہ ہے مصطفیٰ کے رُوحِ روشن کا
رُخِ انور نظر آیا جو زلفوں میں تو ہم سمجھے
درِ رحمت سے پہم نعمتوں کی وہ پٹھار در
مدینہ کی فضا دیکھی جناں کی نزہتیں کھیر
چھپا کر رکھ لیا کھٹا آنکھ کی پتلی میں حوروں کے
مدینہ کی طرف کی رُوح نے پرواز مرتے ہی
نوبہِ مغفرت لائے فرشتے عرشِ باری سے
سرِ میزاں مرے پلہ پہ جب تشریف وہ لائے
ہو شانِ مغفرت پر ناز غوہ ہی شفاعت پر
مرے جوشِ جنوں کی ہے خبر سرکار کو میرے
ہر اک ذرہ ہی آئینہ چراغِ دشتِ امین کا
اُجالا کھاشبِ محراج میں گم روزِ روشن کا
کہ ہی دامنِ دولت گوشہ گوشہ میرے دامن کا
ہی فردوسِ تمنا مجھ کو منظر میرے مدفن کا
نظر آتا کسے لے نورِ حق سایہ ترے تن کا
ہوا بیمارِ غم جب رُوحِ قبلہ ڈھل گیا منکا
اٹھا جب شورِ محشر میں گنہگاروں کی شیون کا
ہو انیکلی کا پلہ دمِ زدن میں سینکڑوں من کا
سرِ محشر مرے عصیاں پہ بھی عالم ہی جو بن کا
حرمِ تک تا برقی سلسلہ ہے تارِ دامن کا

دل میں مغفرت ہو اے ضیا شاید دم آخر !
 زخموں جھکنا در رحمت کی جانب میری گردن کا

نورِ ازل فضائے دو عالم پہ چھا گیا
 انساں کو بزمِ دہر میں انساں بنا گیا
 ارضِ حرم میں جب مدنی چاند آ گیا
 نورِ چراغِ کعبہ تصویر پہ چھا گیا
 سلطانِ کعبہ تاحدِ افوج دنیٰ گیا
 کعبہ قدم قدم پہ نظر مجھ سے کو آ گیا

تھا کون جو حسین عرب بن کے آ گیا
 خیر البشر جہاں میں بشر بن کے آ گیا
 ہر ذرہ آفتاب بنا، جگمگا گیا
 میں جلوہ ہلے عرش کے سایہ میں آ گیا
 کعبہ سے آ کے عرش کو کعبہ بنا گیا
 میں سر بسجود تادیر خیر الورا گیا

طیبہ کو لے کے خود کریم مصطفیٰ آ گیا

اے دل نویدِ سوئے مدینہ ضیا گیا

دل سے خیالِ تمکنتِ ماسوا گیا
 فارانِ حسن و عشقِ نبیؐ برہم کائنات
 اس پر سلام طور سے بھیجا کریں کلیم
 حرفِ غلط تھا رحمتِ باری کے سامنے
 تو ہے قسیمِ نار و جنان وہ گدا نواز

دل میں خیالِ صاحبِ لولاک آ گیا
 محبوبِ کعبہ جب صفِ خواباں میں آ گیا
 ہر سنگ کو کلیمِ نوا اگر بنا گیا
 اندازہ گناہ جہاں تک کیا گیا
 خالی نہ در سے تیرے کوئی بینوا گیا

جب میں حضورِ شافعِ روزِ جزا گیا
اک آن میں بُراقِ شبہ دوسرا گیا
حدِ تعینات سے آگے چلا گیا
میں فرطِ شرم سے سرِ محشر نہا گیا
تھلمے ہوئے میں دامنِ آلِ عبا گیا

ہم جو شیں اضطراب میں کہتے یہ رہ گئے
سوئے حریمِ نازِ ضیاء جو گیا گیا

روحِ الامیں نے بڑھ کے نویدِ نجات دی
کعبہ سے قدسِ قدس سوتا عرشِ کبریا
نالہ طوافِ گنبدِ خضرا کے شوق میں
ڈوبے گناہ سب عرقِ انفعال میں
شوقِ جنان میں داوِ محشر کے سامنے

رتبہ ہر اک حضور کو بعد از خدا ملا
لکھا ہوا ازل سے جو قسمت میں تھا ملا
یا اور ملا نصیبِ مقدر رسا ملا
سب کچھ ملا مجھے جو درِ مصطفیٰ ملا
گھر بیٹھے مجھ کو جادۂ قربِ خدا ملا
یہ ذرہ آج عرش کے تاروں کو جا ملا
آغوشِ آرزو میں درِ مصطفیٰ ملا
فرمانِ مغفرت مجھے روزِ جزا ملا
یعنی غبارِ دامنِ خیرِ الورا ملا

مختارِ ماسوا ہوئے خدا سے سوا ملا
حسنِ خلوص عشقِ رسولِ خدا ملا
شوقِ طوافِ روضہٴ خیرِ الورا ملا
پوری ہر آرزو ہوئی، ہر تدعا ملا
دل میں ملیں وہ صاحبِ عرشِ دنی ملا
مدحِ حسین بدر کا دل کو صلا ملا
شوقِ سجود و ذوقِ نظرِ جبہٴ سا ملا
عصیاں کا یہ خلافِ تمنا صلا ملا
راہِ حرم میں خضرِ حقیقت نما ملا

گم منزلِ فنا میں نشانِ بقا ملا
 کھویا گیا خودی سوجبِ انساں خدا ملا
 رنگِ زباں مذاقِ تغزلِ ضیا ملا
 دل بھی ملا تو خوگرِ حمد و ثنا ملا

لطفِ خدا سے عشقِ رسولِ خدا ملا
 بندے بنے تو ہو گئی نسبتِ خدا کے ساتھ
 میں بحرِ شریعت سے یوں پار ہو گیا
 محشر میں اس لئے ہیں گنہگارِ شاداں
 نامِ حضور پر تھا اجابت کا انحصار
 رفعتِ ابدت سے ہے ذکرِ حضور کی
 قربان لے سحابِ کرم تیری بارشیں
 نورِ نبی سے ارض و سما جگمگا اٹھے
 قربان لے کریم ترے لطفِ جود کے
 یادِ درخِ حضور میں جب آنکھ بند کی
 نظارۂ جمال کی تم میں نہیں ہوتا
 ارمانوں میں ہنوز یہی اضطراب ہی
 اے کاش کہہ دیں کاتبِ اعمالِ حشر میں
 یعنی خدا ملا ہمیں جب مصطفیٰ ملا
 اس شانِ بندگی کے تصدیقِ خدا ملا
 طوفاں اٹھا تو ناؤ لئے ناخدا ملا
 محشر میں آ کے شافعِ روزِ جزا ملا
 ہر دعا اٹھاتے ہی دستِ دعا ملا
 یہ ذکر گھٹ سکا نہ کسی کو گھٹا ملا
 پیرِ آبِ زر سے کاسہ دستِ گدا ملا
 غارِ حرامتِ اہلِ عرشِ علی ملا
 ہر بینوا کو ذوقِ طلب سے سوا ملا
 پیشِ نظر وہ جلوہ قدرت نما ملا
 موسیٰ کو اک جواب یہی بر ملا ملا
 سلطانِ کائنات کے در تک نہ جا ملا
 ہر وقت محوِ نعتِ رسالتِ ضیا ملا

قابو میں نزدِ راہِ حرم دل نہ رہ سکا
 تاروں سے تھی عیاں شبِ اسری و روشنی
 کملی حجابِ مہرِ نبوت نہ بن سکی
 جب عرشِ حق سے رحمتِ حق ہوا ظہور
 ہر گام پر قریب دیارِ حبیب تھا
 دستِ گدا نواز رہا صرف بذلِ جود
 بے نور مہر و ماہ ہیں حیراں ہے آئینہ
 اوجِ دنی سے وہ شبِ اسری گزر گئی
 آکر حضورِ بزمِ تصور سے جب گئے
 کھینچا قضا نے سوئے عدم دامنِ حیات
 بحرِ فنا کی زد سے یہ مستغرق گناہ
 یوں عرش پر حضور نے دیکھا جمالِ ذات
 اللہ رے شجاعتِ اصحابِ اہلِ بدر
 ذاتِ صفات یوں ہوئے باہمدگر قریب
 ثابت قدم میں تاحدِ منزل نہ رہ سکا
 کچھ دیر ضوفاں مہ کامل نہ رہ سکا
 زیرِ نقابِ شبِ مہ کامل نہ رہ سکا
 قائم وجودِ ہستی باطل نہ رہ سکا
 منزل سے دور رہو منزل نہ رہ سکا
 بادامین تھی کبھی سائل نہ رہ سکا
 کوئی رخِ مبیں کے مقابل نہ رہ سکا
 روحِ الایں جلوس میں شامل نہ رہ سکا
 باقی وقتِ رونقِ محفل نہ رہ سکا
 دنیا میں چند روز بھی غافل نہ رہ سکا
 محفوظ زیرِ دامنِ ساحل نہ رہ سکا
 کوئی حجابِ سامنے حائل نہ رہ سکا
 کوئی حریفِ مدِّ مقابل نہ رہ سکا
 طرفِ نقاب بھی حدِ فاصل نہ رہ سکا

ناقص نہ کیوں ضیا ہو مرا ذوقِ معرفت

میں رازدارِ مرشدِ کامل نہ رہ سکا

ہر غم تو یہ کہ غم عشقِ مصطفیٰؐ ملا
 نظر میں اپنی برابر ہر سب ملا
 حضورِ ساقیؐ کوثر ہنوز جانہ ملا
 رہِ حرم میں ہے بے کیف آرزو کی سجود
 مرے سفینۂ عصیاں کا ہر خدا حافظ
 جہاں عطا ہوئی زاہد کو اور مجھے کوثر
 درِ حضور سے ملتا ہے بے طلب سب کچھ
 دیا حضورؐ کا سب کچھ ہی پاس سائل کو
 جہاں حسن میں وہ نامراد عشق ہوں میں
 مرے نصیب میں آئی حرم کی آمد و رفت
 وقارِ عالمِ انسانیت کی ہے توہین
 نگاہِ شوق کو حدِ تعینات کے بعد
 بنادیا تجھے احمدؑ احد کی تابش نے
 کسی کو مجلسِ خوبانِ دہر میں بخدا
 نظر نہ خواب میں آئے وہ نور کے ترے
 عجب ہر شانِ کرم کا لا الہ الا اللہ
 پڑے وہ مجھ پہ شرابِ طہور کے چھینٹے

ثوابِ حسنِ عمل کیا ملا ملا نہ ملا
 جو قربِ روضۂ سلطانِ دوسرا نہ ملا
 ہے ایک جرعے کیا ملا ملا نہ ملا
 جبیں شوق اگر ان کا نقشِ پا نہ ملا
 وہ ناؤ ڈوب گئی جس کو ناخدا نہ ملا
 کسی کو خلد، کسی کو شراب خانہ ملا
 کوئی گدا کبھی مصروفِ التجا نہ ملا
 دید کریم سے مجھ بے نوا کو کیا نہ ملا
 ہنوز تا درِ محبوب جس کو جانہ ملا
 خوشا نصیب مجھے بختِ نارسا نہ ملا
 مجھے فرشتوں میں جنت کے اے خدا نہ ملا
 کچھ اور جلوۂ وحدت کے ماسوا نہ ملا
 خدا کے نور سے جلوہ ترا جبرانہ ملا
 یہ حسنِ رخ یہ جمالِ خدا نما نہ ملا
 دعائے صبح کو ملت اٹھا نہ عانہ ملا
 لبِ نبیؐ سے کسی کو جواب لا نہ ملا
 کہ میکرہ میں کوئی مجھ سا پارسانہ ملا

فرشتے روز جزا حرف گیر ہونہ کے گناہ فردِ عمل میں کوئی لکھانہ ملا
سلام شوق کو باب السلام پر اب تک ضیا غریب کو کیوں اے کریم جانہ ملا

جلوۂ حسنِ خدا داد کا حامل نہ ہوا
جادۂ قربِ الہی سے جدا دل نہ ہوا
بزمِ نوشاہِ سرِ عرش میں شامل نہ ہوا
منظرِ لیسِ کمثلہ ہی تری شانِ جمال
بزمِ یثاق میں منجملۂ خوبانِ ازل
دیکھ کر تابش و نورِ حرم و ظلمتِ دیر
اس یقیں پر کہ ہیں وہ شاہدِ غیبِ شہود
عمرِ غفلت میں کٹی اپنی مگر لطفِ حضور
بجہِ رحمت میں ڈبو یا مرے عصیانے مجھ
انگلیوں پر نہ ہوا میرے گناہوں کا شمار
شبِ اسری تھا یہ اللہ غنی اوجِ حضور
جلوۂ ذات سے سینہ ہی مدینہ ہوتا
دیکھ لی گنبدِ خضر کی نہ جبتک کہ بہار

عرش دنیا جسے کہتی ہے مراد دل نہ ہوا
چشمِ بد و درِ غم دُوری منزل نہ ہوا
بیتِ معمورِ بجنوانِ دگر دل نہ ہوا
تو وہ یکتا ہی کوئی تیسرا مماثل نہ ہوا
کون تھا آپ کی صورت پہ جو ماثل نہ ہوا
بیخبر واقفِ رازِ حق و باطل نہ ہوا
لبِ خاموش حریفِ لبِ سائل نہ ہوا
کبھی دم بھر کو گنہگار سے غافل نہ ہوا
یہ سفینہ کبھی لبِ تشنہ ساحل نہ ہوا
میں کبھی معتقدِ عقیدہ انامل نہ ہوا
عرش بھی تا حدِ امکان حدِ فاصل نہ ہوا
دلِ حیرت زدہ آئینہ محفل نہ ہوا
آستانِ بوسِ حرمِ خلد میں داخل نہ ہوا

مدنی چاند نے ہر دور میں کی جلوہ گری
دونوں پہلو میں غرض لطفِ حضوری ^{نصیب} ہو

لاکھ آئینوں میں پنہاں مرہ کامل نہ ہوا
دل میں کعبہ ہوا، کعبہ میں اگر دل نہ ہوا

دور طیبہ سے ضیا ہوں بخیال ناقص
جذبہ حسنِ عقیدت ابھی کامل نہ ہوا

نوبتِ اے جوشِ بیقراری دلِ خریں شاد کام ہوگا
ایازِ محمود کیا زمانہ وہاں انہی کا غلام ہوگا
ہر نزدِ قوسین جلوہ آراؤہ بدر کا چاند یا پار
شیخ کو نین سرورِ کل بنیں گے دولہا بصدِ تاج
ہر یادِ زلفِ دراز دل میں شمیم گیسو کی آگ
ہزار بگڑی بنے مقدر نہیں ہر مایوس قلبِ مضطر
خزانہ حسنِ عشق والے کرا ایک چکی مرے حوالے
ریاضِ جنت کی زینت ہے کسے دم ہمارے دم
ہوئی تمنا اگر نہ پوری ہوئی نہ گراپ کی حضوری
نثارِ نازک خیالیانِ حرمِ رحمت کی جالی ہو
رہیگا بکتک مجھے یہ چکر ہونگا بکتک میں فلکِ بریر
ہر کسوچوں چراکی ہمتِ حضورِ حق مجلسِ بریر

سلام کو خمِ سرِ عقیدت حضورِ بابِ السلام ہوگا
مقامِ محمود روزِ محشر حضورِ ہی کا مقام ہوگا
ہلالِ اب دائرہ کی صورتِ چاکے ماہِ تمام ہوگا
تمامِ عالم کا روزِ محشر اسی لئے اڑہا ہوگا
یہ مختصر عشق کا فسانہ بہت نوت میں تمام ہوگا
حضورِ حبیب ساز ہونگے نہ ہو سکے گا جو کام ہوگا
ترے بھکاری کا کام ہوگا ترا خدائی میں نام ہوگا
سپرِ آرائشِ جنات کے ہمیں انتظام ہوگا
تو میری دنیائے آرزو کا تباہ سارا نظام ہوگا
جو اس تخیل میں دل سے نکلا وہ کتنا دکھ کا نام ہوگا
بتا کیے گردشِ مقدر طوافِ بیتِ الحرام ہوگا
انہی کا سب اختیار ہوگا انہی کا سب انتظام ہوگا

مرادیں پلینگاہ حاجت کیسگی بیک خود آجاتا
 نظر ہر رندوں کی سو کوثر بنیں گے ساقی شفیع محشر
 نہ توڑ دل کو خیال ساقی رہا اگر دل میں تو نہ باقی
 ملیگی دیدار حق کی دولت ایسی صرف عا آجاتا
 خلیل و یوسف کلیم و عیسیٰ جن میں ہوں گے مخلوق
 اُدھر وہ دینگے دعائے رحمت اُدھر زباں پر سلام ہوگا
 خدائی ساغرب دست ہوگی سحر و گردش میں جام ہوگا
 یہ آگینہ شکست ہو کر شراب کوثر کا جام ہوگا
 جو ذکر وصل علی محمد و طفیف صبح و شام ہوگا
 مرقع شان کبریائی جمال خیر الانام ہوگا
 ضیاء منگوں سے پڑے سینہ ہوا طلب گر سوئے مدینہ
 نیاز مند حریم رحمت نثار باب السلام ہوگا

جدا لوح جبیں سے داغ سجدہ ہو نہیں سکتا
 حریف ذوق عصیاں خوفِ عقی ہو نہیں سکتا
 غلط قانون قدرت توبہ توبہ ہو نہیں سکتا
 ہوئی شانِ جمال آفرینش ختم سب تم پر
 بشر ہو دامن خیر البشر سے دور کیا ممکن
 تمہاری جنبش ابرو سے ناممکن بھی ممکن ہے
 سر میزاں نہ ہو گا بار عصیاں سے سبک مجرم
 طوافِ بابِ رحمت کیلئے آنکھیں ترستی ہیں
 تصور میں لبِ جاں بخش کے مرنا تو ممکن ہے
 غلط یہ میری قسمت کا نوشتہ ہو نہیں سکتا
 گنہگارِ شفیع حشر رسوا ہو نہیں سکتا
 کوئی ہم مرتبہ سلطانِ بطحا ہو نہیں سکتا
 جہانِ حسن میں اب کوئی تم سا ہو نہیں سکتا
 جدا اللہ کی رحمت سے بندہ ہو نہیں سکتا
 جو تم چاہو کہ ہو جائے تو پھر کیا ہو نہیں سکتا
 مرے پلہ پہ ہو تم پلہ ہلکا ہو نہیں سکتا
 فراقِ روضہ انور گوارا ہو نہیں سکتا
 بہت اچھا ہے گر بیمار اچھا ہو نہیں سکتا

یہ حیرت آفرینی ہے ترے آئینہ رخ کی
 وہ رحمت آفریں نچی نگاہیں کیا قیامت ہیں
 خدارا ہاتھ دے اے نازلے کشتی امت
 تقرب خاص تھا یہ صاحبِ قوسین کا درہ
 در رحمت سے منہ مانگی مرادیں سب کو ملتی ہیں
 دعائے مغفرت میں عمر کا ہر روز گزرا ہی
 ترے محبوب کے مجرم کی رسوائی ہو محشر میں
 گرفتار خم زلفِ نبی کو ہے یہ آزادی
 رہیں بادۂ تسنیم ہے تر دامنِ میری

ضیائے چراغِ طور سے پر نور ہیں آنکھیں
 نہاں میری نگاہوں سے وہ جلوہ ہو نہیں سکتا

اے ہادی کل اے ختمِ رسل، ہے نامِ خدا کیا نام ترا
 قائم رہے رہتی دنیا تک، اللہ کرے اسلام ترا
 اے ساتی بزمِ صبحِ ازل، اللہ کرے فیضِ عام ترا
 سرشار مئے توحید سے ہے ہر میکش دے آشام ترا
 ہے ظلِ الہی ذات تری، فرمانِ خدا ہر بات تری
 ہوتی ہے ثنادرِ رات تری، لیتی ہی خدائی نام ترا

قاران و عرب میں صلّ علی آمد کا تری جب شور اٹھا
 بتخانوں میں پڑھتے تھے کلمہ، بیساختہ خود اصرام ترا
 اے نور میں، کعبہ کے امین اے عرش نشین، فردوس مکی
 کونین کے ذرہ ذرہ میں جلوہ ہے نمایاں عام ترا
 اے ساقی، بزمِ جناں منتظر انا اعطینک الکؤثر
 لبریز طہور و کوثر سے رہتا ہے ہمیشہ جام ترا
 وَالشَّمْسُ تَرَاقُصُ النُّورِ وَاللَّيْلُ تَرِي زُفْرِ الْهَرَمِ
 پڑھتے ہیں وظیفہ جن و بشر کونین میں صبح و شام ترا
 ہر بزمِ جناں کا تو ہادی، کلمہ ہے ترا وادی وادی
 ہے دینِ خدا اسلام ترا توحیدِ خدا پیغام ترا
 دنیا کو اخوت سکھلائی، دنیا کی تمتا بر آئی
 یکساں ہے خدائی بھر کے لئے انعام ترا اکرام ترا
 تھا ذوقِ عبادت مستحکم، رہتا تھا سدا پاؤں پہ دم
 طاعت میں خدائی قسم سب ترک ہوا آرام ترا
 بطلے کے نکمے ناکارے، دنیا کے بنے ہادی سارے
 ناکام مسلمانوں کے لئے ہے درسِ عمل ہر کام ترا
 تو کارِ برابرِ عالم ہے، دنیا بھرتی تیرا دم ہے
 بگڑی کو بنا، ناکاروں میں آ، ہو کام ہمارا، نام ترا

لِلّٰہِ سِرِّمِزِاں آنا، مجرم کی شفاعت فرمانا
ہو دیکھ نہ لطفِ شاہانہ محشر میں ضیا بدنام ترا

ردیف (ب)

کرے جناں کی طرف رخ نہ جانِ نثارِ حبیب
زہے تقربِ صدیقِ یارِ غارِ حبیب
شبِ لمحہ مری روشن ہو چاند تاروں کے
عمل سے ہاتھ ہیں خالی ہو دلِ نثارِ حبیب
نگاہیں دیکھ رہی ہیں فروغِ حُسنِ ازل
ہو ارضِ طیبہ پہ قرباں بہارِ بہشتِ بہشت
بقائے کون و مکاں دم قدم سی سوان کے
ہر اک غلام کی قسمت کو چاہا نہ لگیں
لیکن طوں میں موسیٰؑ حسینؑ عرشِ حضورؐ
نظر نہ کر مری تر و دامنِ پیہ اے زاہد!
ظہورِ صدق و کمالاتِ عدلِ بذلِ شرف
کسی کے نقشِ قدم کی تلاش ہو دن رات
ہیں بزمِ ناز میں نوشا و خلوتِ توہین

ہو گر بہشتِ نظر گلشنِ دیارِ حبیب
پس فنا بھی ہیں ہم پہلوئے مزارِ حبیب
ہے صنوفِ شاں جو چراغِ سرِ مزارِ حبیب
گناہگار ہے یارب گناہگارِ حبیب
نظر نواز ہے کیا جلوۂ نگارِ حبیب
جناں بدستِ ہو گلزارِ نو بہارِ حبیب
فضائے عالمِ امکاں ہے یادگارِ حبیب
ہو گر حضورؐ دربارِ نورِ بارِ حبیب
وہ ہے کلیم کا اعزاز، یہ وقارِ حبیب
ہے مستِ بادۂ کوشر یہ میگسارِ حبیب
ہیں سب خلاصۂ اوصافِ چارِ بارِ حبیب
ہیں مہر و ماہِ زمیں بوسِ رہنزارِ حبیب
عروسِ رحمتِ باری ہے ہمکنارِ حبیب

مرے جنونِ محبت کا ہے یہ سہل علاج
 نہ کیوں یقین شفاعت ہوا ہل محشر کو
 ہو کار سازِ غریباں مری طرف بھی نظر
 شرابِ زمزم و نسیمِ اس کے جام میں ہو
 یہ جبرِ رازِ محبت نہ حل ہوا ہے نہ ہو
 کہاں ہو خضرِ یہ منزل کرد تمہیں آساں

یہ آرزو ہے کآئے اجلِ مدینہ میں

نصیب بعد فنا ہو ضیا جو ارِ حبیب

بزمِ عالم سی ہو ممتاز نہ کیوں شانِ عرب
 دمِ قدم سے تھے اے چاندِ طبعی شانِ عرب
 جبکہ ہو تم حمین آرائے گلستانِ عرب
 پھر قدم اٹھنے لگے سوئے بیابانِ عرب
 ہو یہ اعجازِ جمالِ شہِ خوبانِ عرب
 جانبِ کعبہ میں خمِ مسجد گزارانِ عرب
 سن کے قرآن ترا اے صفا قرآنِ عرب
 دیکھ کر تیری روش سروِ خرامانِ عرب

ہو عرب جلوہ گزِ خسروِ خوبانِ عرب
 مہرِ برکف ہے ہر آنے تہ تابانِ عرب
 نزہتِ گلشنِ ایجادِ ہی قربانِ عرب
 پھر ہے دل میں خلشِ خارِ خیلانِ عرب
 فرد ہیں حسن کی دنیا میں حسینانِ عرب
 ردِ بقبلہ نظر آتے ہیں ادبے انِ عرب
 عجیبوں کی طرح چپ ہیں فصیحانِ عرب
 سجدہ کرنے لگے اشجارِ گلستانِ عرب

رگ گل رشتہ جاں فار مغیلان عرب
 عطر مجموعہ جنت گل وریحان عرب
 زرفشاں تابش ذرات درخشان عرب
 ابر نیسان جناں دود چرافان عرب
 جلوہ گردل میں ہی نور رخ سلطان عرب
 ہوں ضیا محوشائے شرہ خوبان عرب

خلد سے آنی نسیم چمنستان عرب
 دل شگفتہ ہر محفل ہی شناخوان عرب
 شاہد فلدرد اماں ترے قدموں کے نشا
 فصل گل چومتی ہے گوشہ دامن عرب
 وجد میں جھومتے ہم جائیں مدینہ کی طرف
 صرف نغمہ ہوں ہر راہ ہدی خوان عرب
 یہیں دیوانے مدینہ کے سکوں پاتے ہیں
 جنت اہل محبت ہے بیابان عرب
 چشم نظارہ سے کھادور چراغ سرطور
 بن گیا نور نظر نور چسرافان عرب
 حسن یوسف کی خریدار فقط جنس لطیف
 سرفروشان محبت ترے مردان عرب
 ہفت اقلیم دل جاں سے عرب پر قرباں
 مطلع نور خدا مرکز اسلام بھی ہے
 بھالے محشر میں مدینہ سے برستے آئیں
 خلد میں قاسم نسیم و طہور و کوثر!
 ہوتے ہیں جن و بشر ہونگے ابد تک میرا
 چلتے پھرتے قد بالاکا جو سایہ پڑ جائے
 دہر میں ساقی میخانہ عرفان عرب
 تیرے سر چمنوں کے قلم احسان عرب
 شجر طور بنے سرو خرامان عرب

چاند شق ہو گیا ڈوبا ہوا سورج نکلا
 تجھ کو کہتے ہیں حسینانِ جہاں اے محمد حسن
 ہادی اہل جہاں شافع اہل محشر
 میزباں ہو شہدیں کاشب معراج خدا
 ہر طرف ہے مدنی چاند کے تاروں کا ہجوم
 سعد کو تم نے عطا شانِ سلیمانی کی
 بدر میں توڑ دئے فوجِ عرد کے کس بل
 چشمِ دشت زدہ نجد میں کانٹے کی طرح

دیکھ کر تیری نظر نیرتا بانِ عرب
 شاہِ بزمِ ازل یوسف کنعانِ عرب
 دونوں عالم کا نگہیاں ہو نگہبانِ عرب
 صاحبِ خانہ سرِ عرش ہے مہمانِ عرب
 فتح مکہ کو رواں ہے مہِ تابانِ عرب
 قصرِ کسریٰ پہ اڑا پرچمِ سلمانِ عرب
 تجھے تو کل بخند لیے سرو سامانِ عرب
 نیزہ بردوش ہی ہر خارِ مغیلانِ عرب

میرے اشعار سے ہو جاتے ہیں ایماں تازہ

اے ضیاءِ سب ہے یہ فیضِ لبِ حنانِ عرب

حشر میں شافعِ اُمت کی ہوا امداد نصیب
 آؤ مظلوم کی تا عرش پذیرائی ہے
 کون محبوبِ خدا بن کے خدا تک پہنچا
 دشتِ لطمی میں ہوں لیکن ہوں مدینہ صحرا
 خوب لوٹی ہیں مدینہ کی بہاریں تو نے
 سینہ انوارِ حرم سے رہے بیتِ معمور

اللہ اللہ یہ ترے محرم ناشاد نصیب
 اوج پر آج ہی تیرا لبِ فریاد نصیب
 کب کسی کو یہ ہوا حسنِ خدا داد نصیب
 مجھ سا ہو گانہ کوئی خانماں بر باد نصیب
 خلد ساماں ہیں ترے گلشنِ ایجاد نصیب
 ہو وہ یارب مجھے عیشِ ابد آباد نصیب

قسمت اُن کی ہو نصیب اُن کا مقدر اُن کا
دور طیبہ سے جسے جو رفلک نے رکھا
صرف سجدہ دیر پر نودہ ہو فرق نیاز
لوگ کہتے ہیں اسیر غم گیسوئے رسول
الم ہجر مدینہ ہے دلیل صد عیش

جن کو ہو جائے جمال شرع زاد نصیب
جزیرے کون ہے ایسا کہیں بید نصیب
بارک اللہ ہو ایسی کوئی افتاد نصیب
ہو کے پابند محبت بھی ہوا زاد نصیب
غم نصیبوں کو بنا دیتے ہیں وہ شاد نصیب

اس کی قسمت کی قسم کھائیں ضیاء اہل ملک
مقتدر سا ہو جسے صاحب ارشاد نصیب

بزم خواباں کا خوش آئند یہ سلوک خوب
حسن یوسف کی ہو تعریف جہاں میں لیکن
یوں تو اس مطلبی چاند کی سبب ہو طلب
ہوں شگفتہ چمن خلد کے پھولوں کی طرح
یوسف کعبہ میں دل تری فرقت میں کیوں
حشر جنت ہے تو ہر دشت مدینہ ہو اسے
جادہ حق سے بہکے نہیں دیتی مجھے عقل
غیر حق اُسے رسوا نہیں ہونے دے گی
اس تعین پہ کہ بخشش کا اسی پر ہمدار

بعد اللہ کے اللہ کا محبوب ہے خوب
اپنی نظروں میں جمال رخ محبوب ہے خوب
جس کا طالب ہو خود اللہ وہ مطلوب ہے خوب
مجھ کو طیبہ کی ہوا خیمے مرغوب ہے خوب
یاد مجھ کو اثر گریہ یعقوب ہے خوب
تیرے دیوانوں کو دیوانہ یہ مہربان ہے خوب
نفس سرکش مے ادراک مرغوب ہے خوب
شرم عصیاں سے ہر حشر جو محبوب ہے خوب
نعت سلطان رسالت مجھے مرغوب ہے خوب

گرمی عرصہ محشر کی تلافی ہو جائے اس لئے آب ہوا خلد کی مرطوبی، خوب
 ہے محبت شہ والا کی ضیا عامل زلیت
 یہی وہ شے ہے جو اللہ کو محبوب ہے، خوب

لی حضور کو رب سے وہ لا جواب کتاب
 خدا نے لوح انزل پر جسے رکھا محفوظ
 زہے فصاحت قرآن ہنوز عالم میں
 مصدق کتب انبیائے سابق ہے
 عیاں ہو جنبش لبیک چمکتے چہرے کی
 ہو قل تلاوت قرآن کا آسمانوں پر
 محبت اسکی ہوا کیا، ہو کفر اس سے عنای
 یہی ہوا کہتے ہیں قرآن جس کو جن و بشر
 معلم ہمہ عالم بجہ ز کلام اللہ
 بدل سکے کوئی نہ یزد بڑا ہے ناممکن
 سراغ پاتے ہیں گم کردہ راہ منزل کا
 یہ سر بلندی و رفعت اسی کا صدقہ ہو
 بغیر سریش عصیاں خدا نے بخش دیا

جو ہے تمام صحیفوں میں انتخاب کتاب
 وہ لے کے آئے رسولِ فلک، آب کتاب
 کبھی بن سکی اس کا کوئی جواب کتاب
 یہ محترم ایہ مقدس، یہ کامیاب کتاب
 سحر کو پڑھتا ہے ہر روز آفتاب کتاب
 فرشتے پڑھتے ہیں شاید پس حجاب کتاب
 میانِ مومن و کافر، ہوا اک حجاب کتاب
 کتاب فائدہ قدرت کی لا جواب کتاب
 جہاں میں کسب کوئی قابلِ خطاب کتاب
 کہ ہے مخالف تحریف و احتساب کتاب
 برائے خلق ہے خضر رہ صواب کتاب
 ادب کا سر پہ اٹھائے ہو آفتاب کتاب
 ہوا نہ روز جزا مجھ سے کچھ حساب کتاب

ہوئی صحائفِ بیشیں کی روشنی معدوم
 بنی نے مصحفِ ناطق علی رضی کو فرمایا
 ردائے نور کا آنچل پڑا ہے چہرہ پر
 خدا گواہ ہی تجھ میں وہ آبِ تاب کتاب
 ہی یعنی حسن و جمالِ ابتراب کتاب
 بیاضِ رخ ہی کہ ہی یہ تہہ نقاب کتاب

ثنائے صاحبِ قرآن سے اے ضیاءِ بخدا
 ہے میرا نعت کا دیواں بھی لا جواب کتاب

وقفِ اعجازِ نمائی ہے خیالِ محبوب
 زیبِ دامنِ نظر ہے وہ شبیہ پر نور
 ہو گیا آئینہ صورتِ گرِ عالم کا جمال
 گل ہوئی طور پہ شمعِ یدِ بیضا کے کلیم
 ہو عجب لطف کہ کھڑے ہیں شاہانِ جہاں
 یدِ قدرت نے وہ بے مثل بنائی صورت
 مصحفِ رخ میں ہیں آیاتِ رکوع و سجود
 دلنوازی ہے یہ خلاقِ محبت تیری
 ہونہ کیوں بخودی عشق میں معراج مجھے
 مثلِ انساں ہیں ملائک بھی طلبگارِ کرم
 بدر پر ہے مدنی چاند کا اب تک قبضہ
 دل ہے آئینہ تصویرِ جمالِ محبوب
 عینکِ چشم ہے فانوسِ خیالِ محبوب
 حق بنِ اصلِ علی ہو وہ جمالِ محبوب
 عرش کا چاند بنا بدرِ کمالِ محبوب
 شانِ رحمت میں ہو یہ جاہِ جلالِ محبوب
 دہمِ باطل ہو کہ ممکن ہو مثالِ محبوب
 نقشِ محرابِ حرم میں خط و خالِ محبوب
 دل دریا دل کو دیا شوقِصالِ محبوب
 دل ہو لذت کش صہبائے وصالِ محبوب
 قدرت تک ہے اثرِ جود و نوالِ محبوب
 دیکھنا جو ہر شمشیرِ مہالِ محبوب

فانہ رُوئے گنہگار ہوا اللہ کرے
یوں سرِ حشر اٹھے گردِ نعالِ محبوب
علمائے امتِ سرکار کے ہیں مثلِ کلیم
شعبہ طور ہے ہر شاخِ نہالِ محبوب
درسِ توحید ہی مجموعہ قرآن و حدیث
وہ ہے فرمانِ خدا، یہ ہے مقالِ محبوب
اپنی بخشش کی ہے اللہ سے اُمید مجھے
لے ضیاءِ ہاتھ میں ہے دامنِ آلِ محبوب

رولف (ت)

تجملِ صبحِ ولادت

عالم ہیں فلدِ ساماں صبحِ شبِ ولادت
قدسی ہیں گلِ بداماں صبحِ شبِ ولادت
ہیں رحمتیں نمایاں صبحِ شبِ ولادت
کعبہ ہے عرشِ رحماں صبحِ شبِ ولادت
فاران کے چمن میں بطحی کے گلکدوں میں
جنت بکف ہے رضاں صبحِ شبِ ولادت
مکہ کی سرزمین سے بالائے آسماں تک
انوار ہیں درخشاں صبحِ شبِ ولادت
سکانِ عرشِ علی، بااذنِ حق تعالیٰ
پر پڑھتے ہیں مل کے قرآن صبحِ شبِ ولادت
افلاک کے ستارے بہیم خوشی کے مارے
ہیں چاندنی میں قہقا صبحِ شبِ ولادت
ہو چاند منہ پہ ڈالے آچل روئے شب کا
انجم ہیں گوہر افشاں صبحِ شبِ ولادت
کعبہ میں جھومتی ہیں جنت بکف ہوئیں
ہو عالم بہاراں صبحِ شبِ ولادت
پھولوں کی بارشیں ہیں ہرشت ہر جہاں
گلزار ہیں بیاباں صبحِ شبِ ولادت

جنت کے درگھلے ہیں کوئین ہیں معطر
 استادہ ہیں ادب سے نخل صفا و مروہ
 کعبہ کے سب کبوتر پڑھتے ہیں تلک رب رب
 پہنچا ہے رفعتوں میں افلاک سے گزر کر
 بہر مزاج پر سی ہیں آمنہ کے گھر میں
 گردوں سے ہیں فرشتے آئے پئے سلامی
 ہیں ساتھ ہاجرہ کے ابی آسیا و مریم
 ہے پرچم نبوت باشوکت و سعادت
 آرائش جہاں کی تکمیل ہو چکی ہے
 جلوؤں سے ہے متجل ماہ ربیع الاول
 دیدار مصطفیٰ کی معصوم آرزوئیں
 جاہ و شرف میں فضل ہر دن سی پیر کا دن
 جبریل کہہ رہے ہیں اے رحمت مجسم
 دنیا کا بخت چمکا، روشن ہوئے دو عالم
 صل علی محمد، صل علی محمد
 اخلاص سے ادب سے مل کر سلام پڑھتے
 صدقہ شہرِ رسل کا دنیا کو بٹ رہا ہے

مہکی ہے بزم امکان صبح شب ولادت
 اشجار ہیں گل فشاں صبح شب ولادت
 تسبیح خواں ہیں چڑیاں صبح شب ولادت
 تاعرش اور جوارل صبح شب ولادت
 حوران خلد ہماں صبح شب ولادت
 حاضر ہی حبش غماں صبح شب ولادت
 آئی ہیں بنکے دریاں صبح شب ولادت
 کعبہ پہ جلوہ افشاں صبح شب ولادت
 ہی چشم دہر نگراں صبح شب ولادت
 چھایا ہے نور یزداں صبح شب ولادت
 ہیں روز و شب یکساں صبح شب ولادت
 تقدیر پہ ہے نازاں صبح شب ولادت
 ہو عرش سے نمایاں صبح شب ولادت
 آئے حبیب یزداں صبح شب ولادت
 تم پر جہاں قرباں صبح شب ولادت
 ہر ذرہ ہی ثنا خواں صبح شب ولادت
 سائل بڑھائیں ماں صبح شب ولادت

رحمت برس رہی ہے باب قبول وا ہے مانگیں دعا مسلمان صبح شب ولادت

طیبہ میں یہ سعادت حاصل ہو کاش یار

جان ضیا ہو قرباں صبح شب ولادت

ہر شب قدر سورتہ میں سوا آج کی رات
شب و شبندہ جو کعبہ میں تھو مشغول نماز
شاہیاں ارض سما کی ہیں تصدق تجھ پر
نہ ہوئی عرش پہ سکان ملک کو بھی خبر
فتح مکہ کو رواں ہے سپہ فارت بدر
یاد آئے گی فرشتوں کو ابد تک لاریب
منہ چھپائے ہوئے دنیا سے پڑا ہے مجرم
گر ہوا خلاص سے دل مائل تسبیح و درود
لیلۃ القدر، علی قدر عبادت بنجائے
خالق جن و بشر دیکھے نہ بندہ تیرا

روح کیوں عاشق بزم رجبی ہو نہ ضیا
کی ہے تخلیق خدا نے مری معراج کی رات

ہم نشیں مژدہ کہ یہ رات، معراج کی رات
بیت محروس میں ہیں جلوہ نما آج کی رات
شب اسری کے حسین ہے تیرے لاج کی رات
گزری اس شان کو کونین کو سراج کی رات
آج کعبہ سے ہے کفار کے لخراج کی رات
دہ شب غزوہ احزاب وہ تاراج کی رات
ہر شب قدر بھی اے دوست لاج کی رات
لیلۃ القدر مسلمان کو ہو معراج کی رات
ہو بسر مکہ مدینہ میں جو حجاج کی رات
کسی نادار کا دن یا کسی محتاج کی رات

کیا حسین آپ کی اللہ غنی ہے صورت
 سایہ کے بار سے آلودہ ہو کیوں حسین لطیف
 لب لعل خط سبز و رخ رنگیں کی قسم
 مدنی برقع، رطلے مینی، سرخ قبا
 رنگے رنگے سے ہے انوار الہی کا ظہور
 کلمہ پڑھنے پہ آمادہ ہیں اصنام حرم
 حسنِ نادیدہ پہ شیدا ہو یہ عالم کیا ہے
 عرش سے دیکھنے والے کی نظر پڑتی ہے
 حسنِ محبوب کی محبوب ہو ہر شانِ جمال
 ہے خدا والا ہر اک دیکھنے والا تیسرا
 شیش جہت میں تھے انوار ہیں اے بدھ چاند
 ٹوٹے پڑتے ہیں متائے تھے قدموں کی نظر

ملکی شان ہے، مکی مدنی ہے صورت
 ہمہ تن مطلع انوار بنی ہے صورت
 نو بہار چینِ ذوالمنی ہے صورت
 عطر مجموعہ گل پیر مینی ہے صورت
 صاف آئینہ نازک بدنی ہے صورت
 سلمے آپ کی اللہ غنی ہے صورت
 تم نے دیکھی بھی اولیں مینی ہے صورت
 پس انوارِ ردائے مینی ہے صورت
 دستِ قدرتِ شہدائے مینی ہے صورت
 تیری صورت وہ مینہ کو دھنی ہے صورت
 ہر طرف مائل جلوہ فگنی ہے صورت
 چاند ہے یا تری ماہِ مدنی ہے صورت

خامس آلِ عبا کی ہے محبت دل میں
 چار یاری ہوں ضیا پختنی ہے صورت

رولیف (ش)

مندیٰ شین خلوتِ انوار الغیاث یاسد الرسل شہ ابرار الغیاث

دنیا ہے تنگ اُمتِ آشفۃ حال پر
 مسلم کو امن و چین میسر نہیں کہیں
 بربادیوں کی نذر ہوئے جا ہے ہیں ہم
 آس طرف، غلام پریشاں ہیں جس نظر
 جانِ مراد، جانِ مسیحازباں ہلا
 دستِ عطا سے بھرے فیروں کی جھولیا
 دم کر لب دعا سے کوئی آیتِ شفا
 دے جامِ آبِ دُرِ نجف تشنه کام کو
 روحِ جسد میں کشاکشِ مرگ و زلیت ہو
 مشتاقِ یک تجلی برقِ جمال ہوں
 غارِ صرا کے نور سے سینہ اُجال دے
 اعمالِ بد کی فردِ مفقوت ہے سامنے
 سنئے فغاں اِشارتِ امداد دیجئے

میر عجاز احمد مختار الغیاث
 مسلم نواز، دین کے غمخوار الغیاث
 اے چارہ سازِ مسلم ناچار الغیاث
 اے اُمتِ خریں کے طرفدار الغیاث
 جانِ خریں ہے مضحکِ ناز الغیاث
 ہر سائل و گدا کے مددگار الغیاث
 ناگفتنی ہے حالتِ بیمار الغیاث
 اے بحرِ جود، ابرِ گہر بار الغیاث
 یہ ظلمتِ لحد، یہ شبِ تار الغیاث
 طرفِ نقابِ مصحفِ خسار الغیاث
 فارانِ حسنِ روئے پر انوار الغیاث
 محشر میں دم بخود ہی گنہگار الغیاث
 اشرارِ صرفِ جور ہیں سرکار الغیاث

دنیا و عاقبت میں ضیا کے ہود ستگیر
 اے غوثِ دوسرا، مے سرکار الغیاث

فکرِ اعمال ہے اس درجہ دلِ نازِ عبث
 ہونہ مایوس، کرم دیکھا گنہگارِ عبث

لاج مجرم کی سبب شر ہے سرکار کے ہاتھ
 ہونہ جاؤں کہیں طیبہ کی جدائی میں فنا
 نہ اٹھی آنکھ اٹھی جب رُخ انور سے نقاب
 خود اٹھانیتے ہیں پردہ وہ طلب سے پہلے
 خواب میں بھی نہ ہوئی دولت دیدار نصیب
 ہوگی اس طرح نہ کم حسرت دیدار نبی
 سامنے ان کے ہر آئینہ ہر اک غیب شہود
 دو قدم آبلہ پائی سے ہے چلنا، معلوم
 رفعت ذکر نبی کم ہو کبھی ناممکن

مضطرب ہے غم عصیاں سے خطا کار عبث
 مجھ سے لیتے ہیں ملک خلد کا اقرار عبث
 ہو گئی شرط ادب مانع دیدار عبث
 مضطرب ہے نگہ طالب دیدار عبث
 بخت خفتہ کو ملا دیدہ بیدار عبث
 جلوہ رُخ ہے پس طرہ دستار عبث
 اُن سے فی الجملہ مقاصد کا ہوا ظہار عبث
 لے جنوں حوصلہ وادی پر خار عبث
 سعی باطل میں ہے صرف غلط کار عبث

پنچہ شیر خدا سر پہ ہے محفوظ ہوں میں
 مجھ سے دشمن ہیں قیاب بر سر پیکار عبث

رولف (ج)

اتنا خوشحال تو آقا ہو تمہارا محتاج
 غیر کا ڈھونڈے ترے ہوتے سہارا محتاج
 ہے زبوں حال غم و فکر کا مارا محتاج
 دیکھ کر نقش قدم کو ترے اے بدر کے چاند

کر کے گنبد خضر کا نظارہ محتاج
 کر کے گانہ یہ تو ہیں گوارا محتاج
 تم سے ہے طالب امداد تمہارا محتاج
 دیکھے دن میں سہرا فلاح ستارا محتاج

بارِ عصیاں سے سرِ حشر گرا جاتا ہے
 خروا! تو وہ سخی ہے کہ بہ ارمانِ دگر
 آپ قاسم ہیں خدائی کے خزانوں کے حضور
 دل میں ذوقِ طلبِ ارضِ صوم رکھتا ہو
 تم جو دید و نگہ مست کی خیرات اسے
 آپ کے آپ کی آفت کا ہو کب سے طالب
 فخر شاہانِ زمانہ ترے سلمانِ دِلّال
 تاجِ والے مرے نقشِ کفِ پا کو چومیں
 سوئے فارانِ بڑھائے ہوئے جاتا ہے قدم
 کاسہ بر کفِ لبِ نسیمِ جاناں میں ساقی
 آپڑے گا ترے در پر ترے قدموں کی قسم
 تجھ پہ اے رازقِ عالمِ ہر عیاں سب حالت

لے رہا ہے ترے دامن کا سہارا محتاج
 بھیک مانگے ترے ہاتھوں کے دوبارہ محتاج
 آپ کے در کا زمانہ ہی یہ سارا محتاج
 پا کے اے شاہِ رسل تیرا اشارہ محتاج
 دولتِ دہر کو ٹھکرا دے تمہارا محتاج
 لے محبتِ الفقرا آپ کا پیارا محتاج
 تیرے دیباہ کے اسکندر و دارا محتاج
 آپ کہہ دیں مجھے گڑھے یہ ہمارا محتاج
 راہِ حق میں کبھی ہمت نہیں ہمارا محتاج
 میکشوں میں ہو ترے انجمنِ آرا محتاج
 کر کے دنیا سے کسی روز کنارا محتاج
 آجکل کرتا ہے جس طرح گزارا محتاج

ہو ضیا کی شہِ والا یہ تمتا پوری
 دیکھ لے روضہ پُر نور تمہارا محتاج

آئینہ جلوۂ ربّ خیر البشر ہے آج
 جنتِ بدوش و سعادتِ فوقِ نظر ہے آج

عینِ شہود و حیرتِ چشم و نظر ہے آج
 صرف طوافِ روضہ خیر البشر ہے آج

تارِ عمر نے کھینچ لی خارِ عمر کی پھانسی
 چھینٹے اڑائے جائیں گے فردِ گناہ پر
 یاد آگئے جو پھر لبِ شیریں حضور کے
 سر پہ درِ حضور پہ ہر عرش پر دماغ
 آمین کہہ رہے ہیں ملک اور جہ عرش و
 دنیا ہے خواستگارِ شفاعت، خدا گواہ
 دنیا تصورات کی مشتاق دید ہے
 پلتے ہیں بھیک دے دے ترے اہل آرزو

صرف فغاں زخود لب زخمِ جگر ہے آج
 پلکوں میں آنسوؤں کو لئے چشمِ تر ہے آج
 دل تشنہِ حلاوت دردِ جگر ہے آج
 دنیا سحر و شوق کی زیرِ زبر ہے آج
 مقبول ہر دعائے اجابت اثر ہے آج
 تم حشر میں جدھر ہو، خدائی اُدھر ہے آج
 آئیں گے وہ مدینہ سے دل میں خبر ہے آج
 ہر مینو کے تری جانب نظر ہے آج

تھی مدتوں سے جس کی ضیاء تجھ کو جو
 سینہ میں خود وہ نورِ مبیں جلوہ گر ہے آج

تاجِ سرِ لولاک لما صاحبِ معراج
 اونگ نشینِ عرب و تاجورِ عرش
 کعبہ سے فرشتوں کے جلو میں شبِ سرا
 کی مسجدِ اقصیٰ میں رسولوں کی امامت
 طے ہفت سموات کے چشمِ زدن میں
 ہے آپ کی معراج، نبوت کی بدولت

شاہنشاہِ قوسین و دنیٰ صاحبِ معراج
 سلطانِ محبت الفقہارِ صاحبِ معراج
 لائے گئے تاعرشِ علا صاحبِ معراج
 ہیں آپ امامِ دوسرا صاحبِ معراج
 کرتے گئے سیرِ ہمہ جا، صاحبِ معراج
 ادبِ فترتی و دنیٰ صاحبِ معراج

باتیں بھی ہوئیں جلوہ بے پردہ بھی دیکھا
دم بھر میں گئے، آئے بہ اکرام الہی
انسان تو انسان ہے جبریل امیں بھی
شاہِ دوسرا سرورِ کل ختمِ رسل ہیں
جن و بشر و حور و ملک پر ہے حکومت
ہی عرش بھی، کعبہ بھی ندینہ بھی مراد دل
محبوبِ خدا دہریں ہی تیری خدائی
ہو جلتے نہ رسوا یہ سیہ کار سرِ حشر

یہ شان تری صلِ علی صاحبِ معراج
دیکھ آئے ہر اک جلوہ سرا صاحبِ معراج
سمجھے نہ شرفِ آپ کا، یا صاحبِ معراج
حقاً کہ ہیں محبوبِ خدا، صاحبِ معراج
ہیں تاجورِ ارض و سما صاحبِ معراج
سینہ میں جو ہیں جلوہ نما صاحبِ معراج
دنیا ہی ترے در کی گدا، صاحبِ معراج
کلی میں مجھے اپنی چھپا، صاحبِ معراج

روضہ کی زیارت کیلئے آہ بلب ہے
سننے کبھی فریادِ ضیا، صاحبِ معراج

ردیف (ح)

مذتوں سی جو ہو محرومِ کرم میری طرح
اے خوش قسمت ہوادہ محترم میری طرح
اغنیاء کیوں بینوائی پر ہیں میری طعنہ
یہ غرورِ سر بلندی، یہ تمنائے سجود
جاں بحق عشقِ نبی میں ہو کے عقدہ یہ گھلا

اور بھی ہو کوئی یا شاہِ اُمم میری طرح
جس نے کی تعظیمِ سلطانِ اُمم میری طرح
اک جہاں ہی سائلِ حاجتِ ہم میری طرح
سرِ جھجکے آسمانِ سو کو حرم میری طرح
ہو خدائی عازمِ راہِ عدم میری طرح

بد کے ذروں کی فرقت میں ہیج بھی بقرار
اہل صفہ کے توکل کی بھی مٹنے رو سیداد
مصحفِ رئے نبی کی دیکھ لیں گستاخیں
ہوا اگر زاہد کو علمِ عظمتِ بابِ السلام
ناخنِ پائے نبی سے اقتباسِ نور کر
نعتِ محبوبِ خدا لکھنے کی ہے گرا آرزو

تاکے کرتے ہیں بسرِ شب ہائے غم میری طرح
توڑ دے منعم کسی دن جامِ جم میری طرح
حور و غلمان کھائیں قرآن کی قسم میری طرح
آستانِ بوسِ حرم کے لے قدم میری طرح
ماہِ نو کر دے جبیں گردِ بوقِ خم میری طرح
ہو فدائے صاحبِ لوح و قلم میری طرح

خاتمہ بالخیر ہونے کی ہے گرجستِ ضیا
توڑ دے بابِ النبی پہ جا کے دم میری طرح

دلِ ف (خ)

دیکھ کر اے شہِ خواباں تری تصویر کا رخ
جب ترے نور کی تخلیق ہوئی روزِ ازل
تجھ میں صورتِ گرِ عالم کے خصائص کا ظہور
رخِ ی تو بھی تو اٹھالے مدنی چاند نقاب
لکھا شیلے نبیؐ میرے نوشتہ میں مجھے
صبح تک شام سی جلوؤں کی بھرن پڑتی ہو
بے اثرِ نالہ مشیلے نبیؐ ہونہ فلک

چمک اٹھا مرا چہرہ، مری تقدیر کا رخ
پھر گیا میری طرف عالمِ تنویر کا رخ
آئینہ حُسنِ ازل کا، تری تصویر کا رخ
ہی ترے رخ کی طرف عاشقِ دلگیر کا رخ
تھامی سمتِ مرے کا تب تقدیر کا رخ
ہی مدینہ کی طرف نالہ شبگیر کا رخ
لبِ فریاد کی جانب ہے تصویر کا رخ

ہدفِ ناوکِ مرگاں مرے سینہ کو بنا
باتِ اصلا کوئی تقدیر نے بننے ہی نہ دی
کفر سے پھیر دیا خلق کا منسوئے حرم
سر بریدہ نظر آئے ہبلِ لاتِ منات
حُسنِ تصویرِ شہ جن و بشر تھے شبیر
رُوبِ قبلہ ہو مناجاتِ سحر کی صورت
پا بجولاں رہ فاران میں دیکھے جو مجھے

لے کما نثارِ عرب کرے ادھر تیر کاٹخ
تیر تر آبِ ندامت کچھ تقدیر کاٹخ
تھا وہ اعجازِ نما آپ کی تقریر کاٹخ
دیکھ کر حیدر و فاروق کی شمشیر کاٹخ
آئینہ تھاٹخ محبوب کا شبیر کاٹخ
پھیر دے آہِ فلک میں فلک پیر کاٹخ
چوم لے پاؤں مرے حلقہ زنجیر کاٹخ

نظم میں میری جھلکتا ہے قیاسِ نگِ تیر
مشعلِ آئینہ ہے عیاں مری تحریر کاٹخ

رولیف (۵)

تھا جلوہ گرازاں میں جو عرشِ علا کا چاند
پھیلی ہو جس کی عرش و تافرش چاندنی
سمادوں کی چھاؤں میں جو سراجِ منیر ہے
جبریل آئے عرش سے قرآن لے ہوئے
اقوال ہے بار بار لبِ جبریل پر
نورِ مبیں پہ ہے اثرِ تابشِ جمال
وہ چاند اب زمیں پہ ہے غارِ حرا کا چاند
وہ مہ جبین بدر ہے غارِ حرا کا چاند
وہ آفتابِ حُسن ہے غارِ حرا کا چاند
غارِ حرا میں آگیا جب آمنہ رضا کا چاند
ہو فیضیابِ نورِ نبوت خدا کا چاند
لرزاں حرا میں آج ہو افجِ دنی کا چاند

معراج عرش کو شب معراج ہو گئی
رخشاں تجلیات نبوت ہیں دہر میں
سورج کبھی پھرا، کبھی ٹکڑے ہوا قمر
جتنے رسول ہیں مدد دہر و نجوم ہیں
شمس الضحیٰ جمال ہمدرد الدجیٰ جبیں
چلتا تھا کہنی میں اشاروں پہ رات کو
پلتے ہیں اس کے سایہ میں ہمسایگانِ عرش
دیکھا جسے کلیمؑ نے یا جب سبیلؑ نے
مہر پارے مصطفیٰؐ کے ہیں ایسے حسن حسینؑ
تاریک صبح سے تھی شبستانِ کائنات

چمکا جو بامِ قصرِ دنیٰ پر حرا کا چاند
فاراں پہ جلوہ گر رہی جو غارِ حرا کا چاند
معجز منا کبھی جو ہوا آمنتؑ کا چاند
اے چاند تو ہے انجمنِ انبیاء کا چاند
مکہ کا آفتاب ہے ارض و سما کا چاند
بندہ تھا جنبشِ نگاہِ مصطفیٰؐ کا چاند
ظلِ خدا میں جلوہ نما ہے خدا کا چاند
اک طور کا چراغ تھا، اک تھا صفا کا چاند
زہراؑ کا ایک چاند ہی، اک مرتضیٰ کا چاند
قربانِ فضاے شام میں جب کر بلا کا چاند

وقفِ طواف شمعِ حرم ہے ضیا ہنوز
پرفاں ہے تجلیِ خیر الودا کا چاند

اللہ غنی لطفِ فراوانِ محمدؐ
ہر ذرہ ہے آئینہٴ عرفانِ محمدؐ
ہاتھوں میں ہر حشر ہے دامانِ محمدؐ
رخ سوئے خدا، سر تہہٴ دامنِ محمدؐ

کوئین ہے منت کشیں احسانِ محمدؐ
اے صلِ علیؑ تابشِ فیضانِ محمدؐ
فردوسِ بداماں ہیں غلامانِ محمدؐ
محشر میں ہے یہ شانِ غلامانِ محمدؐ

معراج شرف سایہ میں اور حرم ہے
 رحمت کی پختا در ہے بلا فرق مراتب
 آداب بجالاتے ہیں شاہان گرامی
 حاصل مجھے پستی میں ہی معراج کمالا
 سلطان سر عرش کا ہر دل میں تصور
 ہیں عرش سے تافرش عیاں طو کے جلو
 ہر ذرہ ہے اک منظر انوار حقیقت
 خضر رہ اسلاف تھے الیاس و سلمان
 کانٹا سی کھٹکتی ہے رگیاں غم شہ میں
 موج شب تاریک میں سوزن نظر آئی
 اک عالم حیرت ہی مری گردش قسمت

ہے نعت نبوی اپنا ضیا مشرب مسلک

ہوں زلہ ربائے لب حسان محمد

نظر سرسبز ہے سوئے محمد
 ہے محشر میں یہ آبروئے محمد
 ہیں شاداں غلامان کوئے محمد
 بہشت بریں ہیں مدینہ کی گلیاں

زہے تابش حسن رقصے محمد
 نگاہ دو عالم ہے سوئے محمد
 سہر حشر ہیں رد بردے محمد
 ہیں فردوس عشاق کوئے محمد

جمالِ جہاں آفریں کا مرقع
 ہے شرحِ مبینِ کلامِ الہی
 حجابِ ہر عرش میں گم ہر ابتک
 سکونِ دو عالم قرارِ دو عالم
 ازل سے ابد تک خدا کی خدائی
 نویدائے مرصیانِ عشق و محبت
 ہوا اہل محبت کو عرشِ الہی
 شفاعت کا روز جزا میں وسیلہ
 ابھی جگمگاتے رہیں چاند تارے
 ہے روزِ جزا عید کا روز یعنی
 مری آنکھ پر نور، دل طور کرے
 ہوں لبِ تشنہ، کوثرِ یکف کے ساقی
 لبِ حوضِ کوثر یہ میوے ابھی سمجھے
 شبِ بد جس کو ثنا خواں ہیں سی
 نہ کیوں جاذبِ چشمِ دل بر چین ہو
 ہیں گلِ روکشِ رنگ بوئے محمدؐ

تمنا ہے یہ عمر کبھر کی الہی
 ضیا ہو زمیں بوس کوئے محمدؐ

رویف (د)

اس لئے ہر شرف و شان میں اعلیٰ کاغذ
 ڈال دے قلزمِ حمت میں اسے روضہ حساب
 شافعِ حشر چھپا لیجے کملی میں اسے
 نعتِ پاک شہِ لولاک جو لکھی تھی مدام
 گر پڑا شرم سے میں داورِ محشر کے حضور
 کہ ہے مجموعہ نعتِ شہِ والا کاغذ
 ہے یہ میرا مرے اللہ تعالیٰ کاغذ
 میرے عصیاں کی سیاہی سے کالہ کاغذ
 بن گیا حشر میں بخشش کا قبلا کاغذ
 جب فرشتوں نے سرِ حشر نکالا کاغذ
 لے چلوں نعت کے دفترِ سرِ محشر میں بھی
 تو بھی لے کاتبِ اعمال اٹھالا کاغذ

رویف (ر)

تکمیلِ نبوت کی بنا احمدِ مختار
 سلطانِ جاناں شاہِ دینی احمدِ مختار
 تدریلِ سرِ عرشِ علا احمدِ مختار
 جاں بخشِ سیحالبِ اعجاز کی جنبش
 مجبور کے مظلوم کے دارین میں حامی
 فردسِ مکیں عرشِ نشین صاحبِ سین
 انسانِ مکمل بخدا احمدِ مختار
 تاجِ سرِ لولاک لسا احمدِ مختار
 آئینہ الوارِ خدا احمدِ مختار
 مجموعہ آیاتِ شفا احمدِ مختار
 مختارِ جزو کل بخدا احمدِ مختار
 محبوبِ خدا کے دوسرا احمدِ مختار

نور دل صدیق و سرور دل صفا
اندیشہ عصیاں سے مجھے کچھ فاش
بحر کرم وجود کی اک لہر ادھر بھی
آپ کلس گنبد خضرا کے تصدق
ہیں تیرے اشارات جلالی و جمالی
صدقہ لب جاں بخش کی عیسیٰ نفسی کے
ہم حوصلہ برباد ضعیفوں کا سہارا
اک ذرہ ہے خاکِ قدم ناز کا تیرے
سلطان جہاں پرورد و مختار و دو عالم
تم اس بشری شکل میں کیا جانے کیا ہو

روح شرف صدق و صفا احمد مختار
ہوں وقف غم روز جزا، احمد مختار
اے قلزم احسان و عطا، احمد مختار
ہیں خضر لے آبِ بقا، احمد مختار
اسرار فنا، راز بقا، احمد مختار
بیار ہے مائل بہ شفا، احمد مختار
ہیں آپ کے دامانِ قبا احمد مختار
خود شہید سیر اوج سما احمد مختار
ند بخش و جہاں بخش گدا احمد مختار
کہتے ہیں ملکِ صلّٰی علی، احمد مختار

فرماتے منظور، خدا را یہ گزارش
حاضر ہو مدینہ میں صیانا، احمد مختار

ہی چشمِ لطف ہزار و خریں پر
تصدق صورت سلطان دیں پر
قدم رکھتے ہی طیبہ کی زمیں پر
فدا بابِ اجابت آفریں پر

سلام اس رحمۃ للعالمین پر
نظر ہے حسنِ صوتِ آفریں پر
نظر جا کر رُک کی خُلدِ بریں پر
دعائیں چھا گئیں عرشِ بریں پر

در پرنور پر سر رکھ دیا ہے
 عقیدت سے جھکار ہوتا ہوں رات
 نثارِ مصحفِ نسخ کیوں نہ ہوں
 ہے آنکھوں میں شبیہ بابِ عالی
 یہ عزت اے تعالیٰ اللہ میری
 مدینہ کی فضائیں اللہ اللہ
 کلیم آئے برہنہ پا سہ طور
 نہ ہو گا حشر میں رسوا گنہگار
 جہاں کی سلطنت زیرِ کفِ پا
 خدایا ہے یہ دیوانہ کی حسرت
 صراطِ حشر سے گزرے گی امت
 سیاہی دھونے دو فردِ عمل سے
 رقم آیاتِ سجدہ ہیں جبیں پر
 سرگردوں مدینہ کی زمیں پر
 مرا ایماں ہے قرآنِ مہیں پر
 نظر ہے جبہ سا عرشِ بریں پر
 فدا ہوں سرورِ دنیا و دیں پر
 بہارِ بہشتِ جنت ہی یہیں پر
 تری نعلین پا عرشِ بریں پر
 بھروسہ ہے شفیعِ المذنبیں پر
 چٹائی کے نشاں جسمِ حسین پر
 حرم میں پڑ رہے جا کر کہیں پر
 بچھا دو راہ میں روحِ الامیں پر
 ہیں قطرے آنسوؤں کی آستیں پر

ضیا کی اے خدایہ آرزو ہے
 بنے مدفنِ مدینہ کی زمیں پر

نظر آئی ہو جنتِ گلِ بداماں میری مدفن پر
 شبِ اسری کے تارِ طغزن ہیں وزیرِ روشن پر
 تصدق اس کریمِ عرشِ منذرِ خلدِ مسکن پر
 حرم کی چاندنی ہو جلوہ افشاںِ رضاِ مین پر

ہزاروں رحمتوں کی رحمتِ عالم کے دفن پر
 سبیلِ مغفرت کیا کر سکیں گے اور جزا کے
 پہنچتی ہیں مقامِ حمد تک میری مناجاتیں
 رکھا محرومِ نظارہ مجھے شوقِ زیارت فی
 بنا فرشِ حرم کا ذرہ ذرہ عرش کا تارا
 گنہگارِ امت ہیں شفیعِ محشر پر نازا
 مدینہ تک مجھ کو حسرتِ دل لے کے چل دے
 منورِ شبِ تارِ لحدِ طیبہ کے جلووں سے
 حجابِ نور میں کیا نور کا سایہ نظر آتا
 تھو برقی طور کی لہروں سے خیرہ دیدہ بننا
 ہزاروں جنتیں قربان ہیں طیبہ کے گلشن پر
 پھل جائیں گے مجرمِ شافعِ محشر کے دامن پر
 فرشتے آفریں کہتے ہیں میری آہ و شیون پر
 بنے تارِ نظر پردہ نقابِ لائے روشن پر
 ہوئے جلوے بچھا اور وضہ انور کی حلین پر
 بجائے ناز اگر زاہد کو ہے اعمالِ احسن پر
 رہے گا خونِ امیدوں کا میری تیری گردن پر
 فرشتوں کو گماں فردوس کا ہی میری مدفن پر
 روئے نور تھا ڈالے ہوئے وہ ماہِ وشن تن پر
 نظر رکتی تو کیا رکتی جبالِ جلوہ افکن پر

صیا ہے مجلسِ میلاد میں حاضر تھی داماں
 نسیمِ رحمتِ حق پھول برسا میرے دامن پر

ایمنِ امتِ رسولِ برتر، ہزاروں لاکھوں سلام تم پر
 مکینِ جنت، قسیمِ کوثر، ہزاروں لاکھوں سلام تم پر
 حسینِ کعبہ، حبیبِ داود، ہزاروں لاکھوں سلام تم پر
 نبیِ اکرم، شفیعِ محشر، ہزاروں لاکھوں سلام تم پر

ہو تم ظہورِ جمال باری، ہو تم پہ دنیا نثار ساری
 تمہاری سرکارِ حسن پرور، ہزاروں لاکھوں سلام تم پر
 ہو وجہِ تخلیق دو جہاں تم، ہو شرحِ اسرارِ کُن فلکاں تم
 تجلیاتِ خدا سر اسر، ہزاروں لاکھوں سلام تم پر
 صحیفۂ رحمتِ الہی، حرمِ ملکیں، عرشِ بارگاہی
 ازل کے دولہا، ابد کے سرور، ہزاروں لاکھوں سلام تم پر
 منارۂ اوجِ قہرِ خضرا ہے بیتِ محمودِ عرشِ اعلیٰ
 حدِ تعین سے تم ہو باہر، ہزاروں لاکھوں سلام تم پر
 مقامِ محمود کی فضا میں، جناں میں، قوسین میں، دنی میں
 تمہارے انوارِ جلوہ گستر، ہزاروں لاکھوں سلام تم پر
 جلالِ عینِ کمالِ رحمت، جمالِ آئینہ دارِ وحدت
 نثارِ رُخِ انبیا سیمیر، ہزاروں لاکھوں سلام تم پر
 ضلیلِ کعبہ، کلیمِ بطحا، مسیحِ دنیا، نجیِ عقبے
 صفات و ذاتِ خدا کے منظر، ہزاروں لاکھوں سلام تم پر
 بشرِ فلک، جن و حوروِ علماں تمہارے باپِ کرم کے دربار
 بہشت و جنت تمہارے گھروں، ہزاروں لاکھوں سلام تم پر
 پھر میں جدِ مہرِ حق نما نگاہیں، دکھائیں قربِ خدا کی راہیں
 عرب کے ہادی جہاں کے رہبر ہزاروں لاکھوں سلام تم پر

جہاں کے والی جہاں پہنا ہی ہر شش جہاں میں تمہاری شاہی
 ہو تم شہنشاہ ہفت کشور، ہزاروں لاکھوں سلام تم پر
 ہو دل شکستوں کا تم سہارا، جہاں کو ہے آسرا تمہارا
 رستم زردوں بیکسوں کے یاد، ہزاروں لاکھوں سلام تم پر
 ہو تم سے آباد کاش سینہ، غلام ہو حاضریہ مدینہ
 دم حضوری یہی ہول بپہا ہزاروں لاکھوں سلام تم پر
 گدے باب السلام ہوں میں کہ تم ہو آقا، غلام ہوں میں
 کرم کا طالب ہوں بندہ پرور، ہزاروں لاکھوں سلام تم پر

ہو جائیں نہ جذبات زیارت کہیں کم او
 ہو بارش رحمت مدنی ابر کرم او
 ہیں قبلہ نما راہ میں کچھ نقش قدم او
 مے پاشیاں ساقی کی ہیں یکساں لب کوثر
 گیسوئے بنی خواب میں سامان سکون ہیں
 ہر کثرت عصیاں ہدف طعن ملائک
 صدقہ ترے دیوانگی جوش عقیدت
 سو بار زیارت ہو تو سو بار کہوں میں
 پھر ہو طلبی سڑے حرم شاہِ اُمم او
 ہے دامن سائل پہ ابھی گردِ الم او
 ہاں داغِ جبین سجدہ سوئی یا حیم او
 اس بزم میں زاہد نہ تو او نہ ہم او
 اللہ زیادہ کرے طولِ شب غم او
 اے رحمت باری ابھی اظہارِ کرم او
 ہو باد یہ پیمائشِ دشتِ حرم او
 دیکھوں کسی صورتِ درِ سلطانِ اُمم او

خوبان انزل بزم حسینان ابد میں
بخشش کل بھی مژدہ ہر شفاعت کا بھی وعدہ
دامن پہ ہر باقی ابھی عصیاں کی سیاہی
اک کاسہ درویشی ہر اک جام مئے عیش
معلوم نہیں ہو کہ نہ ہو بخشش عصیاں
کہتے ہیں ملک رہبر و بطحی سے چلا چل
وہ خطہ عشاق ہی، یہ مسکن محبوب
قسمیں رخ و گیسو کی بھی قرآن میں ہیں لکیر
کر منزل ہستی پہ توکل نہ مسافر
آنا ہے تو آ جان سچا دم آخر

تم سنا نہ ملا صاحب اعزاز و چشم اور
انداز عطا اور ہے، عنوان کرم اور
ہوا شک نہامت کی بھرن دیدہ نم اور
یہ جام سفاں اور ہی وہ ساغر جم اور
ہے جان گنہگار کو یہ ایک الم اور
ہے سر حد جنت ابھی دو چار قدم اور
گلزار ارم اور ہے، دربار حرم اور
کھائی ہی ترے رب کے تری جاں کی قسم اور
باقی ہے ابھی تو سفر راہ عدم اور
آنکھوں میں ہی بیاں کی باقی ابھی دم اور

پاس ادب نعت ضیاء دل میں ہو ڈر
لکھنے کو تھا کچھ خامہ اعجازِ رقم اور

عرش سے، عرش کے جلوؤں میں نمایاں ہو کر
رہ سکا عشق نبی دل میں نہ پنہاں ہو کر
آئے در پر جو ترے بے سرو ساماں ہو کر
مدنی چاند ترانہ ہے وہ طور جمال

آئے وہ نور مجسم شر خوباں ہو کر
نور چمکایہ چہ سراغِ داماں ہو کر
باب رحمت سے چلے غلذدِ اماں ہو کر
آئینے ٹکے ہیں منہ کو ترے حیراں ہو کر

دلنوازی کے یہ اندازِ حسین تو دیکھو
 ابد آثارِ بہاروں کا ہے طیبہ میں، ہجوم
 بارش کوثر و تسنیم ہے میخانہ میں
 شافعِ حشر نے دامن میں چھپایا سرِ حشر
 رُخ پہ ہے بردِ یمانی کا سُہرا آچنل
 زلفِ بردوشِ حرم سے پئے امداد آئے

آئے سینے میں مدینہ سے وہ مہماں ہو کر
 پھول کھلتے ہیں مدینہ کے گلستاں ہو کر
 بدلیاں آئی ہیں یہ جانبِ فاراں ہو کر
 قابلِ عفو بنے، خوگرِ عصیاں ہو کر
 رہ گیا حُسنِ ازلِ جلوؤں میں بہناں ہو کر
 جب کیا یاد انہیں ہم نے پریشاں ہو کر

ہو رسائی جو مقدر سے مدینہ میں ضیا
 جان وے دوں در پر نور پہ قرباں ہو کر

تخلیقِ دو عالم ہوئی سرکار کی خاطر
 کونین سجلے گئے سرکار کی خاطر
 محشر میں فرشتے ہوں نبی ہوں کہ بشر ہوں
 عشاق کے سینے بنے آئینہ عرفاں
 لب تشنہ بھی ہیں بادۂ تسنیم سے محو
 آمادۂ بخشش ہے زخودِ دادِ محشر
 بیگانوں کو دیار میں حاصل ہو تقرب
 صدیقی کو فاروق کو عثمان کو سہرا ہا

اللہ غنی احمد مختار کی خاطر
 تھی یہ شبِ اسرا شبِ ابرار کی خاطر
 حاضر ہیں فقط آپ کے دیدار کی خاطر
 نظارۂ حُسنِ رُخِ سرکار کی خاطر
 مجلسِ ساتی میں یہ میخوار کی خاطر
 ہے مدِ نظرِ امتِ سرکار کی خاطر
 اپنوں کو سوا ہوتی ہوا عیار کی خاطر
 کونین نے کی حیدرِ کرار کی خاطر

درد لب جان بخش ہیں صحت کی دوائیں
 تار کی مرقد ہو کہ ہوتا بخش محشر
 یا ربے فی چاند کے جلوؤں سے ہو دل سیر
 آرائش دنیا میں کمی ہوگی نہ اصلا
 منظور سیجا کو ہے بیمار کی خاطر
 سب کچھ مجھے منظور ہی بیمار کی خاطر
 غوث دوسرا خواجہ ابرار کی خاطر
 اسلام کی یا عترت اطہار کی خاطر
 مدارج جمالِ شہ لولاک سمجھ کر
 ہوتی ہر قیاس بیکس و نادار کی خاطر

رویف (ف)

اللہ نذرت نگ گلستانِ حجاز
 ازل میں تا آسماں ہی شہرت شانِ حجاز
 ہی جہانِ رنگ بوسہ آن قربانِ حجاز
 مہر و کنعاں تک کنعاں کی پھیلنی چاندنی
 دل شگفتہ گنبدِ خضرا کے دیوانے رہیں
 جانتے ہیں زرم و زر قہ کو نسیم و طہور
 تھے حسینانِ ازل صبحِ ازل محو جمال
 سلطنت کوں مکاں میں ہی شہ لولاک کی
 مرکزِ اسلام و توحید و رسالت ہے یہاں
 ہی بہارِ گلشنِ ایجاد قربانِ حجاز
 ہی سریرِ آرائے فرش و عرش سلطانِ حجاز
 اے تعالیٰ اللہ یہ ہی شوکتِ شانِ حجاز
 جلوہ آرا عرش تک ہے مہر تابانِ حجاز
 آج تک جنتِ بداماں ہی سیابانِ حجاز
 مست صہبائے ازل ہیں میگسارانِ حجاز
 اے میں قربانِ تیغ سلطانِ خوابانِ حجاز
 ہیں دو عالم تابع فرمانِ سلطانِ حجاز
 ہی بلا شک ہر شکوہ و شانِ شایانِ حجاز

دامنِ خیر الورا تک دسترس کا شوق ہے رکھ لیا ہر سر پہ دیوانوں نے دامنِ حجاز
اے ضیا اک دن طلب ہونگے مدینہ میں ضرور
ہے مقدر میں اگر سیرِ گلستانِ حجاز

دور کیوں آپکے بے شائق دیدار ہنوز کیوں مدینہ میں بٹلاتے نہیں سرکار ہنوز
آج تک خواب میں آئے نہ مدینہ سے حضورؐ
لمعۂ نور ازل تھا عجب ایماں افروز
لاکھ دی رحمتِ باری نے نوید بخشش
کہتے کیا کیوں مری قسمت نہیں بیدار ہنوز
دل کا ہر گوشہ ہے آئینۂ انوار ہنوز
ہے مگر خوگرِ عصیاں یہ گنہگار ہنوز

رولف (س)

کب ہیں چراغِ روضۂ اطہر کے آس پاس تلوے ہیں ضوفشانِ انور کے آس پاس
اصحابِ جمع یوں ہیں پیمبر کے آس پاس ہالہ ہو جیسے مہرِ منور کے آس پاس
شیشے بھرے ہوئے ہیں شرابِ طہور سے بیٹھے ہیں رند ساقی کوثر کے آس پاس
دنیا ہے بقیۂ رشفاعت کے واسطے ہے اژدہا م شافعِ محشر کے آس پاس
دے تاجدار بھیک بہ اندازہ کرم مجھ ہے سائلوں کا ترور کے آس پاس
نظائے خلد کے ہیں حرم میں قدم قدم طیبہ میں اک بہشت ہو ہر گھر کے آس پاس

حسرت ہے یہ پہنچ کے مدینہ میں اے ضیا
موت آئے کاش روضۂ انور کے آس پاس

ردیف (ش)

ہو طالبانِ خدا کو اگر خدا کی تلاش
 محال تھی مگر آساں ہوئی خدا کی تلاش
 ہجومِ حشر میں ہے شورِ نفسی نفسی کا
 فلک پہ شمس و قمر پھرتے ہیں چراغ لے
 مدد کو آؤ خدا را کہ دورِ ساحل ہے
 میں وہ فقیر کہ دستِ طلب دراز مرا
 خدا کرے کہ ہوں دونوں یہ حسرتیں پوری
 زمانہ ہوگا ابد تک نہ کامیاب کبھی
 ہے بزمِ ساقی تسنیم سے جدا نا بد
 دعا ہو یہ کہ ہو واصلِ بجنِ مدینہ میں
 رہِ حرم میں ہے بیتاب آرزوئے سجود
 ہے روزِ حشر عفو الرّحیم لو میرے
 براہِ راست کریں پہلے مصطفیٰ کی تلاش
 کہ تمامِ دنی لائی مصطفیٰ کی تلاش
 سب انبیاء کو ہے محبوبِ کبریا کی تلاش
 ہر سایہ قدسِ سلطانِ دوسرا کی تلاش
 بھنور میں ہر مری کشتی کو نا خدا کی تلاش
 تو وہ غنی کہ ترے فیض کو گدا کی تلاش
 ہر جستجوئے مدینہ ہر مصطفیٰ کی تلاش
 کرے ہزار کہیں مثلِ مصطفیٰ کی تلاش
 جہاں میں ہوا نہیں ندانِ با صفا کی تلاش
 نہیں حضور کے بیمار کو دوا کی تلاش
 سہرِ نیاز کو ہے اُن کے نقشِ پا کی تلاش
 ہر اہلِ جرم کی ہر خورِ عطا کی تلاش

قریب باری، حرم منعقد ہے مجلسِ نعت
 ہے بزمِ صاحبِ لولاک میں ضیاء کی تلاش

پانڈکعبہ کارواں ہو جانے پر دربارِ عرش
 ہیں شب اسفلک پر چاند تک نور بار
 جبے سیاہی سواری کر کے طے ہفت آسمان
 خلوتِ قوسین تک آنے کا عقدہ کھل گیا
 ہر مہک روضہ کے پھولوں میں بیاضِ خلد
 دیکھتے ہی طور پر اک جلوہ بخود ہو گئے
 یاسان گنبدِ خضر ہیں سکانِ فلک
 جمع ہے معراج کے دولہا کی محشر میں برتا
 بوجھ ہم اپنے گناہوں کا اٹھا سکتے نہیں
 تم نے دیکھے خلوتِ قوسین کے راز و نیاز
 مصطفیٰ کا حسن ہے تفسیرِ آیاتِ جمال

جلوہ افشاں عالمِ امکان میں ہیں نوارِ عرش
 عرش پر تشریف فرما آج ہیں سرکارِ عرش
 بہرِ پاؤسی بڑھا ہر غاشیہ بردارِ عرش
 مصطفیٰ پر ہو گئے سب منکشف اسرارِ عرش
 سبز گنبد میں ہر رنگِ نرہت گلزارِ عرش
 اور کہیں موسیٰ کو ہو جاتا اگر دیدارِ عرش
 روضہ عرش آستان میں جنب ہیں آثارِ عرش
 اس طرف بھی اک بھرن لے ابر کو ہر بارِ عرش
 ہوازل سے قدسیوں کے سر پہ استارِ عرش
 تم تو لے روح الایس ہو آئینہ بردارِ عرش
 وہ بیاضِ رخسار ہی یا ہی مصحفِ خسارِ عرش

نورِ ایماں کی ضیا تکمیل چل کر کیجئے
 درحقیقت ہے مدینہ مہبطِ انوارِ عرش

شہِ گردوں دقارِ کلی پوش
 تیری کلی سیاہ کاروں کو
 تیرے اللہ نے کہا تجھے کو
 مدنی تاجدارِ کلی پوش
 نفلِ بے دردگار، کلی پوش
 پیار سے بار بار، کلی پوش

ہے شبِ قدر کے حجاب میں چا
 اہل صفہ کے پیراں کے نثار
 دل تصدق ترے کف پا پر
 دیکھنے دے تجلی سرِ عرش
 حشر میں ہم گناہگاروں کو
 ہر لحد کے لئے سراپج منیر
 اپنی کلی میں دے پناہ مجھے
 رخ سے گیسو سنوار کلی پوش
 تھے یہ سب باوقار کلی پوش
 جان تجھ پر نثار، کلی پوش
 سر سے چادر اُتار، کلی پوش
 ہے ترا انتظار، کلی پوش
 تیری شمع مزار، کلی پوش
 اے مرے تاجدار، کلی پوش

سر ہے روضہ کی ماضی کے لئے
 ہو ضیاء بے قرار، کلی پوش

ردیف (ص)

نظر تاجس طرح ہوتے ہیں مناقب ایں حریا
 مغفرت کے قبر تک لیکر چلا اراں حریا
 ارتقاء لئے امت واعزاز امت کے لئے
 طاعت و تقویٰ ہمیشہ سی ہو مومن کا شعار
 ٹوب جائے اشک طوفاں خیز میں فردِ عمل
 جام بر کف ٹوٹا پڑتا ہے طہورِ خلسہ پر
 ہم بھی ہیں نعتِ نبی میں تاحد امکاں حریا
 اللہ اللہ کس قدر ہو فطرتِ انساں حریا
 صاحبِ قرآن کو فرماتا ہو خود قرآن حریا
 ہوتے آئے ہیں ازل سے صاحبِ لکناں حریا
 کاش ہوں محشر میں ثابت دیدہ گریاں حریا
 ہو صفا اہل جنان میں مجمعِ رنداں حریا

یا در کھمر قد میں خالی ہاتھ جانا ہی تجھے
 کچھ نفع لے دامن مراے وسعتِ نشتِ حجاز
 جس قدر چاہے کئے جاویش کساں میں
 شوقِ بے پایاں ہیں میرا ہیں میرے اراں میں
 آپ کی شانِ شفاعت ہو شبِ خویاں میں
 تاحرم پہنچے جو بھیلانے ہوئے داماں میں
 بے زرد بے کس مدینہ کے لئے ہے بیقرار
 ہے پئے گفتن ضیائے بے سراسماں میں

ردیف (ض)

ہر زرد طلب کو رہتی ہو زردار سے غرض
 ہو عاشقانِ شافعِ محشر کو روزِ محشر
 اس بینوا کو ہے شیرِ ابرار سے غرض
 لطف و عطائے زرد غفّ الہی سے غرض
 ہے آپ کو ہر اپنے گنہگار سے غرض
 میری جبین کو ہے دیدار سے غرض
 کو نہیں کو ہے احمد مختار سے غرض
 ہے شائقِ جمال کو دیدار سے غرض
 واعظ کو ذکرِ جہ و دستار سے غرض
 باغ و بہار سے ہے نہ گلزار سے غرض
 ہی مجھ کو ان کے روتے پُر انوار سے غرض
 ہر زرد طلب کو رہتی ہو زردار سے غرض
 ہو عاشقانِ شافعِ محشر کو روزِ محشر
 ہر دم ہے مغفرت کی دعا سب کے واسطے
 ہوں خاکِ بوسِ جلوہ گہ سید البشر
 زیرِ لولے حمد ہے محشر میں کائنات
 ہوں بے نقاب یا پس پردہ رہیں حضور
 تقلیدِ اہل صفہ مرا مسلکِ حیات
 دیوانہ حرم کو ہے دشتِ حرمِ عنبر
 خوابانِ بزمِ حشر پہ اٹھتی نہیں نظر

رہے حضور مجاہدِ خوابِ خیال میں دل کو ہے میرے طالعِ بریدار سے غرض
تیار ہے جہاد ہے عنوانِ زندگی قرآن پہ ہے یقین ہے تلوار سے غرض

ہو جنتِ نگاہِ مدینہ خدا کرے
بھائے قیامِ سلامی دربار سے غرض

شائقِ دید کی آنکھوں کے ہیں تارے عارض مرحبا! اے مدنی چاند تمہارے عارض
تالشِ حسنِ ازل کیوں ہو گلگونہ رخ دستِ قدرت کے ہیں خود انکے سنو آ کر عارض
مصحفِ لوح کی ہیں جُدلِ خطِ خسارِ حضور دو یہ سپارہ قرآن کے ہیں پائے عارض
خالقِ حسن نے ہنگامِ نزولِ قرآن سورۃ نور کے ہمراہ آتائے عارض
تیری صورت ہم تن نور ہے اے مہرِ عرب ہے قمر چاند سا کھڑا، ہیں ستارے عارض
حسنِ معصوم کی تصویرِ خداداد ہیں ہم کر رہے ہیں یہ کنائے یہ اشارے عارض
نورِ ایمان کیلئے، برقِ پئے خرمنِ کفر پھول ہیں دستِ کو دشمن کو شرارِ عارض
شبِ اسرا ہوئے مصروفِ مضروبِ سرکا آپ تسنیم سے جبریلؑ نے دھاکے عارض
جانِ دل سے ملکِ جن و بشر ہیں قرباں پیلے اللہ کے ہیں تیرے وہ پائے عارض
لے کے منہ جا بیگا کیا داؤدِ محشر کے حضور پانی پانی ہیں مرے شرم کے مالے عارض

تھا میر حشر ضیا یہ اثرِ شانِ جلال
ہیبتِ حق سے ہوئے زرد ہمارے عارض

ردیف (ط)

طیبہ میں کم ہونز بہت گلہائے تر، غلط
 جبریلؑ جب نہ کر سکیں وصفِ حسینؑ ش
 بدلہ میں ہم مدینہ کے جنت کریں قبول
 ہو تم حضورؐ ہم نفسِ دل شکستگان
 ہیں شوقِ دید میں ہم تن چشم انتظار
 تابِ سخن ہو داورِ محشر کے سامنے
 روزِ حساب محو ہوں عصیاں خدا کے
 رسوا کریں گے قافلے والے غریب کو
 ہاں ہاں تمہاری جلوہ براندازیاں دست
 مر کر ملا ہے قربِ حیاتِ الٰہی مجھے
 رویا میں تم نہ آئے تو دم بھر میں ہو گئی
 آتی نہیں مدینہ کی خوشبودار میں
 جس وقت تک قبول نہ ہو سجدۂ قضا
 ہم نے کیا ہے پرچمِ فتح میں بلند
 اصحابِ مصطفیٰؐ پہ تیرہ دلیلِ جہل

ہو گلشنِ جاناں میں خزاں کا گزر، غلط
 ہواکِ بشر سے مدحتِ حیر البشر، غلط
 ہے یہ خیالِ حور و ملک کس قدر غلط
 ہو زندگی بغیر تمہارے سر، غلط
 محشر میں تاب لا سکیں اہلِ نظر، غلط
 یہ دلولہ، یہ جوش، یہ ہمت، مگر غلط
 ثابت ہو کاششِ فردِ عمل، سرِ سرِ غلط
 مولا ہو اس گدا کا نہ عزمِ سفر، غلط
 میری نظر غلط، مرادوق، نظر غلط
 مرنے کی میرے کس نے اڑادی خبر، غلط
 تعبیر کامیابی خوابِ بحر، غلط
 کیوں چل رہی ہے آج نسیمِ بحر، غلط
 در پر نبیؐ کے رکھ کے اٹھاؤں میں سر غلط
 ہم ڈال دیں حریف کے آگے سپر، غلط
 فرقِ خصوصیاتِ علیؑ و عمرؓ، غلط

یہ پل صراطِ سرحدِ راہِ نجات ہے اُنٹھے یہاں نہ کوئی قدم راہِ میرِ غلط
 حاصل ہو دستِ گاہ اگر تا درِ تبول پھر بھی دعا فاک کے ہو زیرِ اثر، غلط
 خود ہیں حضورِ اہلِ توکل کے دستگیر
 ہے اے صنیا ترددِ زادِ سفر، غلط

جمع کر رکھے ہیں کیا کیا دل نے سامانِ نشاط
 نکہتِ گلہائے طیبہ نے کیا دلِ باغِ باغ
 ہیں مدینہ کی تمنائیں عجب عیشِ آفریں
 گنبدِ حُضرا کی آرائش کا تھا شاید خیال
 جیت کر آئے ہیں سلطانِ رسل میدانِ بد
 خوش ہیں نازِ شادیں ساں ہیں قہسی باغِ باغ
 یاد آتی ہیں شبِ ہجرِ نبی کی راحتیں
 تم ریاضِ دہر میں لائے وہ پیغامِ سرور
 ہوں ردِ دولت کے داپس لے کے عیشِ جاودا
 راحتیں دینا و عقبی کی ہیں سب میرے لئے
 وہ لبِ شیریں کسی کے اور وہ حُسنِ ملیح
 زلفِ شبِ گوں پر تصدقِ عشرتِ شامِ ابد
 ہو غمِ عشقِ نبی روحِ طرب، جانِ نشاط
 یوں سجایا جا رہا ہے صحنِ ایوانِ نشاط
 بن گیا ہے دامنِ اُمید، دامانِ نشاط
 خلد سے لائے فرشتے ساز و سامانِ نشاط
 فتح کے گلے ہیں نغمے زمزمہ خوانِ نشاط
 روضہِ جنتِ بداماں ہو گلستانِ نشاط
 لکھ رہا ہوں داستانِ غمِ بعنوانِ نشاط
 دامنِ گلہائے تر ہیں مثلِ دامانِ نشاط
 یہ تہی دامانِ بھکاری سببِ خواہانِ نشاط
 ہی بہت دشوارِ حصر و حدو پایانِ نشاط
 دامنِ گنجِ شکرِ سیریں ہو نمکِ دانِ نشاط
 صدقہ عارضِ پرترے صبحِ بہارانِ نشاط

آ رہے ہیں میکرہ سے ساقی تسنیم کے
 شیشہ در کف جام بر لب میگسارِ ان نشاط
 تمام کر دیوانہ روئے دامنِ دشتِ حجاز
 چاک لے دستِ جنوں کرے گریبانِ نشاط
 سن کے نعتِ مصطفیٰ دے دے کے بخشش کی نوید
 کرتے ہیں قدسی ضیائے عہد و پیمانِ نشاط

ردیف (ظ)

اس کا عالم میں کیا جائیگا سو بارِ لحاظ
 کچھ تو کر اپنی خطاؤں کا گنہگارِ لحاظ
 اُمتِ ختمِ رسل کہتی ہے دنیا ہم کو
 حق نے بخشا انہیں محشر میں مقامِ محمود
 مانتا ماں کو بھی اولاد کی اتنی تو نہیں
 لب کوثر مرے ساقی کا سجا ہے دربار
 اچھے اچھوں کا تو سب پاس کیا کرتے ہیں
 عملِ زشت کا سودا نہ فرشتوں سے پٹا
 پنکھیاں جھلتے ہیں جھک جھک کے ہر شاخ و برگ
 کب سے ہیں منتظرِ لطفِ کرم یہ نادار
 عرش سے وہ سرِ بالینِ مرلیض آتے ہیں
 جس کو ہے آپ کا یا احمد مختارِ لحاظ
 ورنہ محشر میں نہ ہو گا تراز نہ ہمارِ لحاظ
 کر ہمارا کرم ایزدِ غفارِ لحاظ
 ہے یہ محبوب کا اپنے سرِ دربارِ لحاظ
 کرتے ہیں اُمتِ عالمی کا جو سرکارِ لحاظ
 چاہیے پاسِ ادب چاہیے میوارِ لحاظ
 ہے بروں کا نہیں یاسیدِ ابرارِ لحاظ
 ہے بُرا مال اکرے کون خریدارِ لحاظ
 گنبدِ سبز کا کرتے ہیں یہ اشجارِ لحاظ
 کچھ تو ہو اپنے غلاموں کا بھی سرکارِ لحاظ
 نزع کا وقت ہے اتنا رہے بیمارِ لحاظ

دیکھ کر فردِ عملِ حشر میں بولے سرکارؐ
 ہاں کیا جائے گا تیرا بھی گنہگار لحاظ
 ہے غمِ حشر ضیا پہنچ یہ ممکن ہی نہیں
 اپنے مداح کا فرمائیں نہ سرکارؐ لحاظ

ردیف (ع)

ہو نورِ مبیں، نورِ حقیقت کا مرقع
 صناعتی کلکبِ یدِ قدرت کے تصدق
 معدوم ازل ہی سے ہوئی صورتِ ثانی
 بزمِ شبہِ لولاک کا عالم ہے نظریں
 عکسِ گلِ رخسارِ شبہِ خلدِ مکیں سے
 شیدائے جمالِ شبہِ کئی مدنی ہوں
 محشر میں قلم زد ہوئیں سب میری خطا
 دل سامنے ہو حجبِ نبیؐ جذبِ دل میں
 دیوانہ دشتِ عربِ دراہِ حرم ہوں
 کیوں ہوں مہِ کامل پہ نہ دنیا کی نگاہیں
 تم اپنے مصوّر کی ہو صورت کا مرقع
 بے مثل ہے کتنا تری صورت کا مرقع
 کھینچا گیا جب آپ کی صورت کا مرقع
 دل ہر مرا دربارِ رسالت کا مرقع
 فاران کا ہر پھول ہو جنت کا مرقع
 یعنی ہوں میں ایمان و عقیدت کا مرقع
 اب دفترِ اعمال ہے رحمت کا مرقع
 ہے پیشِ نظر عشق و محبت کا مرقع
 ہے دامنِ صحرا مری وحشت کا مرقع
 یہ ہے مدنی چاند کی طلعت کا مرقع
 نازاں ہوں ضیا مدحِ نگارِ شبہ دیں ہو
 دیواں ہے مرا نعتِ رسالت کا مرقع

ردیف (غ)

فصل گل میں سن کی گلابنگ عناد دل باغ باغ
 ذکر ہے گلہائے رخسار نبی کا بزم میں
 لٹ رہی ہیں باپے حمت پر بہاریں خلد کی
 دیکھ کر گلہائے انجم کی حرم میں چاندنی
 زخم کھا کھا کر جگر پر ناوک دلدوز کے
 سن کے یہ آتے ہیں خود بگری بنانے کو حضور
 جاں نثارانِ مدینہ کو ہے جنت کی نوید
 سامنے ہیں پھول بوٹے روضہ پر نور کے
 امتِ خیر البشر ہونے کی ہو کتنی خوشی
 بدر کے گلگوں قبا اس بخودی کی داد کا
 خاک بوسانِ حرم کے ہو گئے دل باغ باغ
 ہیں وفور تہنیت سے اہل محفل باغ باغ
 گل بکف ہو کوئی منگتا کوئی سائل باغ باغ
 ہو فرازِ آسماں پر ماہِ کامل باغ باغ
 اے کماندارِ عرب ہیں تیرے سہل باغ باغ
 ہو گئے آزرده خاطر وقتِ مشکل باغ باغ
 ہیں حرم سے خلد تک منزل بمنزل باغ باغ
 زائرانِ گنبدِ خضرا کے ہیں دل باغ باغ
 ہے بقدرِ ہوش ہر انسانِ کامل باغ باغ
 ہے ترا وحشی ترے در کے مقابل باغ باغ

کب مدینہ کے چین میں یاد فرمائیں حضور
 دیکھتے کب ہو ضیا، محتاج کا دل باغ باغ

ردیف (ف)

چشمِ خواباں ہو تیغِ عرشِ معالیٰ کی طرف
 نگہِ لطف ہو کب دیکھتے منگتا کی طرف
 ہو تیغِ عرشِ حسین شبِ اسرا کی طرف
 سائلِ در کی نظر ہو درِ والا کی طرف

نورِ توحید سے چمکے گا دو عالم کا نصیب
 ڈھونڈتی پھرتی ہو کعبہ کو تمنائے سجود
 بدر کے چاند کا پھیلا ہے اُجالا جگ میں
 رُو بقبلہ ہے بہت دیر سے بیمار حبیب
 یوں مجھے مکہ مدینہ کی حضوری ہو نصیب
 حُسنِ خلاقِ حسینانِ جہاں دیکھتے ہیں
 دشتِ بطحی کی ہواؤں نے ہلایا دامن
 شام کو جلوہ فشانی کے لئے جاتا ہے
 نفسی نفسی کا ہے عالم میرِ محشر لیکن
 یا نبیؐ کہہ کے قدم بوس ہوئی حسرت وید
 جائزہ جذبہ ایساں کا لیا جاتا ہے
 خوفِ عقبیٰ نے کہا سوئے مدینہ چلئے
 میں تہی دست جگر تمام کے رہ جاتا ہوں
 ساتیِ خلد کی مخمور نگاہی کے نشان

عرش کا چاند چلا عرش سے دنیا کی طرف
 سر مرا خم ہے ترے نقشِ کعبہ پا کی طرف
 ہے رُخِ طور چراغِ یدِ بیہنہ کی طرف
 بے کے چل مجھ کو قضا میرے میا کی طرف
 دل ہو کعبہ میں نظر گنبدِ خضر کی طرف
 دیکھنے والے تمہارے رُخِ زیب کی طرف
 پاؤں دیوانہ کے اٹھنے لگو صحرا کی طرف
 مہرِ انور کا سرِ روضہ والا کی طرف
 ہیں دو عالم کی نگاہیں شرِ بطحی کی طرف
 کون آیا میری آغوشِ تمتا کی طرف
 دیکھتے ہیں وہ دلِ عاشق شیدا کی طرف
 لائی دنیا طلبیٰ جب مجھے دنیا کی طرف
 قافلے جاتے ہیں جب ہندو طیب کی طرف
 ہم نے دیکھا نہ کبھی ساغر و مینا کی طرف

ذرہ ذرہ سے کریں راہ میں ہم کسبِ ضیا

ہو ضیا کا شِ سفرِ وادیِ بطحی کی طرف

ہے جہانِ ماسوا میری طرف
 ہے دلائے مصطفیٰ کی یہ کشش
 نازشیں کوئین ہے میرا وجود
 عرش سے برساتے رمِ جہم تابشیں
 گلِ فشاں باپِ اجابت سے ہوا
 کر کے حلِ زمزم میں صہبائے طہور
 گنبدِ خضرا کی خوشبو ساقد لا
 اللہ اللہ میرا اعزاز و شرف
 پنجتن کا ہاتھ میری پشت پر
 آئے محشر میں مقامِ حمد سے
 وقتِ رحلت خاتمہ ہو گا بخیر
 رُو بقبلہ ہو رہا ہوں جاں بحق
 میری منہ مانگی مُرادیں دے مجھے
 میرے منہ سے سُسن کے آوازِ درود

تم ہو جب یا مصطفیٰ میری طرف
 اے میں قرباں ہو خدا میری طرف
 ہیں محمد مصطفیٰ میری طرف
 اے مسہ اوریج دنی میری طرف
 رنگِ تاثیرِ دعا میری طرف
 ساقیا ساغرِ بڑھا میری طرف
 آ، حرم سے لے صبا میری طرف
 ہیں رسولِ کبریا میری طرف
 چار یارِ با صفا میری طرف
 شافعِ روزِ جزا میری طرف
 ہے رُبخِ خیر الورا میری طرف
 کعبہ ولے آ، ذرا میری طرف
 آ، مرے حاجت روا میری طرف
 آئے وہ صلی علی، میری طرف

مجھ کو شیدائے مدینہ جان کر
 دیکھتے ہیں وہ ضیا میری طرف

ہوا اس لئے مرے حسنِ کلام کی تعریف
 ہو نرد اہلِ زباں اس کلام کی تعریف
 زباں پہ آتے ہی منہ چومتے ہیں نطقِ دہا
 فرشتے عرش سے آکر سلام کرتے ہیں
 مقامِ حمد و مقامِ دنی ہوں جس کو مقام
 بخطِ نور ہے قرآن کی سورتوں میں رقم
 حسین بدر کا منہ دیکھ کر شبِ حلاج
 جاناں میں بھول گئے بادہ کش لبِ تسنیم
 حسین بزمِ ازل نے تجھے کہا صدیق
 ہے نعتِ پاک میں حسنِ ادبِ دلیلِ قبول
 کہ ہے رسولِ علیہ السلام کی تعریف
 ہو جس میں حضرت خیر الانام کی تعریف
 ہے مختصر سی یہ حضرت کو نام کی تعریف
 یہ ہے حضور کے بابِ سلام کی تعریف
 ہو کس سے اس شہِ عالی مقام کی تعریف
 جمالِ صورتِ خیر الانام کی تعریف
 فلک نے چھوڑ دی ماہِ تمام کی تعریف
 سب و شیش و صہب و جام کی تعریف
 ہے یہ ترے ابدی احترام کی تعریف
 کمال دیکھ کے ہوتی ہے کام کی تعریف

ضیا غریب کی عزت بڑھے دو عالم میں
 زبانِ شاہ سے گر ہو غلام کی تعریف

ردیف (ق)

نہ مرنے کا غم ہے نہ جینے کا شوق
 مدینہ میں ہے مرنے جینے کا شوق
 میں ہوں تیشہ کا مِ طوافِ حرم
 ہے جانِ تمنا دینے کا شوق
 رہے زندگی بھر مدینے کا شوق
 ہو زمزم کے دو گھونٹ پینے کا شوق

مدینہ ہو دل، طور سینا ہو دل
 رہیں رو بقبلہ نگاہیں مدام
 ریاض جنناں میں ہر اک حور کو
 صراحی میں ہے سلسبیل و طہور
 مدینہ کا سائل بنا دے خدا
 ہے کتنا حسیں میرے سینے کا شوق
 خدا کا شش دے اس قرینے کا شوق
 ہے خیر البشر کے پسینے کا شوق
 ہے مینا بکف آگینے کا شوق
 نہیں اس گدا کو خریدنے کا شوق

جہان تمنائے ہے دل اُچاٹ

ضیا کو ہے مولا مدینے کا شوق

قبلہ روح حسن عقیدت سے ہے دیوانہ عشق
 کر بلا گلکدہ ہمت مردانہ عشق
 نزد کعبہ شب اسراشبہ خوابان جمال
 شرف حسن خداداد مسلم ہے، مگر
 ہیں مدینہ میں نبی، عرش یہ ہو خالق عرش
 عرش سے ساقی کو ترکی ہے آمد آمد
 عکس افکن ہو رخ ساقی صہیلے الت
 جوش دشت میں جگر تھام کے رہ جاتا ہو
 لات و عزا کی پرستش سے حرم پاک ہوا
 بھیک دے حسن کی اپنے شہ کی مدنی
 ہے حسین عربی رونق کاشانہ عشق
 رنگ خون شہدار سرخی افسانہ عشق
 سن ہے ہیں لب جبریل سے افسانہ عشق
 پیچہ راز حقیقت سے ہے بیگانہ عشق
 یہ ہے رحمت کدہ حسن وہ کاشانہ عشق
 روکشِ خلد ہے آرائش میخانہ عشق
 مئے توحید سے لبریز ہے پیمانہ عشق
 ہو ترے در سے جدا کیوں ترا دیوانہ عشق
 بن گیا کعبہ اسلام صنم خانہ عشق
 بیوا ہے یہ فقیر در کاشانہ عشق

رونی انجمن دہر ہیں عشاقِ رسولؐ
 گرم آفاق میں ہے مجلسِ شاہانہٗ عشق
 مدنی چاند کو حلقہ میں لئے ہیں اصحابؓ
 شمعِ بردوش سرِ بزم ہیں پروانہٗ عشق
 ہو جدا قلبِ ضیاء مدنی چاند کبھی
 ہے ترے نور سے آباد یہ دیرانہٗ عشق

رویف (ک)

طوافِ حرم، چشمِ بینا مبارک
 سفر سوئے مکہ مدینہ مبارک
 رواں سوئے کعبہ ہیں اللہ والے
 مبارک یہ دن یہ مہینہ مبارک
 تمنائے مکہ مدینہ ہو جس میں
 وہ حسرت بھرا دل وہ سینہ مبارک
 رہے عشقِ سلطانِ معراج دل میں
 ہو قربِ خدا کا یہ زینہ مبارک
 گہر باز دریں کلس کے ہوں جلو
 ہو دل معرفت کا خزینہ مبارک
 ہی جلوہ مدینہ کا سینہ میں اپنے
 کلیمِ آپ کو طورِ سینا مبارک
 ہی پُر آبِ زمزم سے شیشہٗ دل
 مجھے یہ مرا آبِ گیسٹ مبارک
 لعابِ دہن ڈال دے جسمیں ساقی
 وہ صہبیا مبارک وہ مینا مبارک
 عطا ہوا اگر خوابِ گاہِ نبیؐ سے
 مجھے وہ نانِ شبینہ مبارک
 نکلتے ہی مکہ سے قدسی پکارے
 وہ آیا دیارِ مدینہ مبارک
 چلا قبلہ رو قافلہٗ مست و بخود
 یہ سچ دھج یہ چھب یہ قرینہ مبارک

رداں ہند والے ہیں بحر عرب میں یہ بحری سفر یہ سفینہ مبارک

ضیا جاں بحق ہو مدینہ میں جا کر

ہو یارب مرا مرنا جینا مبارک

جس کا ادراک ہو دشوار، جہاں کے نزدیک
 زائرانِ حرم روضۂ فردوسِ نظر
 عرصہ حشر میں مولا تری رحمت کے نثار
 رفعتِ گنبدِ خضرا سے پتہ چلتا ہے
 حسرتِ شائقی دیدار کو پورا کرنا
 ابد آثار یہ قربت ہو کہ صدق و عمر
 دیکھ کر ساقی کوثر کا کرم رندوں نے
 شبِ معراج کے جلوؤں سے ہو کر دل روشن
 بیتِ معمور کے انوار کی تھی دل کو تلاش
 دُر و جامِ مئے کوثر ہی مجھے مل جاتی
 خود ہے وہ انجمن آرا گجہاں کے نزدیک
 جیسے جی ہیں چینِ قصرِ جہاں کے نزدیک
 ہیں گنہگار، شبہ کوئی مکاں کے نزدیک
 لامکاں ہے شبہ والا کوئی مکاں کے نزدیک
 نہیں مشکل شبہِ خوبانِ جہاں کے نزدیک
 بعدِ رحلت بھی ہیں نوشاہِ جہاں کے نزدیک
 رکھ دیا دل نگہ بادہ فشاں کے نزدیک
 دو قدمِ عرش ہی پروازِ فغاں کے نزدیک
 اک تجلی نظر آئی رگِ جاں کے نزدیک
 کچھ یہ دشوار نہ تھا پیرِ مغاں کے نزدیک

ہے مرے رنگ تغزل سے ضیا آئینہ

مستند ہو جو زبان، اہلِ نباں کے نزدیک

میلادِ شہنشاہِ رسالت ہو مبارک
 یہ جذبہ دیں جلسہ سیرت ہو مبارک
 یہ دلولہ یہ جوشِ محبت ہو مبارک
 عشاق کو امیدِ شفاعت ہو مبارک
 ضویا شئی تابانی رحمت ہو مبارک
 توصیفِ نبی، جلسہ سیرت ہو مبارک
 جلسوں کی یہ ترقیج یہ کثرت ہو مبارک
 سیرچمنِ طیبہ و جنت ... ہو مبارک

یہ جشن، یہ مجمع، یہ مسرت ہو مبارک
 شاداں ہیں مسلمان نہیں ہر فرد میں یار
 ہر قلب میں ہے اکفیتِ نوشاہِ مدینہ
 عشقِ شہ لولاک سے معمور ہیں سینے
 ہر عرش و جلوس کی پچھاوڑ سرِ محفل
 نغمے ہیں ردوں کے، سلاموں کے ترانے
 قائم رہیں یارب یہ محافل، یہ مجالس
 احباب کو! حضارِ سرِ بزم کو یارب

ہے نغمہ سرا مجالسِ میلادِ نبیؐ میں
 بخشش کی ضیاءِ محمد کو شارت ہو مبارک

ردیف (دل)

دلِ مدینہ میں ہو دل میں ہو تمنائے رسول
 ہر چراغِ طور یا شمعِ تجلّائے رسول
 شرحِ قرآن میں ہو دئے زیبائے رسول
 اللہ اللہ رفعتِ نقشِ کفِ پائے رسول
 باعثِ تکمیلِ ایمان ہو تو لائے رسول

ہر زمیں بوسِ حریمِ نازِ شیدائے رسول
 جلوہ افشاںِ شبِ امین تک ہیں دُرِ بدر کو
 بڑھتے ہیں آیاتِ حمت روزِ روشن میں ملک
 جلوہ آرا عرش پر ہو صورتِ قندیلِ عرش
 ہر محبتِ مصطفیٰ بنتا ہے محبوبِ خدا

پر تو نور و قدم ہے قد بالائے رسول
 ساتی ہرزم ازل دے جام صہبائے رسول
 ناظر نور الہی چشم بینائے رسول
 سر میں ہے دیوانہ بطنی کد سودا رسول
 ہو وہ نشانے الہی ہے جو نشانے رسول
 دشمنان ملت اسلام واعدائے رسول

اے خدائے ذوالمنن فریاد سن فریاد سن
 ہوضیا بھی حاضر دربار والائے رسول

جو سراپا نور ہوا اس نور کا سایہ کہاں
 حشر میں لب تشنہ رہ جائیں نہ زندانِ حرم
 کحلِ مازاغ البصر طورِ نظر نورِ نظر
 ہر قدم وحشت میں اٹھتا ہو مدینہ کی طرف
 ترجمانِ مرضی رب امرضی شاہِ عرب
 ہو چکے ہوتے رہیں گے تا ابد سوائے خلق

بقول حق ہے سراج منیر دئے رسول
 ہو جذبِ دل میں شبیہ جمالِ رگو رسول
 نسیمِ خلد اٹھا دے نقابِ روئے رسول
 کہ چشمِ شوق رہے سر بسجده سوائے رسول
 عجیب آئینہ حق نما ہے روئے رسول
 ہو خوئے حق جواز لے دہی ہو خوئے رسول
 اس آئینہ میں ہے تصویرِ آرزو رسول
 زباں پہ نامِ خدا ہو، نظر ہو سوائے رسول

چراغِ طور ہے مشعلِ فروزہ کوئے رسول
 نگاہِ شوق ہو کیوں صرف جستوائے رسول
 ہجومِ حشر ہو چشمِ جہاں ہو سوائے رسول
 اڑائے ہوشِ مے یوں ہوا کوئے رسول
 جمالِ ذاتِ نظر بے حجاب آتا ہے
 خدا کریم، حبیبِ خدا رؤف و رحیم
 لگائے رہتا ہوں سینہ سے اسلئے دل کو
 خدا بخیر کرے فائزہ مدینہ میں

ہو شامیانہ سر حشر ابر رحمت کا
 گھلایہ از فراز و نشیب کون و مکان
 نثار گردش قسمت پہ بار بار ہوں میں
 کشاں کشاں ہیں گنہگار سو خوشرواں
 شعاع مہر سے ہوتی ہے نور کی بارش
 بلا کشان محبت ہیں بال باندھے غلام
 کلیمؑ طور پہ کرنے کو بات چیت گئے
 کہاں فناءؑ طور و کلیمؑ اور کہاں
 بہشت عالم امکاں حرم کے گل بوٹے
 مراد جو دھرم سے آیلے ہے
 عیاں ہیں کون مکان کی حقیقتیں ان پر
 اسی امید پہ ہر انحصار لطف حیات
 وہ روز حشر ہیں منذر نشین عرش خدا

اڑا کے لئے ہیں قدسی غبار کھئے رسول
 ہو عرش گنبد خضر بہشت کوئے رسول
 جو ایک بار ہو حاصل طواف کھئے رسول
 عیاں ہی معجزہ زلف مشکبویئے رسول
 ہی غیرتِ رگ ابر بہار موئے رسول
 جہانِ حسن ہی حلقہ بگوش موئے رسول
 ہوئی خدا سے سر عرش گفتگوئے رسول
 وہ سیر عرش معالیؑ وہ گفتگوئے رسول
 بہار گلشن ایجاد رنگ بوئے رسول
 بشوق جلوہ بہ ارباب جستجوئے رسول
 جہاں ہی مثل کف دست رو بروئے رسول
 رہے مدینہ میں دل دل میں آرزوئے رسول
 ہو ماسوا میں سوا سب کے ابروئے رسول

منقبت اہلبیت

ہو فضلے رنگے بو تفسیر قرآن جمال
 ذرہ ذرہ بدر کا ہے ماہ تابان جمال

اللہ اللہ مصحف رخسار سلطان جمال
 نور رخ سے تیرے اے خود شید فاران جمال

فصل گل کو تو نے بخشیں دائمی وہ نہ ہتیں
 تیری خوشبو سے معطر گلشن زہرا کو پھول
 تیری رحمت ہیں اے نوشاہِ ایوانِ بہشت
 دی نوید فتح تو نے بن گئے شیر خدا
 تیرے مہ پائے حسن، تیرے جگر گوشے حسین
 آیہ تطہیر کی پاکیزہ یہ تفسیر ہے
 صورتِ حسینؑ، تصویرِ حسین بدرہی
 شہر و شبیر ہیں بارغِ رسالت کے وہ پھول
 کیا قیامت ہے امیرِ کائناتِ حسن سے
 خود ہوئے ہیں مائل بریادی دنیائے حسن
 حق و باطل کے تصادم سے یہ آیا انقلاب
 تھے ہلاکتِ آفریں جھوٹے ہوئے شام کو
 فوجِ باطل کے مقابل میں اکیلے آگے
 جعفر و عباسؑ و عبداللہؑ و عثمانؑ و علیؑ
 مٹ گئے آخر بقائے عزتِ اسلام پر
 مستحقِ لعن ہے سخی یزید و سیاہ
 آسمان برسوں لہو رو یا اس بیدار پر

ہے بہارِ جاوداں نذرِ گلستانِ جمال
 خلدِ برف تیری نزہتِ گلستانِ جمال
 فاطمہؑ سردارِ بزمِ نوح و دسانِ جمال
 فلجِ خیرِ علم بردارِ میدانِ جمال
 قہرِ جنت میں ہیں میرِ نوجوانِ جمال
 خامسِ آلِ عبا ہیں پاکدامنِ جمال
 ہی نہاں دو آئینوں میں شکلِ سلطانِ جمال
 گلِ بدماں تا ابدِ جن سے بستانِ جمال
 صرفِ خنجرِ آزمائی ہیں حریفانِ جمال
 اُف یہ جورِ فطرتِ ناقدِ دانانِ جمال
 دمِ زدن میں ہل گئی بنیادِ ایوانِ جمال
 ہو گئی گل دفعتاً شمعِ شبستانِ جمال
 مقتدائے دینِ حق شاہِ شہیدانِ جمال
 قاسمؑ و عونؑ و محمدؑ و فروشانِ جمال
 راہِ حق میں ہو گئے جانبازِ قربانِ جمال
 کر بلا میں ہو گیا تاراجِ بستانِ جمال
 ہی شفق میں سرخیِ خونِ شہیدانِ جمال

صبحِ عیدِ زندگی ہر روز ہے شانِ جمال
زندہ جاوید ہے نامِ شہیدانِ جمال
جب نکھرتا ہے ذرا خونِ شہیدانِ جمال

ہو گیا تاریکیِ شامِ عدم میں گمِ یزید
میٹ گئی میٹ جائیگے میٹ جاتے ہیں بالکل سرت
رنگ چھا جاتا ہے چو کھالتِ اسلام پر

باعثِ تجدیدِ ایماں ہے ضیاءِ مدحِ حسینؑ
جاں نثارِ مصطفیٰؐ ہے ہر شاخِ خوانِ جمال

رولیف (۴)

محبوبِ ذوالجلال بنائے گئے ہو تم
کچھ ایسے بے مثال بنائے گئے ہو تم
جموعہ کمال بنائے گئے ہو تم
انساں ملکِ جمال بنائے گئے ہو تم
اے چاندِ وہ ہلال بنائے گئے ہو تم
معراجِ ہر کمال بنائے گئے ہو تم
امی ہوا خوشِ مقال بنائے گئے ہو تم
سُنے کو عرصِ حال بنائے گئے ہو تم
اے آمنہ کے لال بنائے گئے ہو تم
وہ صاحبِ جمال بنائے گئے ہو تم

کتنے حسینِ جمال بنائے گئے ہو تم
لیس کٹیلہ ہر لبِ جبریل پر
ہو منظرِ صفات و کمالاتِ ذاتِ حق
خدا م ہیں ملائکہ عرشِ ذوالجلال
اصحابِ بدرِ صاحبِ قوسین کہہ اٹھے
ہیں عرش پر قدم و دفعتاً ہی تاجِ سر
باتیں اگر حدیث ہیں قرآن ہی بولِ حال
سنتا ہی کون حالِ دل مبتلائے غم
وَدِیتیم گو ہر دریائے مغفرت
خوبانِ بزمِ دہر میں وارفتہ جمال

ممکن نہیں تمہارے کمالات میں کمی
حقا کہ لازوال بنائے گئے ہو تم
قرباں غلامی شہر لولاک پر ضیاء
اس دور کے بلال بنائے گئے ہو تم

عروش سے ماورائے ہو تم	تابہ افح دنیائے ہو تم
دل کو کعبہ بنائے ہو تم	جب ذرا دل میں آگئے ہو تم
حق نما رخ دکھائے ہو تم	ہو نظر و کش تجلی ذات
سب یہ پیرے اٹھائے ہو تم	ہیں حجابات عرش آئینہ
راز سارے بتائے ہو تم	حق پرستی خدا شناسی کے
راہِ جنت دکھائے ہو تم	ہے مدینہ بہشت اہل سلوک
اس کی بگڑی بنائے ہو تم	کہدیا جس نے یا رسول اللہ
کیا مدینہ سے آگئے ہو تم	شب تارِ لحد منور ہے
دل پہ بجلی گرا گئے ہو تم	اے میں قربان یہ تبسم ناز
سوئی قسمت جگائے ہو تم	خواب میں آ کے نور کے ترے
کیا نیا گل کھلا گئے ہو تم	دشتِ لطیفِ جناں بدایاں ہو
نقشِ ظلمت مٹائے ہو تم	ہی جہاں جلوہ گاہِ نورِ ازل
جامِ کوثر پلا گئے ہو تم	کم نہ ہو گا خمارِ بادۂ عشق

کار سازِ جہاں خدا کی قسم
وقت پر کام آگئے ہو تم
کاش اتنا وہ پوچھ لیں مجھ سے
تا حرم کیا ضیا گئے ہو تم

خدا کے بعد ہیں خیر الودا خدا کی قسم
کوئی صفت و خوبی ہی کوئی خلیل و کلیم
ظہور ذات الہی جمال صورت ہے
ازل میں تم کو ملے ہیں بقدر فہم بشر
وہ ناؤ ساحل مقصود ہو خدا کی کو
الم نصیبوں کی بگڑی بنانے والے ہیں
ازل میں آپ پر ایمان لاؤ سارے رسول
فضلے مسجدِ قعقے ہے شاہدِ عینی
جہاں عشق ہے دلدادہ جمال ہنوز
کوئی نہیں مرا پرسانِ حال دنیا میں

بیاں ہو کیا شرفِ مصطفیٰ، خدا کی قسم
حضور تم ہو حبیبِ خدا، خدا کی قسم
ہر شکل آئینہ حق منسا، خدا کی قسم
مقامِ حمد، مقامِ دئی، خدا کی قسم
ہو جس سفینہ کے تم نا خدا، خدا کی قسم
ہیں آپ خلق کے حاجت و خدا کی قسم
ہیں آپ شایخِ روز جزا، خدا کی قسم
ہو تم امامِ صفِ انبیاء، خدا کی قسم
تمہارا حسن ہے وہ دلربا، خدا کی قسم
حضور کا ہے مگر آسرا، خدا کی قسم

ہر شوق دل میں مدینہ کی حاضری کا حضور
مگر ہے بے سرو ساماں ضیا خدا کی قسم

جانِ جاں تو وہ شہِ حسن ہے قرآن کی قسم
 بدر کے چاند سے ہے حسن کی دنیا روشن
 والقرآپ کا چہرہ ہے جس میں ہے الشمس
 تم ہو محبوبِ خدا، تم ہو شہِ ارض و سما
 فیضیاب لبِ جاں بخش ہیں خضر و ادریس
 ابد آثار بہاریں ہیں مدینہ پہ نثار
 جذبِ گے گ میں ہو دیوانگی شوقِ حجاز
 آبلے پھوٹ کے روتے ہیں مری و حشت پر
 عینِ ایماں ہو سرورِ دلِ جاں تم ہو حضور
 عرشِ برآپ نے بے پردہ خدا کو دیکھا
 لیلتہ القدر میں پڑھتے ہیں ملکِ موہِ نور
 عہدِ اصحابؓ نے مرنے کا ترے ساتھ کیا
 چشمہٴ آبِ گہر ہے لبِ کوثرِ جاری
 ذرہ ذرہ ہے مدینہ کا چہرہ سبِ طور
 خالقِ حُسن نے کھائی ہو تری جاں کی قسم
 یدِ بیضا کی، جمالِ مہ کنعاں کی قسم
 مہِ تاباں کی قسم، مہرِ درخشاں کی قسم
 حُسنِ یوسفؑ کی قسم، تاجِ سلیمان کی قسم
 لبِ کوثر کی قسم، چشمہٴ حیواں کی قسم
 باغِ جنت کی قسم، گلشنِ رضواں کی قسم
 تارِ داماں کی قسم، چاکِ گریباں کی قسم
 دشتِ بطحا کی قسم، خارِ مغیلاں کی قسم
 ابنی آنکھوں کی قسم اپنے دلِ جاں کی قسم
 چشمِ حق ہیں کی قسم دیدہٴ حیراں کی قسم
 زلفِ شبکوں کی قسم، عارضِ تاباں کی قسم
 دستِ حمت کی قسم، بیعتِ ضواں کی قسم
 آپ کے لال لبِ دگوہرِ دنداں کی قسم
 نقشِ نعلین و غبارِ رہِ جاناں کی قسم

پاتے ہیں دولتِ کونین صفا شاہ و گدا
 آپ کے دستِ کرم جنبشِ داماں کی قسم

اٹھیں نگاہیں سوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 و عرق افشاں روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 صبح تجلی روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 چشم جہاں ہے سوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 نوری ہیں معمور دل جان ہر مراد اس ظہیرا
 جاذب ل محبوب نظر ہی غیرت شمس و رشک ہے
 حسن ازل کا بن آئینہ عرش مگر جو چشم بینا
 دیر منور آئے رحمت طاق سر محراب عباد
 طوبی سلوہ قامت لحوہ ظل الہی کلمے گیسو
 صا نظر آتا کھانا آیا جس کج فرشتوں تک کو تا
 کب ہو جنوں میں ہوش ٹھکانے کر حکم عزم اب تو دلو
 روز قیامت ل کو سنبھلے شو شفاعت میں متوا
 فلذی آئیں رہو بابتیں حشر میں چھاپیں کالی گھٹا
 عطر شا کلیاں بیناں کی ہیں نشیں گلپاش جہا
 بامی نسیم و لبس ہو زندگی ہر شے دہن ہو
 ہیں جمع سہارا سار جہاں کا بوجھ ہے جن پر کون مکا کا
 کیوں نہ ہو صدیق دو عالم کیوں نہ ہو فارق معظم

پیش نظر ہی روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 دہر میں ہے خوشبوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 شام ابد گیسوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 کتنا حسیں ہو روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 ہوں میں گدائے کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 حسن و جمال روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 دیکھ رخ نیسکوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 خال و خط و ابروئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 سنبھل جنت موئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 تھادہ قدرد لحوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 چھانے خاک کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 کہتے چلے سب سوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 بکھرے جہاں گیسوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 سب میں ہو رنگ و بوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 کوزہ آب جوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 ہیں وہ قوی بازوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 جن کو ملے پہلوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

فرط ادب کے سر کو ٹھیکے شاہ دگدا جھولی پھیلائے
 پھرتے ہیں گردِ کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 نور خدا کی جلوہ گری ہو کجہ میں ہیں بخیری ہو
 سجدہ سہو ہو سوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 یوں واصل بخدا ہو جاؤں جان ضیاطیہ میں گنواؤں
 ہو جو گزرتا کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

دیکھئے تاباں حمت پہنچیں کہیں مشکل سے ہم
 کر کے جنت نہ حاصل سعی لا حاصل سے ہم
 فحشِ اقرب کی صلہ سنتی ہی ساز دل سے ہم
 اتحادِ وحدت و کثرت ہے یوں باہم دگر
 ہر جہاں موجِ دریا کشتی غم رواں
 حسنِ صورت اگر کے ہم ہیں قبا آدم آئینہ
 ہم نہ تہی جب تھی لیس آئینہ اک اٹ صفا
 کھولے رازِ حقیقت حق نہ صوت دکھا
 اللہ اللہ سبیت پاداش اعمال غلط
 چند قطرے چند ذرے تھی نہ کچھ جن کی بساط
 اب ہیں خود مائل بحق اس خطرِ طال سے ہم
 بنگے انسان اب ان اجوائے آبِ دل سے ہم

چل دیئے سوئے حرم دیوانگی کے جوش میں
 ہو گئے مجبور اس درج ضیا کچھ دل سے ہم

ہیں جمالِ مرجبین بدر پر مائل سے ہم
 شاہدِ قوسین منزل تیرے جلوؤں کے نشا
 خواہشِ جنتِ زاحسانِ عذابِ قبر و حشر
 رحمتِ حق تک سائی حشر میں آسان ہوئی
 نورِ صورتِ دیکھ کر پڑھتے ہیں سورۃ نور کی
 عکسِ انوارِ مدینہ لے رہے ہیں دل کے داغ
 بن گیا شوقِ حضوریِ خضرِ صحرائے حجاز
 تاجدارِ دل کو ترے در کی گدائی پر ہے ناز
 حشر میں گزرا جدھر وہ ہاشمی ناقدِ سوار
 نفسِ مفہومِ حدیثِ ما عرفنا ہی

اقتباسِ نور کرتے ہیں مرہِ کامل سے ہم
 تاحریمِ عرش جا پہنچے حسیمِ دل سے ہم
 تیری حمت دیکھ کر دنیا سے ہیں غافل سے ہم
 کر کے احسانِ ذوقِ معصیتِ مشکل سے ہم
 کرتے ہیں تکمیلِ ایمانِ مصحفِ کامل سے ہم
 کر رہے ہیں قمقے روشن مرہِ کامل سے ہم
 تاحرمِ پہنچے خود اپنے جذبہِ کامل سے ہم
 مانگتے ہیں دولتِ ایمان سُرِ سائل سے ہم
 بن کے گردِ راہِ لپٹے پرودہِ محمل سے ہم
 فیضیابِ نورِ عرفانِ تم سے دلِ ہر دل سے ہم

بھڑے جلوؤں سے ضیا کے دل کو اے طیبہ چاند
 مانگتے ہیں نور کا صدقہ تری محفل سے ہم

روز و شب صرفِ دعاے مغفرت ہیں دلِ کیم
 خود بظاہر جاسکیں گویا عیبِ مشکل سے ہم
 تیری صورت دیکھ کر سلطانِ خجّانِ جمال
 اس کنارے ہو کفِ دریائے رحمت دستگیر

فارغ اے صلّ علیٰ ہیں فکرِ مستقبل سے ہم
 آتمنائے حرمِ تجھ کو لگا لیں دل سے ہم
 آجتک ہیں حسنِ صوتِ سازِ پر مائل سے ہم
 کہہ کے بسمِ اللہ چھوڑیں ناواں صلّ سے ہم

بحرِ رحمت چادِ آبِ رواں میتِ پڑال
 لغزشِ پانے لبِ تسنیم ہمتِ ہاروی
 غلہ میں باہم دگر کہتے ہیں رندانِ حرم
 رکھتے ہیں دونوں بقدرِ حوصلہ عشقِ عناد
 ناسخِ ادیان ہے دینِ مکمل آپ کا
 جملہ قوسین میں اللہ سے وصلِ حضور
 ہفت منزل ہائے قرآن منزلتِ گاہِ حضور
 تیرے در سے پائیں منہ مانگی مرادیں خلقِ ذی
 اب تو محبوبِ خدا سوائے حرمِ بلوائے
 جنبشِ تیرِ نظر اک اورائے قرشی جواں

ڈوبتے ہیں منہ چھپائے دامنِ ساحلِ سیہم
 نہرِ کوثر میں گرے ساغرِ بکفِ ساحلِ سیہم
 جامِ کوثر کے ہیں طالبِ ساقیِ محفلِ سیہم
 دینِ حق سے اہلِ ایمانِ مشربِ باطلِ سیہم
 بہرہ ور ہیں امتیازِ ناقصِ کاملِ سیہم
 تا بحمدِ فکرِ خود، پیچھے حدِ فاصلِ سیہم
 بیخبرِ راہِ حریمِ شش جہتِ منزلِ سیہم
 لے کے بخشش کی سُنڈ کھلے تری محفلِ سیہم
 ہو چکے عاجزِ فریبِ خواہشِ باطلِ سیہم
 ہیں شہیدانِ فانیں صرف اک لیلِ سیہم

فیضِ حسنِ مقتدر سے ہو چکی تکمیلِ عشق
 کر چکے بیعتِ ضیا اک مرشدِ کاملِ سیہم

سلام بحضورِ سید الانام

اے قسیمِ نار و جنتِ ساقیِ کوثرِ سلام
 اے سراپاِ ظلِ ذاتِ خالقِ اکبرِ سلام
 اے وجودِ جملہ موجودات کے مظہرِ سلام

اے شفیعِ عاصیاں اے شافعِ محشرِ سلام
 اے کہ تیرا نورِ اطہرِ معنہ نورِ قدم
 اے کہ تو ہے باعثِ تخلیقِ دنیائے وجود

اے کہ ہے سب سے مقدم سب سے اول تیرا نور
 اے کہ تیرا حسن فردوس جہان حسن و عشق
 اے کہ تیرے دم سے کعبہ، کعبۂ عالم بنا
 اے کہ تیرے سامنے روح الامیں قرآن کجف
 اے کہ تھے مداح تیرے انبیائے ماسبق
 اے کہ تو شاہنشاہ مستنشین کن فکاں
 اے کہ تیرے خادم در فاتیح بدر و حنین
 اے کہ تیرے مخلص و مونس صحابی کا نجوم
 اے کہ مانند جہازِ نوح تیرے اہلبیت
 اے یتیموں بیکسوں کے چارہ ساز و دیگر
 اے ضعیفوں کا سہارا، ناتوانوں کے شفیع
 اے غریبوں بینواؤں کے دلوں کا آسرا
 آپ پر ہوا آپ کے احباب پر انصار پر
 عترت اطہار پر، ازواج و اہلبیت پر
 سرفروشان جہاد فی سبیل اللہ پر
 مابین و کاملین و اولیاء اللہ پر

اے شہ ختم رسل سلطان بحر و بر سلام
 اے جہان حسن کے محبوب خوش منظر سلام
 اے خلیل کعبہ، ابراہیم کے دلبر سلام
 اے کہ اب تک کرتے ہیں قدسی تم سے در پر سلام
 اے کہ تجھ پر کرتے آئے سائے پیغمبر سلام
 اے شہ کونین سلطان جہاں پرور سلام
 اے امیر غازیان خندق و خیبر سلام
 اے انیس و ہمدیم اصحاب نام آور سلام
 ناخدا کشتی اسلام، اے رہبر سلام
 اے یتیم آئمہ، اے خلق کے سرور سلام
 رحمۃ للعالمین اے رحمت داور سلام
 اے مراد و مرنداں اے کرم گستر سلام
 ہوا بو بکر و عمر، عثمان و حیدر پر سلام
 جان پاک فاطمہ شبیر و شبیر پر سلام
 خوں بداماں کر بلا و اے شہید پر سلام
 عالمان دین و ملت پر ائمہ پر سلام

واسطہ اس بزم میلادِ شہ لولاک کا
 ماحرم پہنچا ضیا کا خالق اکبر سلام

ردیف (ن)

حمد باری

اے کہ تو الحمد للہ ہے وہ رب العالمین
 اے کہ تیری ذات برتر ہو وہ رحمن و رحیم
 اے کہ یوم آفرینش تیری خلاق کا راز
 اے کہ ہیایاک نعبد اصل ایمان عبا
 اے کہ تیرا درس اہل ناصراط المستقیم
 اے کہ ہیں مصداق انعمت علیہم و ہر
 غیر المغضوب علیہم جن کو فرمایا گیا
 اے کہ ہیں لاریب جو کم کردہ راہ نجات
 اے کہ تیری ذات والاقل هو اللہ احد
 اے کہ تو ہے کمریلد یارب و لہ یولد و تو
 تجھ کو خیر الرازقیں کہی ہو دنیا بالیقین
 ہو زبان ماسوا پر انت خیر الرحمن
 اے کہ تیری مالکیت تا قیام یوم دین
 اے کہ تجھ سے استعانت خواہ افلاک و زمین
 اے کہ تجھ سے ذرہ ذرہ طالب راہ میں
 انبیاء معصوم، صدیق و شہید صالحین
 ہو لافتن جن کے حق میں نازل بایقین
 راہ میں ان کی بجا ہم کو الہ العالمین
 اے کہ اللہ الصمد ہے تو بعون حسین
 اے کہ تو یکن لہ کفو احد نور میں

حمد ہے تیری ضیا بخش جمال کائنات

ہیں محمد اصل حمد و منظر ذات صفات

آئے نہ خواب میں حضور خواب سحر کو کیا کروں
 آنکھ لگی نہ رات بھر ذوق نظر کو کیا کروں

مجھ کو تو شوق دید ہے اپنے عجبے چاند کا
 ان کی تجلی جمال آئے تو آئے کیا نظر
 لطف حیات ہے تو یہ طیبہ میں عمر ختم ہو
 مجھ کو تو خاک چھاننا تیری گلی کی پسند
 گنبد سبزی کی بہار آئے نظر تو لطف ہے
 کچھ تو ہے بارِ محبت کچھ ہے ادب کا اقتضا
 وہ تو سنیں ہزار بار نالہ قلب بقیہ راز
 تاویر ساقی حجاز خضر ہیں ہنما، تو ہوں
 داویر حشر کے حضور تو بہ ہزار کی تو کیا
 ان کے غم فراق کی ٹپتی نہیں خاش کبھی
 شرم گناہ سے مدام رہتی، روح تلخ کام
 فوق مئے طہور میں ساقی خلد کے حضور

آئینہ خدامنا، ہے رخ پاک مصطفیٰ
 محو جمال ہے ضیا اپنی نظر کو کیا کروں

میں شبِ روز و بکھر شمسِ قمر کو کیا کروں
 پردہ حسن و عشق بڑا اپنی نظر کو کیا کروں
 جا کر درِ حضور سے ہند میں گھر کو کیا کروں
 چھوڑ کے اے گدا نواز میں سے در کو کیا کروں
 باغِ جناں میں دیکھ کر میں گل ترکو کیا کروں
 ان کو قدم پہ جھک گیا حشر میں سر کو کیا کروں
 ہی مری آہ نارسا اس کو اثر کو کیا کروں
 جو نہ ہو سوتے میکہدہ ایسے سفر کو کیا کروں
 دور ہوانہ دار غمے دامن ترکو کیا کروں
 دل میں چسکے، بار بار دردِ جگر کو کیا کروں
 المددائے شبہ انام حشر کے در کو کیا کروں
 جامِ شراب بن گیا، دیدہ ترکو کیا کروں

پیشِ نگاہ دفترِ عصیاں ہو کیا کروں
 ہر جلوہ ان کا طور بد اماں ہو کیا کروں

دل روزِ حشر سخت پریشاں ہو کیا کروں
 مشتاقِ دید بخود و حیراں ہو کیا کروں

دشوار ہے مشاہدۂ تالیشِ حرم
 ہر پھر کے سوئے بابِ نبی دیکھتا ہوں میں
 پلے پہ ہیں حضور مگر فرطِ شرم سے
 بعد فنا حرم سے نہ ہوتا جدا، مگر
 بیتا بیاں ہیں سب یہ مدینہ کی یاد میں
 دیکھے کسے فدائے جمالِ حسین بدر
 پڑھتا ہوں یا وزلف میں واللیل صبح دم
 ہو کیوں نہ لطفِ احمدِ مختار پر نظر
 روزِ ازل ملا تھا جو سرکارِ حسن سے
 کیونکر علاجِ بخودی و شوقِ دید ہو

ہر ذرہ آفتابِ درخشاں کو کیا کروں
 شیرازہ امید پریشاں ہے کیا کروں
 گردن جھکی ہوئی سر میزاں ہے کیا کروں
 جنت بدستِ حسرتِ رضاں ہے کیا کروں
 دل میں ہجومِ حسرتِ اریاں ہے کیا کروں
 دنیائے حسن سر بہ گریباں ہے کیا کروں
 تعبیر خواہ خواب پریشاں ہے کیا کروں
 مجبورِ محضِ فطرتِ انساں ہے کیا کروں
 اب تک وہ دردِ سینہ میں پناں ہے کیا کروں
 طو لفظِ تجلیِ فاراں ہے کیا کروں

ہر دم ضیا ہے سوئے مدینہ نظر مگر
 خالی حضورِ گوشہ داماں ہو کیا کروں

زباں نا آشنا صد فدا سے ترزباں کر لیں
 ثنائے خواجہ کون کون مکانِ وردِ بیا کر لیں
 حقیقتِ بنِ گاہیں عزمِ نظارہ چہا کر لیں
 نشاں مل جائیگا رازِ خدا کا، امتحا کر لیں

جمالِ ذات سے آرائشِ حسنِ بیاں کر لیں
 بعنوانِ دگر تکمیلِ عنوانِ بیاں کر لیں
 لبِ جبریل سے معلوم رازِ کن فکاں کر لیں
 خودی کے دستکش ہوں خود کو بے نامِ نشاں کر لیں

چراغِ طورِ فانوسِ حرم میں صوفی بنا کر لیں
 کہ پھر تجریدِ ذوقِ دیدِ خویاں جہاں کر لیں
 ابھی کچھ اور پیدا و سعتیں کو ان مکان کر لیں
 دو عالم لاکھ گردشِ اندیش تانِ آسمان کر لیں
 بقدرِ ہوشِ سعیِ جستجو و ہم و گماں کر لیں
 فنا سے پہلے حاصل ہی لقائے جاوہاں کر لیں
 فرشتے تا ابد کرنے کو سیرِ آسمان کر لیں
 مجھے سبوحیاں عرشِ اپنا ہم زباں کر لیں
 بنے قبلہ نما ہر ذرہ ہم سجدہ جہاں کر لیں
 ملک پھر امتحانِ شوقِ سعیِ رائیگاں کر لیں
 ترے بیمار آیاتِ شفا و ردِ زباں کر لیں
 عجب کیا خود وہ اقرارِ نجاتِ عاصیاں کر لیں

ضیا مضمیر ہے چند الفاظ میں عقیقی کی ہر حالت
 دعلے مغفرت آیاتِ رحمتِ حرزِ جاں کر لیں

مطلعِ نورِ قدم ہے روئے ختمِ المرسلین
 دل میں ہی یادِ نبیخِ نیکوئے ختمِ المرسلین

شعلہ جلوتِ حسنِ آفریں ل میں نہا کر لیں
 حسین مجلسِ صبحِ ازل پھر جلوتِ آرا ہو
 ہو دلِ عرشِ خدا، عرشِ خدا تک سرس تو بہ
 نہ ہو گا تا ابدان خود نما جلوؤں کا نظارہ
 رسائی تا حریمِ قربِ جاناں غیر ممکن ہو
 ہو مرگِ ہستی فنا فی فنا فی الذات ہو جانا
 فرازِ عرش تک خیر البشر ہی کے قدم پہنچے
 ہے دل صرف تسبیحِ الہی کا شایسا ہو
 ہو نورِ تم و جبرِ اللہ سے دل غیبیں روشن
 ہوا ابتک نہ ہو گا فوقِ حاصلِ ابنِ آدم پر
 ہو تیرے اسمِ اعظم میں نہاں شانِ سبحانی
 گنہگاروں کی حالتِ جہنم کے قابل ہو محشر میں

ہو ازل سے چشمِ خویاں سوئے ختمِ المرسلین
 سینہ النوارِ خدا سے ہے صحیفہ نور کا

بارک اللہ گردشِ قسمت خوشا دورِ حیات
 مغفرت شانِ خدا بخششِ ادائے مصطفیٰ
 معصیت کوئی گنہگار ان اُمت کا شعار
 آفتابِ حشر پر چھائی ہے رحمت کی گھٹا
 دمِ زدن میں سر جوئے بدرِ واحد کے مرکز
 ہر اسیرِ جرمِ پیشہ حشر میں آزاد ہے
 سرِ سجدہ ہے فضلے آسمانِ پیش میں
 جس کے سایہ میں ماں پائیگی دنیا و زحشر
 عرش کا آئینہ ہے قوسین کی تصویر
 ہو گلِ بطمی سے ہر گل فیضیابِ رنگِ بو
 غش کو یہ سر بلندی آج کیوں حاصل نہ ہو
 معصیت کاروں کی قسمت کو لگے ہیں چارچا
 خاتمہ بالخیر ہو یارب مدینہ میں مرا

کر رہا ہوں میں طوافِ کوئے ختمِ المرسلین
 ہی جو خوئے حق وہی ہی خوئے ختمِ المرسلین
 جرم پر اظہارِ رحمت، خوئے ختمِ المرسلین
 ظلِ حق ہے سایہ کیسے ختمِ المرسلین
 اللہ اللہ قوتِ بازوئے ختمِ المرسلین
 ہے جو برہم زلفِ عنبر لہوئے ختمِ المرسلین
 سامنے ہے کعبہ ابروئے ختمِ المرسلین
 ہو وہ بے سایہ قدرِ لہوئے ختمِ المرسلین
 روئے ختمِ المرسلین ابروئے ختمِ المرسلین
 ہی جدا ہر گل کی رنگ و بوئے ختمِ المرسلین
 تھا شبِ اسرا تہ زانوئے ختمِ المرسلین
 ہیں صفِ محشر میں ہم پہلوئے ختمِ المرسلین
 وقتِ آخر سامنے ہو روئے ختمِ المرسلین

سلسلہ جنباں وطن سے تاحرمِ ابنِ اُضیا
 ہے اسیرِ حلقہ کیسے ختمِ المرسلین

وہیں اک نیا اور کعبہ بنا دوں

خیالِ حرم میں جہاں سر جھکا دوں

مدینہ کے پھولوں کی خوشبو اڑا کر
 کروں تازگی روح ایماں میں پیدا
 سرِ حشر گر کرم پر نبیؐ کے
 ضیائے سراج منیر عرب سے
 کروں ذکر یوں ان کی زلفوں کا شب بھر
 دے جائیں وہ بھیک دستِ کرم سے
 مدینہ پہ کروں دل و جاں کو قرباں
 درِ شاہ سے جھولیاں بھرنے والو!
 یہ جی چاہتا ہے کہ ناہد تجھے بھی
 ستارے گریں ٹوٹ کر آسماں سے

فضائے دو عالم کو جنت بنا دوں
 ترانے شائے نبیؐ کے سنا دوں
 گناہوں کا انبار سر سے گرا دوں
 چراغِ سرِ طور کو کھپس جلا دوں
 کہ سوتی ہوئی قسمتوں کو جگا دوں
 میں بڑھ بڑھ کے ہر بار دامن بڑھا دوں
 ہوں محتاج سرکار میں نذر کیا دوں
 مجھے بھیک دو تم میں تم کو دعا دوں
 طورِ جہناں کا پیالہ پلا دوں
 مدینہ کے ذرّوں کو گر جگمگا دوں

دمِ جبہ سائی یہ ہے دل کی حسرت
 درِ مصطفیٰؐ پر میں جاں لے ضیادوں

ہیں عیاں عرش کے انوار ترے کوچہ میں
 ذلّے ذلّے ترے پر تو سے ہیں اے بد کے چا
 عرصہ حشر شفاعت کا ہے تیری مرکز
 بے طلب دولت کو نین عطا ہوتی ہے

عام رحمت کے ہیں آثار ترے کوچہ میں
 روزِ روشن ہے شبِ تار ترے کوچہ میں
 ہیں دو عالم کے گنہگار ترے کوچہ میں
 فقرار بنتے ہیں زردار ترے کوچہ میں

جہاں نور سے او عرش نشیں آ، باہر
تیرے نقش قدم ناز کی تابش سے بنے
دے جیانت ابدی جان مسیحا مجھ کو
کاش طیبہ میں مری خواب گہ ناز بنے
ساقی خلد نہیں خواہش تسنیم و طہور
یوسف بدر عجب تیز ہے سودا تیرا
ہوتے ہیں روضہ کی جھال یہ بچھا و موتی
خلد کی سرد ہوائیں ہیں گل افشاں سمیت
تیرے روضہ کے ہیں خدام سلاطین جہاں
رہتے ہیں صرف سلامی ملک جن و بشر

نقد جاں نذر گزارے در رحمت پہ ضیا

ہو سنائی اگر اک بار تیرے کوچہ میں

جمع ہیں شائق دیدار تیرے کوچہ میں
قدے آئینہ انوار تیرے کوچہ میں
جاں بحق ہو ترا بیمار تیرے کوچہ میں
ہو مقدر مرا بیدار تیرے کوچہ میں
رشنہ دید ہیں میخوار تیرے کوچہ میں
ٹوٹے پڑتے ہیں خریدار تیرے کوچہ میں
چھا گیا ابر گہر بار تیرے کوچہ میں
ہیں معطر درو دیوار تیرے کوچہ میں
ہیں ملک غاشیہ بردار تیرے کوچہ میں
عام ہر روز ہے دربار تیرے کوچہ میں

دو جہاں کی نعمتیں ہیں مصطفیٰ کے ہاتھ میں
انکاد من ہر سیراک شاہ و گدا کے ہاتھ میں
ہر کلید باب جنت مصطفیٰ کے ہاتھ میں
فر د عصیاں لے گئے وہ خود اٹھا کے ہاتھ میں

ہو دیا اللہ کا سب کچھ گدا کے ہاتھ میں
ملتی ہے باپ نبی سے دولت دنیا و دین
نہیں گنہگار ان امت مالک حور و قصور
دب گئیں رسوایاں اپنی سر محشر تمام

دل وہی دل ہے جو دلریا کے ہاتھ میں
 ہاتھ ہر مجرم کا ہے خیر الورا کے ہاتھ میں
 جالیاں روضہ کی آجائیں گدا کے ہاتھ میں
 حسن کی دولت ہو محبوب خدا کے ہاتھ میں
 ہو نظامِ بزمِ عالمِ مصطفیٰ کے ہاتھ میں
 ہاتھ میرا ہے مرے مشککشا کے ہاتھ میں
 ہر مری کشتی کا لنگر نا خدا کے ہاتھ میں
 ہیں دو عالم شافعِ روزِ جزا کے ہاتھ میں
 ہر لواہِ الحبلِ محبوبِ خدا کے ہاتھ میں
 ہر تھی ساغرِ جو زنبیلے نوا کے ہاتھ میں
 ہو حسین مسندِ عرشِ علی کے ہاتھ میں

تا خدا و مصطفیٰ ہیں غوثِ اعظم و دستگیر
 مقتدر کا دستِ رحمت ہر ضیا کے ہاتھ میں

ہو وہی سینہ مدینہ جہیں ہیں مہاں حضور
 ہو امیدِ مغفرت سے دل نہ کیوں قفِ نشاط
 اے عرب کے تاج والے ہو خدا را دستگیر
 جس کو وہ چاہیں بنادیں یوسفِ بنمِ جمال
 دمِ قدمِ سوان کے قائم ہے وجودِ کائنات
 مشکلیں آساں ہوئیں جب یا نبی! میں نے کہا
 مجھ کو خطرہ کیوں ہو طوفانِ عذابِ حشر سے
 بخندیں جنتِ لانا و مدخ سے چاہیں یہ جے
 مجمعِ محشر مقامِ حمد کے ہے گردِ و پیش
 بھرے چشمِ کوثر افشاں سے میرے ساتھی اے
 فرش سے تا عرش موجوداتِ عالم کا نظام

صحیفہ عرش سے روحِ الامیں لائے ہیں دامن میں
 ہر شر چھپانا اے عرب کے چاند دامن میں
 ہر سرِ پیارِ عصیاں و فقرِ اعمال دامن میں

شعاعِ نورِ اول ہو نقابِ روئے روشن میں
 مقتدر ہم سیاہ کاروں کے چمکیں وزیرِ روشن میں
 صراطِ حشر ہے میری حالتِ تیرے قابل

نہ ہو جائے سر محشر تماشامیری رسوائی
 رسائی تاجدارِ مسند کون و مکاں تک ہے
 بھکاری تیرے منہ مانگی مرادیں تجھ سے پاتے ہیں
 اراؤں در بدر کی خاک بکتا جوشِ حشرِ حشت میں
 معاذ اللہ ہے جام سے ہا ہر وسعتِ عصیا
 شہر ہی مغفرت کی جدولیں ہیں بوجھیا پر

غمِ عصیاں غناپ حشر سے کیوں تنگدل تم ہو
 صفا و سعت بہت ہے رحمتِ عالم کے دامن میں

قبائے گل کفن ہو قبر ہی طیبہ کے گلشن میں
 حیاتِ جادواں پائی شہیدِ عشق نے مرکز
 زمیں بوسِ حرم کا بعدِ مردن منہ اجالا ہو
 قدم سے رحمتِ عالم کی ہے فردوسِ نظارہ
 فرشتے کر رہے ہیں تبصرہ اسلامِ ایماں پر
 ہو آغوشِ لحد میں کلی ولے چاند کی آمد
 ہوا چلتی ہو جھونکے نیند کے آتے ہیں مدفن میں
 شبیہِ مصطفیٰ ہے جنتِ نظارہ مدفن میں
 ہو روشن داغِ پیشانی شبِ تاریکِ مدفن میں
 مدینہ کی فضا جنت کی زیبائش ہو مدفن میں
 حرم کے سونہولے آہٹے تلقین مدفن میں
 طلوعِ صبحِ محشر ہو سواِ شام مدفن میں

صفا فاران کے جلوے لحد تک دل میں لایا ہوں

ہے شمعِ طور سینا ذرہ ذرہ میرے مدفن میں

اَجَلًا اَنْدِیْنِ تَا اَسْمَاں ہُو دُشْتِ اِیْمَن مِیْن
 یَہ رُوشَن مِجْرَہ دِکھَا کَرَمِ اَمِیْنِ چِتُونِ مِیْن
 پِیْنجَن دے فَضْلَے عَرْشِ تَکْفَارِ اَن کَے جَلَوِ
 تِیْرے جَلَوِے گَلے کَا ہَا رِہِیْن ثَابِتِ ہُو اَس سے
 ہُو اَلشَّافِی خَطِ طَعْرِ اِیْن لُکھَا ہُو گِریَاں پَر
 قَوْلِ وَجْہِہَا فَوْرًا اُدھَر اَرشَادِ ہُو تَا ہِے
 تَنْ بے سَایَہ کُو ظِلِ خُدا دُنِیَا پِکَا اُٹھِی
 خُدا کَا ہِیْن وہ سَایَہ اَن کَے سَایَہ مِیْن خُدا یِ ہُو
 یِلَا اللّٰہُ فَوْقَ اَیْدِیْہِم کَا مَعْنِیْ ہِم تُو یَہ بَکھُو
 مَے کُو شَرِ بِنِیْسِ شَبِہِہُم کِی بُو نَدِیْن فِیضِ سَاقی ہُو
 گِماں ہُو تَا ہُو یَہ طَاقِ حَرَمِ کَے ہَر کُبو تَر پَر
 مَچھے گِلمِ کُردہ رَاہِ مَعْرِفَتِ اَبِ خَلْقِ کہتی ہِے
 ہوئے اَک چَانَد کَے دُو چَانَد سُو رُجِ طُوبِ کُرنِکَلَا
 دَمِ عِیْسٰی کِی تَم نے کِی شَبِ اَسْرٰی مِیْسَاجِی
 مَعْلَمِ ہُن کَے اے اُمّی لَقَبِ تُو خَلْقِ مِیْن آیا
 مَرِیہ تَک لَبِ فَرِیادِ کِی پِیْنچے صَدَا یَا رِب
 یَحْسِنِ اِتْحَادِ جَزْوِ کُلِ مَعْرِجِ کِی شَبِ تَقَا

شَبِستانِ حَرَمِ کَا چَانَد چَکَا رُوزِ رُوشَن مِیْن
 بَجائے دُشْمَنِی تَقَا نُو رَا یَاں قَلْبِ دُشْمَن مِیْن
 چھپالے طُورِ اَب مَنہ کُو غِبَارِ دُشْتِ اِیْمَن مِیْن
 قَرِیْب شَرِکِ اِن سَاں ہُو تُو شَرِکِ ہُو گُردَن مِیْن
 ہُو یَہ تَعْوِذِ آیَاتِ شَفَا کَا مِیْرِی گُردَن مِیْن
 بَذوقِ مَدْعَا حَوَا یِ اُدھَر جَنْبِشِ ہُو گُردَن مِیْن
 لُطَافِ حَسَمِ مِیْن نُو رَا نِیْسِت تَقٰہِی کُسْقَرِ تَنْ مِیْن
 خُدا نَا اَرشَن اَکِیُوں ہِیْن تَلَا شِ سَایَہ تَنْ مِیْن
 ہُو دُستِ بِنِیْوَا، دُستِ حَسِیْن عَرْشِ مَسْکُنِ مِیْن
 نَظَرِ ہَر پُھولِ آیا مِیْکَہ ہَر دُوشِ کَلَشَن مِیْن
 ہُو صَرَفِ حَمْدِ یَا رِی طَاوِیْرِ سُدْرہ نَشِیْمَن مِیْن
 کُچھ اِیسا اَگِیا ہُوں ہِیْن قَرِیْبِ نَفْسِ ہِزَن مِیْن
 یَہ رُوشَن مِجْرَہ دِکھے تہَا کَے عہدِ رُوشَن مِیْن
 یَدِ رِیضَلِے تَم سے نُو رَا یَا رُوزِ رُوشَن مِیْن
 دِیا تِیْرے غَلَامُوں نے سَبَقِ دُنِیا کُو ہَر ن مِیْن
 مَنُوں لَبِیکِ کَے نَفْیے جَوَابِ آہِ وِشِیُوں مِیْن
 بَفَرِ دو کُماں دُو آئِیْنہ تھے اِیکِ حَلِیْن مِیْن

وہ حمزہ ہیں کہ دودو بار طیبہ تک گئے آئے
 وہ ہم ہیں حسرت طیبہ لے بیٹھے ہیں مسکن میں

اسیر عشق راہ عشق میں ہو سلسلہ جنباں
 ضیا بھی ہے مدینہ کے لئے بیتاب مسکن میں

ابر رحمت جو گہر بار ہے پیمانہ میں
 ترک توبہ شکنی جرم ہے میخانہ میں
 سینہ ہے کثرت انوار سے بیت المعمور
 جھالے رحمت کے برستے ہوئے رم جہم آئے
 سرسجدہ ہے مگر باب حرم کی جانب
 تاسخ شمع سر طور کی جانب ہے نظر
 ہادی خلق یہ سبست تری اللہ غنی
 سب میں رنگینی گلہائے مدینہ ہر عیاں
 در رحمت سے اٹھائے نہ اٹھے گایہ کبھی
 جس نے ایمان مکمل کی پنا ڈالی تھی
 بارش باوہ نسیم ہے میخانہ میں
 ہے رقم سورۃ توبہ مرے پیمانہ میں
 ہے نہاں خانہ وحدت اسی دیرانہ میں
 خوش ہیں زندان حرم عید ہی میخانہ میں
 امتیاز خرد و ہوش ہے دیوانہ میں
 حوصلہ دیدہ موسیٰ کا ہے پروانہ میں
 شور و تکبیر ہے کعبہ میں صنم خانہ میں
 سرخیاں جتنی رقم ہیں مرے افسانہ میں
 تاپ رفتار نہیں اب ترے دیوانہ میں
 اب وہ جذبہ ہے نہ اپنے میں بیگانہ میں

مشعل راہ ہدایت ہو نہ کیوں میرا وجود
 ہے ضیا شمع حرم کی مرے کاشانہ میں

آلودہ گناہ ہوں شرار رہا ہوں میں
 لطفِ حصولِ باپِ حرم پار رہا ہوں میں
 ٹوٹا ہوا ہر دل اسے بہلا رہا ہوں میں
 صرف عطا ہے دستِ عطائے گدا نواز
 لینا مجھے صراطِ پائے دستگیرِ حشر
 ماتھے کا داغِ طاقِ حرم کا چراغ ہے
 قدسی کرسی نہ پرستشِ اعمالِ حشر میں
 آنکھیں نہ کیوں ہوں میکرہ بادۂ ظہور
 خضر رہ حجاز ہے شوقِ جنوں نواز
 فردوسِ آرزو ہے شبیہِ حسین بدر
 سینہ میں مضطرب ہیں مدینہ کے ولولے
 روزِ جزا بہشت بھی ہے لطفِ دید بھی
 معراج کیوں نہ ہو شبِ تاریکِ حشر مجھے

تندیلِ عرش کیوں نہ ہو داغِ جبیں ضیا

باپِ حرم پہ ناصیہ فرسا رہا ہوں میں

نادم ہوں زندگی سے مرا جار رہا ہوں میں
 اس گردشِ نصیب پہ اترا رہا ہوں میں
 سرِ روضۂ رسولؐ پہ طمکار رہا ہوں میں
 دامنِ وفورِ شوق میں پھیلا رہا ہوں میں
 عھیاں ہیں بارِ دوش گرا جار رہا ہوں میں
 سجدہ گزارِ نقشِ کف پار رہا ہوں میں
 لینے کئے یہ آپ ہی شرار رہا ہوں میں
 پیشِ نگاہِ ساقیِ بطحا رہا ہوں میں
 ہوں رو بقبلہ سوئے حرم جا رہا ہوں میں
 لطفِ وصالِ زیرِ لحد پار رہا ہوں میں
 اٹھتی ہے ہوکِ قلب میں گھبرا رہا ہوں میں
 حسنِ عمل کا آج صلب پار رہا ہوں میں
 وقفِ تجلی شبِ اسرار رہا ہوں میں

سجدوں کو قرشِ راہ کئے جا رہا ہوں میں

سوئے حرم نگاہ کئے جا رہا ہوں میں

دنیاے دل تباہ کئے جا رہا ہوں میں
 رحمت پر اشتباہ کئے جا رہا ہوں میں
 دل کو مقامِ حمد بنانے کا ہے خیال
 مرتا ہوں عشقِ شاہدِ نیرم حجاز میں
 اپنی نجات پر الے تو یہ ہے شک مجھے
 برپا ہے روزِ قلمِ رحمت میں جزر و مد
 کیا جائے حشر کیا ہو گناہوں کا روزِ حشر
 یہ جان کر کہ ہے خبرِ دردِ دل انہیں
 بیٹھا ہوں کو لگائے دینے کے چاند سے
 پھولوں پہ لکھ کے تبصرہ ظلمتِ گناہ
 محبوبِ ذوالجلال سے ہوں طالبِ مُراد
 کعبہ سے آرہی ہے جوبلیک کی صدا
 دل سے خدا خواستہ کم ہونہ ذوقِ نعت

طغریٰ بنا بنا کے ضیاِ حمد و نعت کے

نذرِ حضورِ شاہ کئے جا رہا ہوں میں

یہ کیا مرے اللہ کئے جا رہا ہوں میں
 تکمیلِ ہر گناہ کئے جا رہا ہوں میں
 تعمیرِ جلوہ گاہ کئے جا رہا ہوں میں
 مولائے گواہ کئے جا رہا ہوں میں
 یہ اور اک گناہ کئے جا رہا ہوں میں
 عصیاں وہ بے پناہ کئے جا رہا ہوں میں
 ان کی طرف نگاہ کئے جا رہا ہوں میں
 فریادِ خواہ مخواہ کئے جا رہا ہوں میں
 روشن چراغِ ماہ کئے جا رہا ہوں میں
 ادراکِ گلِ سیاہ کئے جا رہا ہوں میں
 تجدیدِ عز و جاہ کئے جا رہا ہوں میں
 ہوں رو بہ قبلہ آہ کئے جا رہا ہوں میں
 کچھ فکرِ گاہ گاہ کئے جا رہا ہوں میں

نثارِ شمعِ جمالِ نبیؐ رسولؐ ہوں میں

چراغِ طورِ حرم میں چین میں پھول ہو نہیں

کہیں سکوں نہیں پاتا دلِ فراق نصیب
تلاشِ راہِ حرم میں ہوں رو بقبلہ رواں
رہ کیوں حضور سے مانگوں جو مانگنا ہی مجھے
ہر دعا طلبی کی یہ دھن، اثر بن کر
نہیں جو خاکِ مدینہ مرا غبارِ لوح
ہیں جذبِ مجھ میں بہاریں فضا و طیبہ کی
مرے فقار پہ ہے افیجِ آسماں صدقے
جدا مدینہ سے ہوں اسلئے ملول ہوں میں
جنوں نواز ہوں نادانِ قبول ہوں میں
رہیں منتِ مادرِ شہما فضول ہوں میں
وعلکے ساتھ رواں تادیر قبول ہوں میں
تو کیا بقا و فنا میری خاکِ قبول ہوں میں
سدا بہار چین کا وہ ایک پھول ہوں میں
ازل سے خاکِ نشین درِ رسول ہوں میں

ہنوز تا دیرِ رحمت گزر جو ہو نہ سکا
ضیاءِ خیریں ہوں الم دیدہ ہوں ملول ہوں میں

تنا ہے یہ جیتے جی کی جی میں
حضور ہی ہو جو دربارِ نبی میں
ہوا ہوں نیم جاں، ہجرِ نبی میں
گزر کیوں کر ہو دربارِ نبی میں
وہی ہی زندگی کچھ زندگی میں
صحیفے عرش کی جولائے جبِ ربی
ہو شہوئے جنانِ جنتِ بداماں
قضا آئے مدینہ کی گلی میں
یسترِ قربِ حق ہو زندگی میں
ہو لطفِ زندگی اس زندگی میں
رہی جاتی ہو حسرتِ جی کی جی میں
گزر جائے جو دربارِ نبی میں
تھے اوصافِ رسولِ ہاشمی میں
مدینہ کے چین کی ہر گلی میں

شبِ غم کوئی تارے گن رہا ہے
 حسینِ بدر ہو کوثر پہ ساقی
 تری مخمور آنکھوں کے تصدق
 لبِ کوثر ہے ساقی جامِ برکف
 تہیہ کوثر ہے عکسِ روئے ساقی
 شبِ اسرائیلک ہیں مشعلِ افروز
 میں قرباں اپنی ان ناکامیوں کے
 دمِ آخر تو آئے جانِ عیسیٰ
 شبِ غم خواب میں بھی وہ نہ آئے
 جہانِ محصیت زیرِ زبر ہے
 عبادت نام ہے خوفِ خدا کا
 درِ رحمت کا ہر بیکس بھکاری
 وہ سب کو توڑے جوڑے دے رہے ہیں
 ستم ہے منزلِ بطحی سے ہوں دور
 عیاں اندازِ محبوبی ہے رخ سے
 خدا سے رہتی ہے دوری، حضوری
 پریشان حال اُمت ہو سکوں یاب

عرب کے چاند آ، اس چاندنی میں
 ہو شغلِ بادہ نوشی چاندنی میں
 تجھے میں دیکھتا ہوں بخودی میں
 ہے دنیا محو شغلِ مے کشی میں
 رواں ہے کشتی مے چاندنی میں
 ہو شمعِ طور روشن چاندنی میں
 مدد فرماتے ہیں وہ بے کسی میں
 رُکی ہے سانس شوقِ جانی میں
 سویرا ہو گیا اس بے کلی میں
 اگر خوفِ خدا ہو آدمی میں
 ہے تقویٰ شرطِ اولِ بندگی میں
 نظر آتا ہے شانِ خسروی میں
 بھکاری کیوں ہے کوئی کمی میں
 امیرِ کارواں کی رہبری میں
 عجب سچ و صحیح ہے شانِ لبری میں
 ہو فرق اتنا خودی اور بخودی میں
 تری زلفیں ہیں جیسے برہمی میں

نبی کا صدق و عدل و حلم و تقویٰ ہے صدیق و عمر عثمان علی میں

خدا مرحوم کو دے باغِ جنت

غزل لکھی ضیاءِ یارِ دلیٰ میں

خطائیں حشر میں شرمندہ حساب نہیں
مقابلہ میں مردِ مہر کامیاب نہیں
یہ اصلیت ہے کہ پردہ نہیں حجاب نہیں
لیا تھا عکسِ انزل میں فلک نے رُخ کا تر
طوافِ گنبدِ خضر امدام کرتا ہے
کریم کس کے بجا ہوش حشر میں رہتے
کریم دیکھ کے رحمتِ مائیاں تیری
مرا وجود و عدم ہے مثالِ نقشِ بر آب
اُلٹ پلٹ کے رہا درد، درد ہی ہر بار
برائے نام ہے احمد میں مسمیٰ حرفِ حجاب
مرے کریم ابھی اور ہو ظہورِ کرم!
وہ حرفِ بد ہیں جو ہیں سرِ نوشتِ فردِ عمل
نشارِ داوڑِ محشر تری کریمی کے

نجل ہوں پرشِ اعمالِ بڑے جواب نہیں
تمہارے چاند سے رُخ کا کہیں جواب نہیں
جہاں ہیں آپ دہاں غیرِ یایب نہیں
یہ آفتابِ حقیقت میں آفتاب نہیں
قرار سے کبھی اک ان بھی آفتاب نہیں
رُخِ حضورِ غنیمت ہو بے نقاب نہیں
گنہگار کو اندیشہِ عذاب نہیں
ابھی ابھی ہوں، ابھی صوتِ حجاب نہیں
یہی وہ شے ہے کہیں جس میں انقلاب نہیں
اُٹھے یہ پردہ تو، پردہ نہیں حجاب نہیں
ابھی تو میرے گناہوں کا ستیاب نہیں
وہ نیکیاں ہیں جو مندرجہ کتاب نہیں
گناہ کر کے بھی ہم موردِ عتاب نہیں

وہ ایک میں کہ گنہگار و جرم پیشہ ہوں وہ اک حضور کہ مجرم سے اجتناب نہیں
گرفتِ حشر سے وہ خاک کیا رہا ہوگا
ضیاءِ جوبستہ دامنِ بو تراب نہیں

یہ تقاضائے کرم اے رحمتِ عالم نہیں
آئینہ شانِ مصور ہے ہر اک تصویر سے
مرحبا! ذوقِ دلوائے ساقیِ بزمِ الست
بے پئے سیر اسہی ساقی کی چشمِ مست سے
قلزمِ رحمت میں ڈھل جائیگے سب کے غلط
مجھ سے رازِ معرفت کہتے ہوئے ہی کیوں حجاب
ہی پریشاں دیر سے دل بستہ زلفِ حضور
نزع میں جلوہ نظر آیا ہوئی پوری مراد
اس نے ہے بیکسی اپنی مجھے مولا عنبر
تشنگام وصل کو کیا احتیاجِ آبِ زر
چڑھتی سوچ کیوں ہو قدرِ آنسوؤں کی حشر میں
حشر میں تروا منی کی لاج ان کے ہاتھ ہے
ہوں زیادہ مستحقِ مغفرت میں اس لئے

آستانِ بوسِ حرم دنیا ہے لیکن ہم نہیں
خود مگر صورتِ نما صورتِ گریہ عالم نہیں
کیفِ صہبائے ازل زندوں میں اب تک کم نہیں
بادہ کش لبِ آشنائے چشمہ زرم نہیں
سرِ نوشتِ نامہ اعمال مستحکم نہیں
میں عقیدتِ آشنا سرکارِ نامحرم نہیں
کیوں نظامِ زلیات تک اے اجل برہم نہیں
دخست اے ذوقِ نظر آنکھوں میں باقی دم نہیں
اس کے ہمدم آپ ہیں جس کا کوئی ہمدم نہیں
جام کوثر چاہتا ہوں ذوقِ جامِ جم نہیں
قطرہ اشکِ ندامت، قطرہ شبنم نہیں
ہیں یہ رحمت کا دوبابہ دیدہ پر نعم نہیں
میرے عصیاں ہل حشر میں کسی تو کم نہیں

درِ عشقِ مصطفیٰ اور شورشِ آہ و فغاں
 ہے فراقِ گلشنِ طیبہ میں سینہ داغ داغ
 کائناتِ حسن کی آرائشیں مٹ جائیں گی
 مقتضائے ضبطِ یہ لے گریہ پیہم نہیں
 کیا بتاؤں یہ دل مہجور کیوں خرم نہیں
 ہم نفس جس روز تیری انجن میں ہم نہیں
 غم تو یہ ہے جا سکے طیبہ نہ اب تک ہم ضیا
 سامنے شکلِ اجل ہے اس کا اصلاح نہیں

نظر سوئے عرشِ علی کر رہا ہوں
 خودی بخودی سب فنا کر رہا ہوں
 ہر سوئے حرمِ خمِ جبین عقیدت
 ہوں ساغرِ بکفِ زیرِ میزِ اب رحمت
 شرابِ طہورِ جہاں کی طلب ہے
 گناہوں سے دامن بچانا ہی مشکل
 ہے ورنہ زباں ہر نفسِ توبہ توبہ
 تلاشِ حرم میں ہوں کھویا ہوا سا
 اٹھا دستِ رحمتِ نویدِ سکون و
 ہے کوثرِ بداماں نسیمِ مدینہ
 تلاشِ درِ مصطفیٰ کر رہا ہوں
 میں تکمیلِ عشقِ خدا کر رہا ہوں
 محبت کے سجدے ادا کر رہا ہوں
 تمنائے آبِ بقا کر رہا ہوں
 طوافِ درمیسکدہ کر رہا ہوں
 مگر مغفرت کی دعا کر رہا ہوں
 تلافیِ جرم و خطا کر رہا ہوں
 کہاں ہوں خدا جانے کیا کر رہا ہوں
 بہت دیر سے التجا کر رہا ہوں
 میں تبدیلِ آب و ہوا کر رہا ہوں

ضیا ہوں گنہگارِ نازاں ہوں لیکن
 ثنائے رسولِ خدا کر رہا ہوں

دل نثارِ شبہ لولاک کئے جاتا ہوں
وصفِ حسنِ شبہ لولاک کئے جاتا ہوں
جستجوِ تاحیدِ ادراک کئے جاتا ہوں
خود علاجِ دلِ غمناک کئے جاتا ہوں
ذوقِ نظارہ کو بیباک کئے جاتا ہوں
دفنِ پھولوں کو تہہِ خاک کئے جاتا ہوں
قافلے والوں کو چالاک کئے جاتا ہوں
نذرِ گلچیںِ خس و خاشاک کئے جاتا ہوں
فردِ اعمال کو خود چاک کئے جاتا ہوں

دامنِ ضبط و سکوں چاک کئے جاتا ہوں
دل کو ہر عیب سے یوں پاک کئے جاتا ہوں
ہیں قدمِ راہِ حرم میں وہ ملیں یا نہ ملیں
نوعِ کج گاتا ہوں نغمے شبِ تنہائی میں
دیکھتا ہوں حرمِ ناز کی جانب ہر بار
اے جنوں خارِ مغیلاں عرب پر ہوں نثار
منزلِ قربِ الہی کی بتا کر راہیں
چُن کے اے فصلِ چین پھولِ مدینہ کیلئے
کر سکیں حشر میں قدسی نہ گناہوں کا شکار

جاں بحق ہو کے درِ روضہٴ انور پہ ضیاء
نام روشن تہیہِ فلاک کئے جاتا ہوں

جلوؤں میں ہوں گم، مہبطِ انوارِ نبی ہوں
مدتِ ہوئی میں شائقِ دیدارِ نبی ہوں
میں روکشِ آئینہٴ انوارِ نبی ہوں
اللہ غنی سائلِ دربارِ نبی ہوں
شرمندہٴ عصیاں ہوں خطا کارِ نبی ہوں

حیرت زدہٴ تالشِ رخسارِ نبی ہوں
اے بردِ یکانی ہو قد پرودہ بر انداز
سینہ ہے مرا عرش کے جلوؤں کا خزینہ
محتاجِ زر و مال نہیں، دل ہے تو نگر
بخششِ مری اللہ کرے روزِ جزا ہو

ہستی مری اک رازِ حیاتِ ابدی ہے
 سب کچھ ہے مرے گوشہ و اماں طلب میں
 دنیا کی طلب ہے، نہ ہے جنت کی تمنا
 ایساں مرا کامل ہے، مرادیں ہے مکمل
 دے کوثر و تسنیم کے پھینٹے مجھے رضواں
 مولا مرے پوری یہ تمنا مری کر دے
 ہوں زندہ جاوید کہ بیمارِ نبی ہوں
 فردکس بداماں پس دیوارِ نبی ہوں
 قسمت پہ ہوں نازاں کہ طلبگارِ نبی ہوں
 اللہ کا بندہ ہوں پرستارِ نبی ہوں
 لب تشنہ ہوں میں تشنہ دیدارِ نبی ہوں
 اک بار فقط حاضر و بارِ نبی ہوں

وقت مری جو کچھ ہے ضیا ہے مجھے معلوم
 قسمت کا دھنی ہوں سگ و دربارِ نبی ہوں

بلند حدِ تعین سے پائے جاتے ہیں
 حضورِ محشر میں دولہا بنائے جاتے ہیں
 حریمِ عرش کے پر دے اٹھائے جاتے ہیں
 وہ بزمِ نانہ ہے تیری کہ حسنِ عشقِ جہاں
 مچل کے دامنِ رحمت پہ طالبانِ نجات
 ہو اس مقام پہ خیر البشر کی مسندِ ناز
 ہو بعدِ مرگ بھی شرمِ گناہ دامن گیر
 مئے طہور چھڑکتا ہوں دل کے چھالوں پر
 وہ لامکاں سے بھی آگے بٹائے جاتے ہیں
 ہر جشنِ عام سب اپنے پرانے جاتے ہیں
 نہاں تھے جلوے جو اب تک کھائے جاتے ہیں
 ملامِ جلوہ بر اندازِ پائے جاتے ہیں
 عذابِ حشر سے دامن بچائے جاتے ہیں
 جہاں فرشتوں کے پر تھر تھرائے جاتے ہیں
 کفن میں سوئے عدم منہ چھپائے جاتے ہیں
 یہ شعلے آبِ بقا سے بجھائے جاتے ہیں

غبارِ دامنِ رحمت اُڑا رہے ہیں ملک
 دکھا دکھا کے ملک صورتِ سراپا منیر
 تو تیلِ شہِ کون و مکانِ مبارکباد
 چراغِ طور ہیں اب تک حجاز کے دتے
 ہیں رُو بقبلہ کھڑے دامنِ طلب پھیلا
 ہے دیدِ ساقی کوثر کی عیدِ رندوں میں
 نہ کر غرور کہ محشر قریب ہے زاہد
 طوافِ کعبہِ حُضرا کی دے کے خود وہ نوید

فضائے حشر یہ بادل سے چھائے جاتے ہیں
 چراغِ طورِ لوحِ مد میں جلائے جاتے ہیں
 اثرِ دعا میں اجابت کے پائے جاتے ہیں
 یہ تارے دُوب کے بھی جگمگائے جاتے ہیں
 نصیبِ سائلِ درِ آزمائے جاتے ہیں
 شرابِ خلد کے چھینٹے اُڑائے جاتے ہیں
 نظر کے سامنے اعمال آئے جاتے ہیں
 مرے نصیب کی گردشِ مٹائے جاتے ہیں

صیبا مدینہ کو جاتے ہیں قافلے ہر سال
 یہ دیکھنا ہے کہ ہم کب بکائے جاتے ہیں

وہ کوثر کے چھینٹے دتے جا رہے ہیں
 خطا پر خطا ہم کئے جا رہے ہیں
 گنہگار کی خوش نصیبی کے صدقے
 مدینہ میں مرنے کا ارماں ہر دل میں
 مری ہر وقت اکو میرے تختِ تیل
 مدینہ سے سینہ میں تشریف لا کر

مئے خلدِ میکش پئے جا رہے ہیں
 نویدِ جنان وہ دتے جا رہے ہیں
 عطا پر عطا وہ کئے جا رہے ہیں
 مدینہ کی دھن میں جئے جا رہے ہیں
 مدینہ کی جانب لے جا رہے ہیں
 خدا را نہ فرمائے جا رہے ہیں

حساب عمل کیوں سرِ شراب !
 ہے مرگ گدائے حرم کا یہ عالم
 لگاتا ہوں تارِ رگ جاں سے ٹانگے
 بیابانِ بظا کے کانٹے چھو کر !
 ہیں مدہوش کوثر پہ اس درجہ میکش
 چلے عرش کو نالے دل سے نکل کر
 پشیاں یہ کیوں ہم کئے جارہے ہیں
 پڑھے جا بجا مرثیے جارہے ہیں
 کہ پردے حرم کے سئے جارہے ہیں
 مرے جیب داماں سئے جارہے ہیں
 کہ ساغر پہ ساغر پئے جارہے ہیں
 کہاں تھے کہاں دیکھتے جارہے ہیں
 ضیانت میں ہے یہ رنگ تغزل
 نکالے نئے قلعے جارہے ہیں

مدینہ پہ قرباں ہوئے جارہے ہیں
 ہے شمعِ سرِ طود ہر ذرہ جس سے
 وہ زلفِ سیہ اور وہ خالِ عارض
 زمیں بوسِ دربارِ رحمت ہیں قدسی
 زہے بخششِ قاسمِ نار و جنت
 تصدق اس اندازِ عفو و عطا کے
 ترا عشق وہ دولتِ سرمدی ہے
 وہ آئے ہیں دل کو مدینہ بنانے
 ملکِ عرش سے فرش تک چھا رہے ہیں
 وہ جلوے حرم میں نظر آ رہے ہیں
 شبِ قدر تالے نظر آ رہے ہیں
 سلامِ حضوری بجا لا رہے ہیں
 گدا بھیک سب کے طلب پا رہے ہیں
 گنہگارِ محشر میں شرما رہے ہیں
 گدا تاج شاہی کو ٹھکرا رہے ہیں
 جو خود عرش پر جلوہ فرما رہے ہیں

لگی ہیں سبیلیں طہور جہناں کی
بد اعمال ہیں معصیت کوش ہیں ہم
ہیں وقف مسرت بھکاری حرم کے
ہے پھر موجزن دل میں شوقِ محض
ہیں خود رفتہ میکش پئے جا رہے ہیں
مگر اُن کی رحمت پہ اتر رہے ہیں
مرادوں سے دامن بھرے جا رہے ہیں
دریہ کو پھر قافلے جا رہے ہیں
فقیری میں ہیں مست طیبہ کی دھن ہے
ترانے ضیانت کے گارہے ہیں

بخشش کی نویدیں حور و ملک اُمت کو سناتے جاتے ہیں
ہے جشن شفاعتِ محشر میں مہمان سب آتے جاتے ہیں
اُٹھتے ہوئے فتنے محشر کے ٹھوکر سے دباتے جاتے ہیں
جاتے ہیں جدھر سرکارِ کرم، اعجاز دکھاتے جاتے ہیں
حاضر ہے جہاں میلہ ہے لگا، ہیں دستِ کرم مصروفِ دعا
منہ مانگی مرادیں سب منگتا، سرکار سے پاتے جاتے ہیں
روضہ کا تصورِ صلِ علی، گلزارِ جہناں کا ہے خاک
وہ دل کو ترومِ رحمت سے فردوس بناتے جاتے ہیں
کوثر پہ برستے ہیں بھالے، مخور ہیں میکش متوالے
لنیم سے بھر بھر کر بیلے، وہ سب کو پلاتے جاتے ہیں

ہر نقش کفِ یاصلِ علی، فردوسِ بدایاں ہے ان کا
جس سمت گزرتے جاتے ہیں، گلزار کھلاتے جاتے ہیں

محشر میں ہر رحمت عام ان کی، آتی ہے شفاعت کام ان کی
بخشش کی گنہگاروں کو سزا وہ رب سے دلاتے جاتے ہیں

یہی بحرِ رواں، ساحل ہے نہاں، لیکن ہیں محمد کشتی باں
طوفان کی اٹھتی موجوں سے وہ ناؤں براتے جاتے ہیں

دیوانے صراطِ حشر پہ سب، کہتے ہیں ضیا یارب یارب!
نعماتِ ثنائے شاہِ عرب ہر گام پہ گاتے جاتے ہیں

بحرِ قمر کے ساماں فراہم ہوتے جاتے ہیں
ہیں مصروفِ طوافِ کعبہ جلوئے عرشِ عظم کے
فلکے تازی ہیں تابشیں ہی تابشیں نال
ہی بزمِ قدس کی ہونے کو شاید آئینہ بندی
حریمِ عرش سے فرشِ حرم تک نور چھایا ہے
بہاریں ہیں مکمل سے لامکاں تک وقفِ کلیاں
بشوقِ خیر مقدم از حرم تا عرش را ہوں
بفرمانِ خدا روح الامیں آتے ہیں کعبہ میں

سرِ قدوسیاں پیشِ حرم خم ہوتے جاتے ہیں
جناں ہر کفِ شبِ سراد و عالم ہوتے جاتے ہیں
پنچاوندہ طرفِ انوارِ بہیم ہو کے جاتے ہیں
نئے سامانِ آرائش فراہم ہوتے جاتے ہیں
حسین جلوں میں مہراہِ غم ہوتے جاتے ہیں
بہشتِ رنگِ بو عالم در عالم ہوتے جاتے ہیں
رسلِ جن و بشرِ قدسی منتظم ہو کے جاتے ہیں
لہجہ خوابِ راحت شاہِ اکرم ہوتے جاتے ہیں

بنائے جالے ہیں وہ حریم عرش منزل میں
 جیسے تلوؤں سے تل تل کر انہیں بیدار کرتا
 وہ اٹھے لیں بلائیں بڑھ کے جبریل معظّم فی
 جلّے کرباق ان کو حرم سحر جانب اقصیٰ
 امام مسجد اقصیٰ امام انبیار ہوں گے
 ہیں صرف خطبہ خوانی انبیار و مرسلین سار
 سواری قدس سواتوش چلے ہی شاہ والا کی
 در انداک کھلواتے ہوئے جبریل چلتے ہیں
 وہاں پہنچے جہاں کی نہ پہنچا ہونے پہنچے گا
 ظہور تالش الوار قدرت ہی کچھ اس درجہ
 مقام قاب قوسین دئی کے سب اٹھو ریک
 پس پردہ ہیں محبوب محبوب میں از کی تلبی

عطا ان کو نئے اعزاز ہر دم ہوتے جاتے ہیں
 قدم بوس نبی ناموس اعظم ہوتے جاتے ہیں
 نئے کچھ عہد کچھ اقرار باہم ہوتے جاتے ہیں
 منازل راہ کے سبے بیکدم ہوتے جاتے ہیں
 ز خود حاضر رسولان معظّم ہوتے جاتے ہیں
 عیاں اعزاز محبوب مکرم ہوتے جاتے ہیں
 پہنچتے ہیں جہاں وہ خیر مقدم ہوتے جاتے ہیں
 سلامی یوسف اور لیل آدم ہوتے جاتے ہیں
 رسائی پردہ اپنی شاد و خرم ہوتے جاتے ہیں
 سراپا نور وہ نور مجسم ہوتے جاتے ہیں
 صفادفات عین فیات میں ضم ہوتے جاتے ہیں
 حریم قرب کے سرکار محرم ہوتے جاتے ہیں

نیاز و نیاز عشق و حسن یہ اُمت کی خاطر ہیں
 ضیاء یوں مستحق مغفرت ہم ہوتے جاتے ہیں

ز خود سرست صہبائے ازل ہم ہوتے جاتے ہیں
 کہیں کیا آپ کی اُفت میں کیا ہم ہوتے جاتے ہیں

و فور کیف میں آثار غم کم ہوتے جاتے ہیں
 مکرم ہوتے جاتے ہیں معظّم ہوتے جاتے ہیں

گرفتار معاصی جس قدر ہم ہوتے جاتے ہیں
 بلائیں ملتی جاتی ہیں الم کم ہوتے جاتے ہیں
 کرم فرا حبیب رب اکرم ہوتے جاتے ہیں
 کچھ ایسے جانیب دل ہیں سینہ کے حسیں جلو
 شفاعت کی نویدیں مغفرت کا ذکر سن سُن کر
 حضور کی بشارت و افتادوں کو دے اپنی
 ترقی پسند روزانہ مذاق معصیت کو شی
 طوافِ بابِ رحمت کا صلہ اللہ دیتا ہے
 خطاؤں پر خطائیں کرتے جاتے ہیں ادھر مجرم
 نگاہ بندہ پرورد نے عجب کا یا پلٹ کر دی
 چھٹک دی ہے طہورِ خلدِ میخانہ میں ساتی نے
 نظرِ حدِ نظر تک راہِ حق آتی نہیں ہم کو
 درِ رحمت پہ ہوں میں جبہ سامعِ حاجِ حاصل ہے
 نظر بھیلوں کی بجانبِ حشر میں اگلوں سے پہلے ہے
 پیامِ اتحادِ ملتِ حق یہ دیا کس نے

عیاں آثارِ رحمت اولیٰ یہیم ہوتے جاتے ہیں
 ترے تختِ پرستے کیسو جو برہم ہوتے جاتے ہیں
 خدار کھے مکرم کس قدر ہم ہوتے جاتے ہیں
 زمیں بوسِ حرمِ خوابانِ عالم ہوتے جاتے ہیں
 گنہگار ان محشرِ شاد و حرم ہوتے جاتے ہیں
 کہ سب غم آشنائے ہجر بے غم ہوتے جاتے ہیں
 مگر آیامِ عمر بے بقا کم ہوتے جاتے ہیں
 بھکاری مستحقِ لطفِ یہیم ہوتے جاتے ہیں
 ادھر اکرام پر اکرام یہیم ہوتے جاتے ہیں
 وہی جو غیر تھے اب اپنے ہمدم ہوتے جاتے ہیں
 کہ مٹی کے سکوے سا غرجم ہوتے جاتے ہیں
 جدا ان کے قدم سے جو مقدم ہوتے جاتے ہیں
 مے سجدے نثارِ عرشِ اعظم ہوتے جاتے ہیں
 غلامانِ موخر سب مقدم ہوتے جاتے ہیں
 جہانِ کفر کے شیرانے برہم ہوتے جاتے ہیں

قلوبِ اہل عرفاں بدر کے جلوؤں سے ہیں روشن

ضیاءِ آئینے نورِ مجسم ہوتے جاتے ہیں

حریمِ اندر پہ کیوں یہ کہئے سنہرے پردے پڑے ہوئے ہیں
دوشالے رحمت کے اڈھے قدسی درجناں پر کھڑے ہوئے ہیں

وہ سبز گنبد وہ پاک روضہ، وہ اس کے نقش و نگار زریں

فضائے عرش بریں میں گویا ستارے سلمے جڑے ہوئے ہیں

یہ دُھن ہو دیں بھیک خود بدلتا اٹھائیں چلن دکھائیں صورت

بڑے دھنی بات کے ہیں منگتا اور حرم پر اڑے ہوئے ہیں

جلالِ فاروق کون سمجھے، وقارِ حیدر کو کون جانے

ہیں وہ باطل شکن مجاہد ہزاروں میدان لڑے ہوئے ہیں

نشانِ فتح مبیں کے حامل تمہارے باپِ کرم کے سائل

تمہاری نصرت کے شیشِ جہت میں حضورِ جہند گڑے ہو گئیں

شفیعِ روزِ جزا کے صدقے، غلام ہیں شادِ شادان کے

رضائے حقِ شانِ مغفرت کے گلے میں گجرے پڑے ہوئے ہیں

فقط ہے یہ روح کی لطافت کہ آدمی ہے لطیفِ فطرت

دگر نہ اجڑے جسمِ انساں سب آبِ گل میں سڑے ہوئے ہیں

حضور ہیں تاجدارِ محفل، حریمِ ایواں ہے عرشِ منزل

حضورِ بابِ السلام قدسی پئے سلامی کھڑے ہوئے ہیں

شرابِ جامِ طہور ساقی، پلا اگر حجام میں ہو باقی !

فضائے صبحِ حرم میں میکش پلے ہیں پل کر بڑے ہوئے ہیں

ثنائے دندانِ مصطفیٰ آئیں ضیا گہر ریز ہے جو خامہ
بیاض زریں کے ہر ورق پر سنہرے موتی جڑے ہوئے ہیں

فکر عیشِ دوام کرتے ہیں	وکر خیرِ الانا نام کرتے ہیں
کس قدر احترام کرتے ہیں	جھک کے قدسی سلام کرتے ہیں
خیمِ ابروئے مصطفیٰ کے نثار	چج کعبہ غلام کرتے ہیں
پڑھتے ہیں ہم ناز میں بھی درود	اتباعِ امام کرتے ہیں
عرش ہوتا ہے فرشِ پا انداز	وہ جہاں بھی مقام کرتے ہیں
بکیوں کا ہے شغلِ آہ و فغاں	وہ عطا میں مدام کر کے ہیں
صدقاسِ شانِ دلنوازی کے	دل میں اب وہ قیام کرتے ہیں
وصفِ نیکِ مدح گیسوئے نور	کام یہ صبح و شام کرتے ہیں
کرتے ہیں ساتی سخاں کو سلام	کام یہ تشنہ کام کرتے ہیں

ذکرِ میلادِ مصطفیٰ آئیں کر
اے ضیا ہم قیام کرتے ہیں

رولف (و)

نورِ وحدت ہے نمودار کوئی دیکھے تو آئینہ ہے رُخِ سرکار کوئی دیکھے تو

غور سے تابش رخسار کوئی دیکھے تو
 مانل جلوہ گری حسن ازل ہے شاید
 قابل دید ہے مشتاق زیارت کا نصیب
 قدم ساقی کوثر پہ گرا پڑتا ہے
 سرخی صبح ازل سے ہیں فضا میں لگیں
 اپنے دامن میں چھپاتے ہیں محشر میں بھی
 تک رہا ہوں نگہ یاس سے سچے طیب
 ہو گیا عرش کے جلوؤں سے منور سینہ
 نہ ہوا ظہار سیحانفی کا نہ سہی
 حشر میں بخشش عصیاں کو ہیں سناں ہو جو

ہے جہاں مطلع انوار کوئی دیکھے تو
 دل ہے آئینہ انوار کوئی دیکھے تو
 ہیں وہ خود طالب دیدار کوئی دیکھے تو
 روشن مستی میخوار کوئی دیکھے تو
 یہ بہار ابد آثار کوئی دیکھے تو
 کس محبت کا ہی اظہار کوئی دیکھے تو
 میری جانب کبھی اکبار کوئی دیکھے تو
 مدنی چاند کے انوار کوئی دیکھے تو
 اک نظر حالت بیمار کوئی دیکھے تو
 لطف سے سوئے گنہگار کوئی دیکھے تو

گل بداماں مرادامن نظر آئے گا ضیا
 جانب سائل دربار کوئی دیکھے تو

و جہاں کے ہیں سلطان کوئی دیکھے تو
 شان امی لقبی پر ہیں دو عالم قربان
 تھے حسین ایسے کہ اللہ کے محبوب بنے
 نہیں جو یادِ حرم کوئی تصور دل میں

ہم یہ ان کی ابدی شان کوئی دیکھے تو
 ان پر نازل ہوا قرآن کوئی دیکھے تو
 آپ کے حسن کی یہ شان کوئی دیکھے تو
 ہم ہیں وہ بے سرو سامان کوئی دیکھے تو

کھول کر غور سے قرآن کوئی دیکھے تو
تیری صورت تہ سے قربان کوئی دیکھے تو
یہ عطیات یہ احسان کوئی دیکھے تو
باتیں کرنے لگے بے جان کوئی دیکھے تو
اُن کی اُمت کی یہ پہچان کوئی دیکھے تو
بحر رحمت کے یہ طوفان کوئی دیکھے تو
ایسے بھی ہوتے ہیں انسان کوئی دیکھے تو

واہمہ خواب میں معراج کا یکسر ہے غلط
تو ہے آئینہ صورت گر عالم ہمہ تن
مجمع حشر کی بخشش پہ ہیں آمادہ حضور
کلمہ سنگ و شجر نے شہر والا کا پرٹھا
نور اسلام سے محشر میں ہیں چہرے روشن
غرق بیڑے ہوئے جاتے ہیں گنہگاروں کو
اپنی مانند پیر کو بشر کہتے ہیں!

نعت سننے کے ضیاء اہل جنات شائق ہیں
ہے کہاں گم مراد لیوان کوئی دیکھے تو

میر عرش کرسی نشینوں میں دیکھو
مدینہ کے جلوؤں کو سینوں میں دیکھو
چمک ان کی روشن جبینوں میں دیکھو
خرابی ہے کیا دور بینوں میں دیکھو
ہے کیا چیز ان آبگینوں میں دیکھو
کبھی آپ کو نازنینوں میں دیکھو
کہیں نا خدا ہیں سفینوں میں دیکھو

حسین عرب کو حسینوں میں دیکھو
جہاں میں ملیں گے جہاں میں ملیں گے
وہ نور مجسم وہ نور خدا ہیں
نظر آسکے وہ نہ حد نظر تک
دل دودیدہ کو فریاد کیوں ہیں ساقی
کبھی رونق بزم نازانہ میں ہیں
کہیں ڈوبتوں کے لئے ہیں سہارا

ہیں گنجینہ معرفت چشت و جیلاں
 شنائے نبی سن کے میری زباں سے
 متارے جہاں ان دینیوں میں دیکھو
 ہیں سرگوشیاں عیب صنیوں میں دیکھو
 ضیا کی فرشتہ اگر جستجو ہے
 مدینہ کے صحرائشینوں میں دیکھو

نظر آیا جمال شایع کون و مکان بھکو
 پرستار مدینہ ہوں نہیں شوقِ جہاں بھکو
 بنا کر خاک بوسِ روضہ عشراں بھکو
 ندامت اٹھانا حشر میں سر ہی گراں بھکو
 ہر میزاں ملے سلطانِ خوبانِ جہاں بھکو
 ہو برق طور یا شمعِ حرم یا عرش کا تارا
 کفن کے تار تارے بن کے چمکیں شامِ فتن میں
 خیالِ عارض زلفِ نبی کو سامنے رکھ کر
 ابد آثار ہیں رنگینیاں زہرا کے گلشن کی
 کنارِ عافیت بحرِ عدم میں کس نے پایا ہو
 حدِ منزل سے پیچھے رہ نہ جاؤں شتِ بطنی میں
 ہوا روز جزا پر عید کے دن کا گماں بھکو
 دکھا دو لے حسین کعبہ اپنا آستان بھکو
 دکھایا جا رہا ہے اوجِ قصرِ لامکاں بھکو
 چھپا دامن میں اپنے اے شفیع عاصیا بھکو
 کہاں سے لے کے آئی رحمتِ باری کہاں بھکو
 نظر اک نور سا آتا ہی سینہ میں نہاں بھکو
 چھپا لے چادرِ مہتاب میں لے آسماں بھکو
 رقم کرنی ہے شرحِ سورۃ نور و خاں بھکو
 نظر ہر گل میں آتی ہے بہارِ جاوداں بھکو
 کہاں لے جا رہی ہو کشتیِ عمر رواں بھکو
 مدینہ تک لے چل ساتھ میر کارواں بھکو

بنی اک حرف کن ہی کائنات دو جہاں کیو
 مے دھم گماں کی داد قدسی مل کے دیتے ہر
 شفیع حشر تک محشر میں یاں کس طرح پہنچ
 پس مردن دلائے مصطفیٰ ہی کا سازا پی
 اے یہ دشتِ فاراں ہے یہ مکہ یہ مدینہ ہی
 ازل سے ہے تلاشِ وسعتِ کن جہاں بھکو
 ہوا ہے بار ہا طیبہ بہ جنت کا گماں بھکو
 مرے اعمال بد گھیرے ہوئے ہیں میاں بھکو
 عذابِ قبر سے ہی قبر میں حاصل اماں بھکو
 جنوں بخودی لے جا رہا ہے تو کہاں بھکو

عطاے رحمتہ للعالمین پر جانِ دل قرباں

ضیاء معلوم ہوتا ہے زمانہ مہرباں بھکو

شبِ اسری وہ چلے اپنے خدا سے ملنے
 ہیں لقا پُرخِ نور ترے کالے گیسو
 ہیں شبِ قدر میں آئینہ انوارِ خدا
 ابرِ رحمت بنے محشر میں گنہگاروں کو
 دل میں باقی نہ رہے ظلمتِ عھیاں کا غما
 جسمِ اطہر پہ وہ انوارِ الہی کی ردا
 جس سے پُر نور ہیں حُورانِ جناب کی آنکھیں
 حشر میں آئے تو کس شان کس انداز کیشتا
 طالبِ دید کی پوری ہو تمنا کیونکر
 چاند سے جہرہ پہ کس شان سوا لے گیسو
 تیرے قرباں مدنی چاند اٹھالے گیسو
 وہ چمکتے ہوئے رخسار، وہ کالے گیسو
 مدنی چاند کے پُر نور، وہ کالے گیسو
 خواب میں گر نظر آجائیں وہ کالے گیسو
 دوشِ انور پہ وہ بکھرے جھکے کالے گیسو
 ضوِ فتاں سُرخ پہ ہیں تیرے وہ نرالے گیسو
 نیچی نظریں کئے وہ دوش پہ ڈالے گیسو
 مانعِ دید ہیں او گیسوؤں والے گیسو

خاش زخم جگر کے لئے اکسیر مراد
جلوہ گر حشر میں بیشک ہیں اس طالب دید
لیلۃ القدر کی آغوش کے پالے گیسو

پنچی پنچی وہ نگاہیں وہ نزلے گیسو
اور اگر چہ سر پر نونہ چھپالے گیسو
ہیں مہ و مہر کی آنکھوں کے اُجالے گیسو

ہیں مہ و مہر ضیا اس کے جبین و عارض
گر و چہرہ کے نظر آتے ہیں کالے گیسو

دو عالم تم پہ شیدا دو جہاں کے دلریا تم ہو
خدا والوں کے والی خلق کے حاکم و اتم ہو
گنہگار نہ مضطر خوف عیساں ذرا تم ہو
عیاں نور قدم تم میں ہی ختم الانبیاء تم ہو
تمہیں اللہ نے اپنے سوا سب پر شرف بخشا
تمہاری شان ارفع ہے خدا و راک سے بالا
تمہارے نور سے ہے ابتداء عالم امکاں
تمہارا باب رحمت کعبہ مقصود عالم ہو
بھکاری بیوا، منگتا تمہارے در پہلے ہیں
اجابت چوستی ہے منہ تمہارے در کجائیل کا
ہیں خوبان جہاں پر تو تمہارے حسن صورت کا

حسین مسند لولاک محبوب خدا تم ہو
خدائی بھر کے ہو مختار، محبوب خدا تم ہو
غلام بارگاہ شافع روز جزا تم ہو
غرض کون و مکاں کی ابتدا تم انتہا تم ہو
خداوند جہان ماسوا بعد خدا تم ہو
تمہارا علم ہو کیونکر خدا معلوم کیا تم ہو
ہی تکمیل نبوت تم سے ختم الانبیاء تم ہو
دعا فرمانے والے دو جہاں کا مدعا تم ہو
غریبوں کا سہارا، بیکیوں کا آسرا تم ہو
مرا و جان مضطر حاصل دستِ دعا تم ہو
خلاصہ کائنات حسن کا یا مصطفیٰ تم ہو

تمہارے رُخ سے صورت آفریں اور چھتا ہو
 خدا کی بندگی کا کملہ موقوف ہے تم پر
 علیٰ قدر مراتب سب تمہارا وصف کرتے ہیں
 شبِ اسری تمہاری شان سبحن الذی استرک
 زمین و آسماں دنیا و عقبیٰ سب کے مالک ہو
 پہنچنا چاہتے ہو وہ نور و نور! گردیہ تک
 تمہارے بینوا ہیں سارے متوالے خدا والے
 مرے اعمالِ بد کی حشر میں تم لاج رکھ لینا
 مری چھاگل میں ہوں خضر آب گنبدِ خضرا
 بجا کہتے ہیں جو العلم عند اللہ کہتے ہیں
 بشر ہو وہ بشر تھے تمہارے انبیاء سارے
 بشر بھی ہو بشر بھی بشرِ نار و جنت بھی
 مسلمانو! تمہارے خون میں زورِ ابوذر ہے
 ہی تم میں شانِ صدیقی ہی تم میں آنِ فاروقی
 بھنور میں ناؤ ہے اونچا ہی مانی سرِ محشر میں

بشر کی شکل میں آئینہ قدرت نما تم ہو
 یقیناً بندہ پرورد بندہ قدرت نما تم ہو
 ہو تم ہر وصفِ سِیِّ علیٰ خدا معلوم کیا تم ہو
 شہنشاہِ سرِ آرائے قوسینِ دنیٰ تم ہو
 شرِ کون و مکاں ہوتا جدارِ دوسرا تم ہو
 حرم کی راہ میں بٹ کر غبارِ نقشِ پا تم ہو
 خدا والی تمہارا، والی ہر بے نوا تم ہو
 بُرا ہوں میں تو کیا خیر البشر خیر الورا تم ہو
 بلا سے ہوا اگر لذت کشِ آبِ بقا تم ہو
 مرا ایماں تو یہ ہے واقفِ علمِ خدا تم ہو
 بشارت ہر بشر کو شافعِ روزِ جزا تم ہو
 فضائے عالمِ انسانیت کے رہنما تم ہو
 یہ مانا لاکھ بے زر ہو یہ مانا بے نوا تم ہو
 جیادِ حلم والے بندہ شیرِ خدا تم ہو
 رابطِ اتر و دنیا کہاں لے نا خدا تم ہو

خطا پوش گنہگارِ شفیعِ روزِ محشر ہیں
 غمِ فردا سے اتنے مضطرب کیوں لے ضیا تم ہو

حرم کے تاجور ہو عرش کے مستنشین تم ہو
تصدق جس پہ خوابان جہاں میں حسین تم ہو
شب اسری کے دولہا رحمت للعالمین تم ہو
ہو وجہ ابتداء خلق خستم المسلمین تم ہو
عجب فرق مراتب ہو کہیں ہم ہیں کہیں تم ہو
شب اسری بقدر دو کماں حق کو قریں تم ہو
بہر صورت ظہور حسن صورت آفریں تم ہو
خدا کے بعد سب کچھ ہو، خدا لیکن نہیں تم ہو

غلام آستان بوس شفیع المذنبین تم ہو
عذابِ حشر سے کیوں اے ضیاء اندوہیں تم ہو

حبیب دو جہاں محبوب رب العالمین تم ہو
سراپا نور ہو آئینہ حسن آفریں تم ہو
عروسِ نرم عالم زینت عرش بریں تم ہو
ہوالا اول ہوالا آخر کی تفسیر مبسبیں تم ہو
زمین بوسِ حرم ہم، عرش کے مستنشین تم ہو
سریرائے خلوت خانہ عرش بریں تم ہو
بشر ہو حق نما ہو نور قدرت ہو حسین تم ہو
دلیل عین ایمان حاصل عین الیقین تم ہو

حسین بدر وہ محبوب صورتِ جبیں تم ہو
مکمل معجزہ تفسیرِ قرآنِ مبسبیں تم ہو
غرض ہر دور میں انسانِ کامل بالیقین تم ہو
خدا سے عرش پر بندوں کو تیا میں ہیں تم ہو
کہ صرف خوابِ راحت یا نبی زریں میں تم ہو
مقامِ حمد پر روز جزا کرسی نشین تم ہو

فلک کے چاند ہو نوشاہِ خوابان میں تم ہو
تمہارے خالِ خطِ مجموعہ آیاتِ رحمت ہیں
ہو اتم ساءنہ ہے تم ساءنہ ہو گاتا ابد تم ساءنہ
ہے تا خالق و مخلوق میں اک رابطہ قائم
زمین بوسِ حرم کیوں ہوں قدسی عرشِ اگر
تمہاری شانِ رفعتِ یدنی ہو اے تعالیٰ اللہ

خبر لو وقتِ پاداشِ عمل اپنے غلاموں کی
 ہوا ماہِ فلک اک جنبشِ برف سے دو ٹکڑے
 دمِ آخر ہوں پوسے طالبِ یدار کے اراں
 خدائی ہے تمہاری تم خدا والوں کے ہوالی
 مجھے مجبور و سیکس کہنے والے یہ بھی کہتے ہیں
 خطا کارانِ امت کو سہارا ہے سرِ محشر

کہاں روزِ قیامت یا شفیع المذنبین تم ہو
 یہ تھی اس امر کی روشن شہادۂ حبیب تم ہو
 ہودم آنکھوں میں جنبشِ نگاہِ واپس تم ہو
 مرا ایماں ہے یہ اولِ خدا ہے بعد ازین تم ہو
 ہو مختارِ جزو کل مالکِ دنیا و دین تم ہو
 شفیع المذنبین ہو، رحمت للعالین تم ہو

ضیاء کو ہے بجانا ز غلامی دین و دنیا میں
 مرے ملجا و ما و اتاحدِ علم و یقین تم ہو

طلیخ گردشِ کون یا رب عطا وہ دو قسمت ہو
 خدا کا نام لے منت کشِ دامنِ رحمت ہو
 تہہ خاکِ لحد وقفِ جمالِ رؤے حضرت ہو
 تھے جلوؤں کی اے محبوبِ نبی آج کثرت ہو
 بنے سینہ مدینہ قلبِ مومن عرشِ رفعت ہو
 ظہورِ اول و آخر ظہورِ حسنِ فطرت ہو
 نہ کیوں خوبانِ عالم کو تمہارے ساتھ الفت ہو
 کبھی اے آمنہ کے چاند اگر تیری زیارت ہو

نگاہِ شوقِ مصروفِ طوافِ بابِ حمت ہو
 اٹھائے دستِ دعا اٹھ کر ہم آغوشِ اجابت ہو
 مبارک یہ شرفِ آسودگانِ خوابِ راحت ہو
 چمک کر دل مرا آئینہ انوارِ وحدت ہو
 حریمِ دل اگر معراج کے دولہا کی خلوت ہو
 ہم تم سے ابتدائے خلق ہم ختمِ رسالت ہو
 ہم تم میں حسنِ صورتِ آفرین محبوبِ صلت ہو
 ہم آغوشِ چراغِ طور میرِ انجم قسمت ہو

ترے رخ کی کلام اللہ جب عینی شہادت ہو نہ کیوں شرح حدیث حسن فانی حسن صورت ہو
 دم آخر زباں پر نغمہ نعت رسالت ہو ہر اک تار نفس مضراب انگشت شہادت ہو
 دل ناشاد کی پوری کبھی شاہایہ حسرت ہو
 ضیا بھی تا حرم پہنچے ضیا کو بھی زیارت ہو

ثنائے صاحب معراج کو حاصل یہ عبرت ہو
 تمہارا مصحف عارض ہے تفسیر کلام اللہ
 ازل سے ہے تمہارے عشق کی بنیاد ہر دل میں
 اگر یہ سچ ہے دل مومن کا عرش اللہ ہوئے
 مرا سینہ بہشت آرزو ہے تم ہو سینہ میں
 مے عصیاں کا بیڑہ ڈھلے کاش محشر میں
 ہوئی صبح قیامت آتد خواب لحد تک
 ہوا جاتا ہے اب تو خشک بہشت کے لہو میرا
 قدم سوئے حرم اٹھتے ہیں محشر میں تو اٹھنے دو
 پسینہ گرمی محشر سے مولا آگیا اب تو
 سیکڑوں کی آہوں کا دھواں چھا جائے محشر میں
 ترانہ وصل کا بن جائے یارب نزع کی سحلی

زمین شعریا لب آسمان عرش رفعت ہو
 خدا شاہد کہ تم مجموعت آیات رحمت ہو
 جمال ظاہری میں تم کمال حسن فطرت ہو
 حرم ہی کس لئے پھر جلوہ گاہ نور وحدت ہو
 اسے کیا خواہش جنت ہو گھر میں جس جنت ہو
 الہی اس طرح مائل بہ طوفاں بھر رحمت ہو
 اٹھاب اے نیند کے مائے خدا کی تجھ پہ رحمت ہو
 اٹھائے حشر میں طوفاں وراں شک مستما ہو
 حریف دشت پیمانی نہ اے ضعف و لقا ہو
 چلیں ٹھنڈی ہوائیں جنبش دامن رحمت ہو
 اٹھے کالی گھٹا روپوش خورشید قیامت ہو
 شکست ساز ہستی کی صدا، توحید کی گت ہو

نشانِ سجدہ چمکے سنگِ درپر سر جھکاتے ہی
گنہگاروں کی بخششِ خیر میں موقوف ہو تم پر
درینہ سے صبا پھولوں کی چادر لے کے آئی ہو
درینہ میں بلا لو ہوں غلامِ دریا فتادہ

تمنا ہے جوارِ روضہ اقدس میں جاں نکلے
ضیا کی بھی اسیر عشق کے پہلو میں تربت ہو

نبی ہو ہادی کونین ہو سلطانِ امت ہو
مظاہر ہیں تمہارے خالِ خطا سرارِ وحدت سے
چمک برقی جلالِ حسن پھر بر دیانی سے
ہم آغوشِ تصور ہو فضا کے گنبدِ خضرا
طوافِ روحے انور کی نگاہیں کیسے شائق ہیں
حضورِ شافعِ محشر یہ سج و سج ہو غلاموں کی
یقیناً بیتِ معمر و مقامِ حمد میں جائے
بنے ہر داغِ دل خورشیدِ اوج معرفتِ یاز
مسلمانِ حشر میں جس کے سبب پہچانے جائینگے
تہہ بدنِ چرا کا چاند ہو جلوہ فشاں یارب!

ہو تم سے جگ اُجالا تم وہ خورشیدِ رسالت ہو
ہو تم نورِ خدا تم مصحفِ آیاتِ حمت ہو
دلِ مسلم کے ہر گوشہ سے پھر کافورِ ظلمت ہو
بنے سینہ مدینہ اول ہو کعبہ قلبِ جنت ہو
خدا را اس طرف بھی گردشِ چشم عنایت ہو
قدم پر سر جھکا ہو ہاتھ میں دامنِ حمت ہو
وہ گھر جس گھر میں ذکرِ نعتِ سلطانِ رسالت ہو
تصورِ ہادی کونین کا شمعِ ہدایت ہو
مرے تہہ جسمِ عیاں یارب وہ اسلامی عکاس ہو
لحد میں چاندنی پھیلے منورِ شمع تربت ہو

ضیا لطف و نشاط زندگی موقوف ہے امیر
مدینہ میں ہو دل آنکھوں میں امان زیارت ہو

غم ہو جس میں مگر ترے در کو خبر نہ ہو
یوں بے خبر ہوں میں کہ خبر کو خبر نہ ہو
فریاد رس غلام کے یوں بن کے آئے
یہ کیا کہ خود کہے بشوق، مثلکم مگر
تا عرش بے حجاب بلائے گئے حضور
وہ ہے شب لحد وہ قیامت کا روز
پردہ ہی چشم شوق سے کرنا ہو گر حضور
تا جاوہ نجسات رسائی محال ہے
دامن سے یوں مٹائے تروا منی کو داغ
اس طرح مجھ کو سوئے مدینہ بلائے
یوں بامراد کر مجھے اے مستجاب خلق
فرو عمل چھپائے ہوئے ہیں وہ اسلئے

یوں وقف سجدہ سر ہو کہ سر کو خبر نہ ہو
گندے شب فراق سحر کو خبر نہ ہو
فریاد بے اثر کی اثر کو خبر نہ ہو
خود اپنے مرتبہ کی بشر کو خبر نہ ہو
پردہ تھا یہ کہ جن دل بشر کو خبر نہ ہو
جس رات دن کی شام و سحر کو خبر نہ ہو
یوں آؤ خواب میں کہ نظر کو خبر نہ ہو
منزل کی جبکہ راہ گذر کو خبر نہ ہو
اشک رفاں کی دیدہ تر کو خبر نہ ہو
میرے سفر کی اہل سفر کو خبر نہ ہو
مقبول ہو دعا تو اثر کو خبر نہ ہو
عصیاں کو میرے، میری نظر کو خبر نہ ہو

یارب صلہ دے نعت نبی کا ضیا کو لپکا

اس بے ہنر کی اہل ہنر کو خبر نہ ہو

رُخِ جانبِ فارانِ ہی پرواز تو دیکھو
 تاعرشِ الہی ہے سرفراز تو دیکھو
 تاعرشِ پہنچتے ہیں یہ اعزاز تو دیکھو
 تنویرِ جمالِ رُخِ محبوبِ خدا ہے
 مچلا ہے کہ جاں نذر کرے بابِ حرم پر
 بسیک کی آتی ہیں مدینہ سے صدائیں
 سینا میں مدینہ میں ہیں انوار یہ کس کے
 اندازِ نگاہِ غلط انداز تو دیکھو
 اس خاک کے پتلے کا یہ اعزاز تو دیکھو
 نالوں کی مرے ہمت پر واز تو دیکھو
 یہ معجزہ حسنِ خدا ساز تو دیکھو
 خود رفتگی عاشقِ جانباز تو دیکھو
 پہنچی ہے کہاں تک مری آواز تو دیکھو
 آدھ طرفِ جلوہ گرے ناز تو دیکھو

محشر میں خدائی کو ہے بخشش کی بشارت
 یہ وسعتِ فیضِ نگرے ناز تو دیکھو

خلد کا شوقِ نہ جنت کی تمتا مجھ کو
 رہنے دے شائقِ نو شبِ سری مجھ کو
 مرحمت ہو تو ہو یوں حسن کی دنیا مجھ کو
 جذب ہو جس میں ترے نقشِ کفِ پاکی چمک
 جس کی ہر لونڈ میں کوثر کی ہوسنی پنہاں
 دینے والے ابدی زلیت کا دنیا کو پیام
 نظر آئے کلس گنبدِ خضرا مجھ کو
 دعوتِ جلوہ نہ دے طورِ تجلا مجھ کو
 دے خدا عشقِ حسینِ عربی کا مجھ کو
 ہے وہ ہر ذرہ چراغِ یدِ بیضا مجھ کو
 دے وہ اے میرِ نجف ساغرِ صہبیا مجھ کو
 یاد اب تک ہی نویدِ لبِ عیسیٰ مجھ کو

حشر میں حشر کے دولہا کی زیارت ہوگی
 اس لئے وجہِ طرب ہے غمِ فردا مجھ کو

رولیف (۵)

سراپا ہوں جہاں غمِ اغثنی یا رسول اللہ
مصائب زافزول ہیں دلِ جاوگیروں میں
وفا کی آنکاش ہے بلاؤں کی نمائش
ضعیف زار و بکیں میں غلامِ بابِ قدس ہو
دلِ غم آشنا ہے مضطربِ آفاتِ پیہم سے
شناخواں آپ کا مدارح ہوں سرکارِ والا کا
مصیبت میں حضور اس نوع کی لاج رکھ لینا
ز جوشِ غم لبِ فریاد تا کے میکش نہ نالہ

ہو نظمِ زندگی برسمِ اغثنی یا رسول اللہ
تفاوت میں ہے ماتمِ اغثنی یا رسول اللہ
ہو صبحِ زلیت شامِ غمِ اغثنی یا رسول اللہ
نظر ہے آپ پر ہر دمِ اغثنی یا رسول اللہ
نہیں اپنا کوئی ہمدِ اغثنی یا رسول اللہ
مجھے یہ فخر ہے کیا کمِ اغثنی یا رسول اللہ
ہے یہ وقفِ غمِ پیہمِ اغثنی یا رسول اللہ
اغثنی رحمتِ عالمِ اغثنی یا رسول اللہ

ضیا کی ناتواں آواز سن لیک فرما دے

مٹا یہ کاوشِ پیہمِ اغثنی یا رسول اللہ

مسند نشینِ عرشِ ذرا دل میں آکے دیکھ
بادِ حجاز میں کوثر ملا کے دیکھ
سائل نہ ہو ملول نصیبِ آزما کے دیکھ
برسمِ تجلیات جہاں کو بنا کے دیکھ
چل اے نسیم صبحِ حرمِ عطربیز ہو

کعبہ کو آج عرشِ معلیٰ بنا کے دیکھ
اک جامِ اپنے ہاتھ سحساقی پلا کے دیکھ
دامنِ درِ حضور کی جانب بڑھا کے دیکھ
رُخ سے نقابِ بردِ یکانی اٹھا کے دیکھ
ہر پھول کو بہشتِ بداماں بنا کے دیکھ

ہے شائق تجلی حسن ازل اگر
 آخر یہ رنگ بخودی عشق تا کج
 نسخ سے اکٹا ہے ہیں سرِ حشر وہ نقاب
 ہر سجدہ نیاز کو پیغامِ قرب دے
 جلوہ نشاں ہو نقش کف پائے مصطفیٰ
 کیا کیا گزر رہی ہے مری جان زار پر
 ناطق شجرِ کلیم بنے پار ہلے سنگ
 نالے غم فراقِ حرم میں غلط سمجھ
 ہمت نہ ہار جانبِ دشتِ حجاز چل

طیبہ کی حاضری سے نہ مایوس ہو ضیا
 دست دعا تو سوئے مدینہ اٹھ کے دیکھ

پرے حرمِ ناز کے اول اٹھا کے دیکھ
 بن جا خدا شناس خودی کو مٹا کے دیکھ
 ہونے کو بے حجاب ہیں جلوے خدا کے دیکھ
 سوئے حرم ادب کے ذرا سر جھکا کے دیکھ
 ذروں کو مشعلِ یدِ میضابنا کے دیکھ
 شاہا کبھی تو سوئے مدینہ بکلا کے دیکھ
 اعجازِ آپ کے لبِ معجزِ زنا کے دیکھ
 دل کو پیامِ ضبط دے سمجھا بکھا کے دیکھ
 منزلِ قریب تر ہے قدم تو بڑھا کے دیکھ

سجدوں سے سر اٹھا طرفِ عرش بریں دیکھ
 تاحد تعین نہ کہیں جائے کہیں دیکھ
 رکھ سامنے آئینے رخسارِ محمد
 گر حسرتِ نالہ یہ محبوبِ ازل ہے
 سینہ کو بنا مطلق انوارِ مدینہ

نقشِ قدمِ تاجورِ عرش نشیں دیکھ
 وہ جلوہ ہے پنہاں یہیں شہِ رگ کے قریں دیکھ
 سویت گر کوئین کی تصویرِ حسین دیکھ
 اُس چاند سی صلوٰۃ کو جو دل میں ملے دیکھ
 ظلمتِ کدرہ دل کی طرف نورِ مدین دیکھ

ہر سجدہ سرفراز ہو، اگر ہے یہ تمت
 زلفوں کو رخ صاحب معراج سے سرکا
 ہر برگ گل تر ہے جہاں خلد بداماں
 امان زیارت میں ہوں بچپن میں کتبے
 محشر میں نہ شرما مجھے اے رحمت باری
 اسلام کے پرچم کو اڑا، تیغ بکف ہو
 مسلم ہے تو بن طائق و محمود و سلیمان
 سوئے حرم ناز جھکا لوح حبیبیں دیکھ
 نور شب اسری کو شب قدر کہیں دیکھ
 فردوس نظر ہے وہ مدینہ کی زمیں دیکھ
 اک بار تو اے گنبد خضرا کے مکین دیکھ
 دیکھا نہیں گز نامہ عصیاں تو نہیں دیکھ
 آجانب میدان عمل فتح مبیں دیکھ
 ہے سلطنت دہر ترے زیر نگین دیکھ
 کر بند ذرا آنکھ، نظر سوئے حرم کر
 دل میں ہی ضیا جلوہ بگھا کو کہیں دیکھ

ہے عرش خدا خلت سلطان مینہ
 ہے خلد یکیں امت سلطان مینہ
 اللہ محب شیفۃ رخ ہے خدائی
 فردوس بکف محشر میں ہو رحمت باری
 خالی نہیں پھرتے در دولت بھکاری
 اخلاق کا خاکہ و فضائل کا مرقع
 مجھ جیسے گنہگار کو دامن میں چھپایا
 اللہ غنی رفعت سلطان مینہ
 اے صل علی رحمت سلطان مینہ
 کیا حسن ہو کیا صوت سلطان مینہ
 یہ ہو شرف امت سلطان مینہ
 ہے جود و عطا عادت سلطان مینہ
 قرآن ہے اک سیرت سلطان مینہ
 صدقہ ترے اے رحمت سلطان مینہ

صورتِ گرِ عالم کی نگاہوں میں ہو تصویر
 فردوسِ تمنا ہے مدینہ کا تصور
 میں اور کہاں دادِ محشر کی حضوی
 کہتا ہو خدا بھی وَدَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ
 مختارِ جہاں شاہِ رسل مالکِ کونین
 شاہانِ جہاں کا سہ بکف رہتے ہیں حاضر
 رگِ رگ میں حیاتِ ابدی بن کر سما جا
 ہو مجمعِ محشر کی امیدوں کا سہارا
 ہر قوم ہے مائل بہ پرستاریِ بطل
 پھر معجزہ رجعتِ خورشید دکھا دے
 اسلام کی آغوش میں دنیا سمٹ آئی
 جاں بخشی وحشی بھی ہے اور فتح اُحد بھی
 ہر منکرِ اسلام ہو اسلام کا دشمن
 ہنگامہ اغیار میں رسوا نہ ہو مسلم
 اس عیدِ ولادتِ تصدق میں الہی
 دے فتحِ مبیں کی ابدِ آثارِ بشارت
 ہے پیشِ نظر صورتِ سلطانِ مدینہ
 سینہ ہے مرا جنتِ سلطانِ مدینہ
 کام آئی فقط نسبتِ سلطانِ مدینہ
 ہو کس سے بیاںِ نعمتِ سلطانِ مدینہ
 ہے بعدِ خدا عزتِ سلطانِ مدینہ
 قربانِ دیرِ دولتِ سلطانِ مدینہ
 اے ذوقِ غمِ فرقتِ سلطانِ مدینہ
 اللہ کے یہ ہمتِ سلطانِ مدینہ
 ہو ملتِ حق، ملتِ سلطانِ مدینہ
 اے حُسنِ قمرِ طلعتِ سلطانِ مدینہ
 اعجازِ تھا یا، بھرتِ سلطانِ مدینہ
 وہ رحمِ تھا، یہ قوتِ سلطانِ مدینہ
 بللہ مدد! حضرتِ سلطانِ مدینہ
 آجوش میں اے غیرتِ سلطانِ مدینہ
 بیدار ہو پھر اُمتِ سلطانِ مدینہ
 زیرِ علمِ نصرتِ سلطانِ مدینہ

خالی عملِ خیر سے دامن ہے تو کیا ہو
 ہے شغلِ ضیاءِ مدحتِ سلطانِ مدینہ

ہو جانِ حرمیں نذر شہنشاہِ مدینہ
 ہے کعبہ مقصود گزر گاہِ مدینہ
 جنت ہے نثارِ شرف جاہِ مدینہ
 ہیں روحِ امیں منزلت آگاہِ مدینہ
 کوئین میں ہے روشنی ماہِ مدینہ
 حاضر ہو مدینہ میں ہوا خواہِ مدینہ
 تم بدر کے خورشید ہو تم ماہِ مدینہ
 ہو رشتہ جاں نذر پر گاہِ مدینہ
 ہے جانبِ امت رُخِ نوشاہِ مدینہ
 مجھ پر نظرِ لطف ہو یا شاہِ مدینہ

یارب مرا مدفن ہو سر راہِ مدینہ
 سجدے ہیں زمیں بوس سر راہِ مدینہ
 ہر ذرہ ہے فردوس در آغوشِ حرم کا
 مصروفِ طوافِ در رحمت ہیں فرشتے
 فاران کے جلوؤں سے منور ہیں دو عالم
 دم اپنا مدینہ کی ہواؤں میں ہوا ہو
 ہیں شمس و قمر تم سے طلبگارِ تجلی
 اے شہرِ جبریلؑ وہ جاں بخش ہوا دے
 بخشش کی امیدیں ہیں ہر حشر جہاں کو
 ہیں منتظرِ جلوۂ معصوم نگاہیں

ہر وقت مدینہ کے تصور میں ہی بیچیں

ناکام صنیٰ بندہ و نگاہِ مدینہ

مقامِ حمد ہے بزمِ جمالِ میرِ میخانہ
 مبارک یہ فضائے کعبہ یہ تعمیرِ میخانہ
 کہ میرِ میگسارانِ ازل ہے میرِ میخانہ
 ازل سے آج تک جنبش میں ہے رخِ میخانہ

حرم سے تا فضلِ عرش ہی تصویرِ میخانہ
 ہے یادِ ساقی کوثر سے ل تصویرِ میخانہ
 وقارِ خلد پر ہے طعنہ زن تو قیرِ میخانہ
 ہوائے خلد سے موجیں ہوئیں پیدا جو کوثر میں

فلک جنبش میں ساغرِ ددر میں دنیا ہی چکر میں
مدینہ سے سنہری بدلیاں اٹھیں بھرن برکی
مجھے بھی اک چھلکنا جام دے صہبائے عرفاں کا
نثارِ تابشِ نقشِ نگارِ روضۂ ساقی
مئے تسنیم کے بابِ اجابت تاکڑے چھینٹے
سقاہم کی تہم کے ہیں لبِ میخوار پر نغمے
یہ ہے گردش میں یارب تا ابد تقدیر میخانہ
ہوئی آبِ طہورِ خلد سے لطمہ سیرِ میخانہ
تری مہرِ آنکھوں کے تصدق پر میخانہ
حرم کا ذرہ ذرہ بن گیا تصویرِ میخانہ
دعائے بادہ کش میں جذب تھی تاثیرِ میخانہ
لب نہرِ لبین میرِ نجف ہے میرِ میخانہ
ضیاست سے حبِ نبی کہتے ہیں سب بہکو
ہمارے دم قدم سے بڑھ گئی توقیرِ میخانہ

ہے اعلانِ طوافِ کعبہ یا عرفات کا میلہ
شکوہ و شانِ اسلامی کی سالانہ نمائش ہے
مناسکِ حج بیت اللہ کے پور کرنا پیر
زہیں بوسِ حرم ہی عالمِ اسلام کعبہ میں
نہاں ہو جامۂ احرام میں ہر نسلِ انسانی
ضلّی رو قبیلہ ہر دالِ فاران کی جانب
کہیں آدھ مسحی صفا مروہ ہو اک دینا
ہیں فردوسِ نظر ایشار و قربانی کے نظار
حرم کے گرد ہے دنیائے موجودات کا میلہ
خلیلِ رب کعبہ قبلہ حاجات کا میلہ
باذنِ خالق کعبہ ہے مخلوقات کا میلہ
لگا ہے اُمتِ سلطانِ موجودات کا میلہ
ہر وحدتِ آفریں ہر راہ ہر میقات کا میلہ
منی سے تاحد کعبہ ہے مخلوقات کا میلہ
کسی جانب کے عشاقِ فنا فی الذات کا میلہ
عجب دلکش ہواں قدرت نما خدایات کا میلہ

ہیں عمرہ کے لئے صف بستہ مزدلفہ میں مٹوا
 خدا شاہد وہاں ہے شور و کبیر و اذان بنگ
 باذن رب کعبہ و زو و شب کعبہ کاج ہوگا
 فلاح دین و دنیا کی خدا سی ہم دعا مانگیں
 غلاف کعبہ پر کالی گھٹا رحمت کی چھائی ہے
 ظہور اتحاد جنسیت ہے اس فریضہ سے
 ہیں مشغول طواف کعبہ مرد و زن جہاں بھر
 رواں کعبہ سے ہیں سوئے مدینہ قافلے بیہم
 طہور غلہ کی ہیں بارشیں میزابِ رحمت سے
 گنہگار و اچلو دیکھیں نالش شانِ رحمت کی
 یہ بزمِ حشر یہ مجمعِ قیامت کا یقیناً ہے
 شبِ اسری کے جلوے عرش سے تافش چھا ہیر

در سلطانِ خواباں سے ضیائے جھولیا بھریں
 تھا فالِ نیک اُن کے طالبِ خیرات کامیلہ

یہاں ہے دوسرا تجلج خوشا، وقت کامیلہ
 رچاتے تھے جہاں کافر منات و لات کامیلہ
 ہے گاتا ابد کعبہ میں یہ دن رات کامیلہ
 یہ میلہ ہے جو کعبہ میں ہے وہ اس بات کامیلہ
 لبِ زمزم لگا مستوں میں ہے برسات کامیلہ
 مردانِ خدا کے ساتھ مستورات کامیلہ
 کہیں مردوں کا ہے میلہ، کہیں عورات کامیلہ
 ہے طیبہ کے چین میں کعبہ حاجات کامیلہ
 فضائے گنبدِ خضرا میں ہے برسات کامیلہ
 ہے محشر کا جھیلہ عفو و تقصیرات کامیلہ
 شیفِ روزِ محشر سیدائتِ ادا کامیلہ
 خدائی میں لگا ہے اس خدائی رات کامیلہ

ہجومِ جلوہ آرائی ہے یا ہے نور کامیلہ
 نئی سجِ دھج نئی عظمت نئے دستور کامیلہ
 در خیر البشر پر روز ہے جمہور کامیلہ
 لبِ نہرِ لبس ہے ساقیِ مخمور کامیلہ

ہوا ہ بدر کی آمد لگا ہے نور کا میلہ
 نجف ہو میکرہ، میر نجف ہو میر میخانہ
 فضائیں عرش سے تافرش وقف جلوہ پاشی پر
 ترانے مدح گیسوئے نبی کے گائے جاتے ہیں
 سر محشر نمائش ہو یہ کس نور مجسم کی
 شب اسری کے جلوے اسکی اکھوں پر تصدیق پر
 عرب کا چاند صدرا بنیاد ہے بیت قصی میں
 بھکاری مصطفیٰ کے تابہ میلے رحائیں گج
 ہو دشت کربلا مشہد شہیدانِ محبت کا
 حرم کی وادیوں میں ہے چراغ طور کا میلہ
 لگا ہے بادہ نوشاں قریب دور کا میلہ
 ہو جشن لیلۃ الاسری شبِ یحور کا میلہ
 جہاں میں ہے پرستار ان زلف حور کا میلہ
 نظر آتا ہے تاحد نظر اک نور کا میلہ
 بہت نزدیک جا کر جس نے دیکھا دور کا میلہ
 ہو ذروں کے جھیلے میں چراغ طور کا میلہ
 رہا دو چار دن ہی قیصر و فغفور کا میلہ
 ہو قائم کشتگانِ فواج و منصور کا میلہ

دور میر نجف پر ہوں ضیا ساغب کف حاضر

جہاں ہے میکشانِ بادۂ منصور کا میلہ

چھوڑا نہ در رحمت سلطانِ مدینہ
 ہر غم سے ہے آزاد اسیرِ خم گیسو
 کی رحمت عالم نے وہ مہاں کی تواضع
 تھی اس لئے سرکار کی جانب سے یہ دعوت
 ڈھونڈے نگر شوق کہاں شکل تمہاری
 قربانِ نبی ہو گیا قربانِ مدینہ
 ہے منسلک دامن سلطانِ مدینہ
 طیبہ سے نہ واپس ہوا مہمانِ مدینہ
 واپس ہو مدینہ سے نہ مہمانِ مدینہ
 تم جبکہ ہو پنہاں تہہ دامانِ مدینہ

آئینہ مدینہ کے تصور سے تھا سینہ
 بے وجہ نہ تما عزم مدینہ کے سفر کا
 یہ جوش تمنائے دیار نبوی تھا
 لوٹا کرے کانٹوں پہ کوئی تم کو غرض کیا
 میں خانماں برباد ہوں میں بکس و غموم
 دیکھو مجھے للہ کہیں بھول نہ جانا
 ہو سلسلہ جنباں مرا صحرائے حرم تک

ہر دم تھے وہ حیرت زدہ شان مدینہ
 مچلا ہوا سینہ میں تھا ارمان مدینہ
 مر کر بھی نہ چھوڑا درِ سلطان مدینہ
 کرتے رہو تم سیرِ گلستان مدینہ
 تم خوش ہو کہ ہو لطف سیماں مدینہ
 ہاں جلد بلانا سوئے بستان مدینہ
 اے دست اسیرِ گل و بستان مدینہ

صدقہ میں اسیرِ خم گیسوئے نبی کے
 ہو جان ضیا نذرِ سیابان مدینہ

دلِ ف (ی)

محبت کیجئے مجھ کو عطا وہ یا نبی اپنی
 ترے لطف کرم پر منحصر ہے زندگی اپنی
 فنا عشقِ خدا میں کر چکا ہوں جانِ تن اتو
 مری بیداری قسمت مبارکباد دے مجھ کو
 مدینہ پر فدا ہوں دور ہوں لیکن مدینہ سے
 نظر صرف طوافِ کعبہ دلِ باطل بسجده ہے

کسی دن آپ پر قرباں میں کھو نہ زندگی اپنی
 مے مولا ہی جو تیری رضا ہے وہ خوشی اپنی
 نہ میں اپنا نہ دل اپنا نہ میری زندگی اپنی
 دکھا دو خواب میں شکلِ حسیں گر تم کبھی اپنی
 خدا معلوم ہے تقدیر اچھی یا بُری اپنی
 ہوئی نذرِ حرم خود داری و خود فتنی اپنی

ترا محتاج یارب! غیر کا محتاج کہلاؤ
 ہجومِ یاس میں لا تقنطوا کا ورد کرتا ہوں
 جوابِ جرمِ عصیاں پیشِ داود کچھ نہ بن گیا
 طریقِ عشق میں ہے اتباعِ غیر ناجائز
 غلامِ بارگاہِ عرشِ رفعت ہوں خدا رکھو
 قدم پر ساتی کوثر کے سر رکھ دوں قدم چومو
 تمنا ہے تصدق کیجئے سرکار کے در پر

نہیں ہوتی گوارا مجھ سے یہ بے عزتی اپنی
 عجب کیا ہو کرے اپنا مقدر یاوری اپنی
 مگر کام آگئی محشر میں اپنے، خاشی اپنی
 میں جس منزل میں توں خود کر رہا ہو رہی اپنی
 مجھے دنیا میں ہو محبوب یہ خوش قسمتی اپنی
 لبِ نسیم یارب! رنگ لائے بخودی اپنی
 دل اپنا جان اپنی، مال اپنا زندگی اپنی

منیا کو جذبہ اسلام دے احساسِ ملیکے

غلامی کر عطا لے تاجدارِ ہاشمی اپنی

ہو جانِ زارِ نذرِ لذتِ عشقِ نبی اپنی
 حسینِ بدر کے دیوانے اس منزل گزریئے
 نہ جز یادِ نبی خود رفتگی میں کچھ خیال لئے
 سیو بردوشِ غرقِ بادہ کوثر میں ہو جا
 ہر دل میں جذبِ تنویرِ جمالِ شاہدِ خواب
 بشر ہی کیا ملک بھی کچھ نہ سمجھے مرتبہ ان کا
 بنا سینہ مدینہ، دل کو عرشِ کبریا کر دے

خدا رکھے مبارک کس قدر ہے زندگی اپنی
 پچھلے راہ میں لے چاند لاکر جاننی اپنی
 مجھے لے اضطرابِ قلب دے بخودی اپنی
 یہ حسرت تھی لبِ نسیم کشتی ڈوبتی اپنی
 میں قرباں آج کل کتنی حسیں ہر زندگی اپنی
 جہان تک ہو نظر اپنی جہاں تک آگہی اپنی
 دکھائے اک جھلک لے تاجدارِ بطمی اپنی

ہوئے عیش و طرب سب ختم دور نامرادی میں
 حضور سائی کوثر ہوں پیما نہ بکف حاضر
 رفیقِ زندگی باقی رہی اک بیگسی اپنی
 جہاں میں رنگ لائی اور خوں میکشی اپنی
 دکھا وسعت ذرا کچھ اور اے تر دامنی اپنی

فضائے بابِ رحمت میں ضیا ہو جاں بحق یارب!
 تمنا بس یہی ہے اک تمتِ آخری اپنی

ولادتِ رحمۃ للعالمین

(سنہ ۱۳۵۰ھ)

کھلے جنت کے درِ رحمت کے دن صلی علی آئے
 بہار آئی خوشی چھائی رچی شادی مچی دھو
 مبارک مرجبا ہلا وسہلا مصطفیٰ آئے
 ملک لے کر نوید آمدِ خیر الورا آئے
 ہے شانِ خدا آئینہ شانِ خدا آئے
 جہاں میں چاندنی پھیلی مراج سما آئے
 جدھر دیکھا، نظر انوارِ عرش کبریا آئے
 فلک سے جھلے برساتے ہوئے ابر عطا آئے
 نظر ہر گل میں سامانِ بہار جانفزا آئے
 امام المرسلین آئے، بنی الانبیاء آئے
 خلیل اللہ خوش ہیں مدعائے ہر دعا آئے
 نسیمِ خلد کی ہر موج نے رنگِ چین بدلا
 خوشی کے ساز و ساما ہیں رسولوں میں نبیوں
 ہوئیں قربانیاں مقبولِ تمجید کی ساری

جراغِ طور ہے روشن یدِ بیضائے موسیٰ میں
 وہ آئے جن کے خود عیسیٰ بشر بن کے آئے تھو
 حریمِ لامکاں ہو آج عبدالمطلب کا گھر
 خدا کا نور عبد اللہ کے رخ پر ہوا ظاہر
 جہاں روشن ہوا ماہِ ربیع الاول میں آیا
 ہوئی کافورِ ظلمت کفر کی توحیدِ حق پھیلی
 مٹا تکلیف کا غم ہوئے آتش کے ٹھنڈے
 مبارکباد کے گائے ترانے حور و غلمان نے
 بڑھے سبوحیانِ عرش رسمِ رہنمائی کو
 حرم میں ہر طرف جن بشر حاضر ہیں صف بستہ
 لوا الحمد ہے روح الامیں کے پاک ہاتھوں میں
 دو شنبہ کی مبارک صبح بکیروں کے نغموں میں
 جہاں میں آمنہ کا چاند چمکا نور کے ترے

شبِ اسری کے دولہا شاہدِ نورِ خدا آئے
 وہ آئے جن کے استقبال کو سب انبیا آئے
 مکینِ لامکاں سلطانِ قوسینِ دنی آئے
 امانتِ حق کی لے کرتا جدارِ حق نما آئے
 نظر بے پردہ ہر ذرہ میں انوارِ خدا آئے
 جہاں میں صاحبِ فہرِ نبوت مرجا آئے
 کھلی راہِ ہدایت ہادیِ وحدت نما آئے
 فرشتے خلدی پڑھتے ہوئے صلِ علی آئے
 ملائک بہرِ تعظیم شہِ ارض و سما آئے
 زمانہ منتظر ہے کب وہ محبوبِ خدا آئے
 زیارت کو حریمِ قدس سے ہیں انبیاء آئے
 محمد مصطفیٰ روحی فدِ اصلِ علی آئے
 جہاں میں عیدِ شمسِ لضحیٰ بدرِ الحج آئے

ضیاءِ عیدِ ولادت کے تصدق میں یہ رمان
 کہ پھر اسلام میں دورِ بہارِ جانفزا آئے

فرشتے حشر میں چل پھر کے ہر جانب پکار آئے
 گنہگار و مبارک شافعِ یومِ القرار آئے

بنے میخانہ جنت ننگ تو پھر ایک ہار آئے
 در ساقی پہ کیف بخودی میں بادہ خوار آئے
 ہوئے شوق ہی کچھ کام یارب! ایک بار آئے
 چراغ طور ہو بعد فنا داغ جبیں یارب!
 طواف بابِ رحمت راتِ نِ مجھ کو میسر ہو
 سرِ محشر کشش اندوز ہو وسعت گناہوں کی
 جہانِ حسن کو ہر روز اک معراج ہوتی ہو
 مے عصیاں کل پر وہ فاش ہو آقا نہ محشر میں
 حدِ دارِ بعثت ز میں عہدِ خلافت میں
 جو داپنا ہوا نذرِ فریب ہستی فانی
 مری برگشتہ قسمت ہو نویدِ عیشِ مستقبل
 مدینہ میں رہو یا خلد میں مختار ہو لیکن
 تصدقِ تیری رحمت کے شمارِ جرم سے پہلے
 ہر تھوڑا سا کفن ہمراہ وہ بھی منہ چھپا نیکو
 بحومِ حشر میں ہیں اولینِ آخریں حاضر
 مچا اہلا و سہلا مرحبا کا شورِ محشر میں
 مری بگڑی بنائی جائیگی روزِ جزا شاید

حرم سے جھالے برساتا ہوا ابر بہا آئے
 گھٹا چھلے بھرن برستے کھلیں کلیا بہا آئے
 نقابِ رنج الٹ جائے نظرِ شکل نگار آئے
 نظرِ شمعِ حرم کی روشنی زیرِ مزار آئے
 کبھی تو کام یارب گردشِ لیل و نہار آئے
 سمٹ کر میری جانبِ رحمت پر درگاہ آئے
 حسین بزمِ امکاں عرشِ بکے تاجدار آئے
 مجھے امن میں ڈھانکے رحمت پر درگاہ آئے
 ابد تک کیلئے زیرِ لولے چار یار آئے
 عدم سے لے کے ہم ناحق حیاتِ مستعار آئے
 مجھے لے کر حرم تک گردشِ لیل و نہار آئے
 کبھی تم دل میں آجاؤ کبھی دل کو قرار آئے
 نویدِ مغفرت قدسی لئے روزِ شمار آئے
 عدم کے جانے والے جامہ ہستی اتار آئے
 ازل کے تاجور بزمِ ابد کے تاجدار آئے
 بڑی سچ دھج سچ محبوبِ خدا کے جانِ نثار آئے
 بلائے حشر زد کرنے حبیبِ کردگار آئے

غم دوری سے دل بچپن رہتا، و ضیا ہر دم
پہنچ جائیں مدینہ میں تو شاید کچھ قرار آئے

سینہ میں مدینہ کے انوار نظر آئے
اچھے یہ دم آخر آثار نظر آئے
تم وحدت و کثرت کے آئینہ ہو آئینہ
تصویرِ شہ دیں سے تقدیرِ نظر جاگی
بخشا جسے جی چاہا، کی جس کی شفاعت کی
ہر جنبش لب میں ہو اعجازِ دم عیسیٰ
یارب یہ تمنا ہے مرنے سے ذرا پہلے
قوسین کے نوشہ کی تصویر اگر کھینچے
کی دل میں یہ گلکاری فاران کی کانٹوں نے
تم بدر کے سورج ہو، تم چاند مدینہ کے
جب مجرم پابستہ پہنچے دردِ درخ پر
محشر میں شفاعت کے بخشش کی نویدیں دیں
کئی مدنی آقا جس دل میں ہو تم مہماں
کانٹے رہ بٹھا میں بوئے تن لاغری نے

یہ آئینہ جب دیکھا سرکارِ نظر آئے
ہم اپنے مسیحا کو بیمارِ نظر آئے
سو بار ہوئے پنہاں سو بارِ نظر آئے
سوئے جو تہہ مرقدِ بیدارِ نظر آئے
تم مسندِ قدرت کے مختارِ نظر آئے
با ایں ہمہ سب ان کے بیمارِ نظر آئے
اس جانِ تمنا کا دیدارِ نظر آئے
کلکِ یدِ قدرت بھی پرکارِ نظر آئے
سب زخم ہرے ہو کر گلزارِ نظر آئے
قدرت کے نہاں تم میں نوارِ نظر آئے
آپل تری چادر کے دیوارِ نظر آئے
اعمال کے سب دفترِ بیکارِ نظر آئے
سرکارِ نظر آئے، دربارِ نظر آئے
جو مرطے آساں تھے، دشوارِ نظر آئے

اے چشمِ حقیقت ہیں ہمعرج مبارک ہو وہ سامنے روضہ کے مینار نظر آئے
 ساقی خم ابرو کی عجا از نمائی ہو ہر موج مئے کوثر تلوار نظر آئے
 بخود ہیں ضیا قدسی مدہوش ہیں دیوانے
 ڈوبے ہوئے کوثر میں اشعار نظر آئے

تشنہ لب میکہدہ حشر میں جب ہم آئے
 مئے تسنیم کا ساقی کوئی پھر دور چلے
 ہو سکی سوئے مدینہ نہ رسائی اب تک
 عکس اس قامتِ بے سایہ کا دیکھنا ملا
 سبزہ صحنِ حرم سے ہو ہونا شاداب
 آپ پر ختم ہوا اول و آخر کا شرف
 خواب میں ہو مدنی چاند کا دیدار نصیب
 تابشِ حسن سے خیرہ مری آنکھیں ہی نہیں
 میکہدہ کا ترے تقسیم تبرک ہو اگر
 میرے اعمالِ بولوں لاکھ تھے بجدِ حساب
 کلفتیں مٹ گئیں منہ مانگی مرادیں پائیں
 دشتِ فاران میں وصلِ بخدا ہوتے ہی
 ساقیِ خلد مئے کوثر و زمزم آئے
 پھر خمِ بادۂ کوثر میں ذرا خم آئے
 دل میں ارمانِ حرم آنے کو یہم آئے
 آئینہ لے کے ملائک قد آدم آئے
 چادرِ آبِ رواں ادرھ کے شبنم آئے
 آپ اے ختمِ رسل سب سے مقدم آئے
 لے کے آثارِ شبِ قدرِ شبِ غم آئے
 نسخ پہ گیسو بھی نظر آئے تو برہم آئے
 سوئے زندانِ حرم جامِ بکفِ جم آئے
 تیری رحمت کے مقابل بہت کم آئے
 بابِ رحمت سے بھکاری خوش خرم آئے
 نقشِ پر میری ملک کرنے کو ماتم آئے

حشر میں میرے گناہوں کا نصیبہ چمکا
 قدمِ شافعِ محشر پہ جھکا دوں گردن
 دے اہل کشمکش زیست کے دم بھر تو نجات
 حشر میں اشکِ ندامت ہیں واں آنکھوں سے
 خود شفاعت کے لئے شافعِ عالم آئے
 بارِ عصیاں سے کمر میں جو ذرا خم آئے
 روح کو حینِ ملے دم میں ذرا دم آئے
 کیا عجب ہے کہ نظرِ سرورِ جہنم آئے

جلوہ فرما سرِ بالیں ہوں ضیا کاشِ حضور
 نزع کے وقت جب آنکھوں میں مری م آئے

ظہورِ سلطانِ الانبیاء

۱۳۶۱ھ

سوئے کعبہ جب مکینِ عرشِ رحمت آگئے
 چھا گئے انوار ذاتِ قدس بیت اللہ پر
 بدلیاں رمِ جہم اٹھیں رحمت کی ادج و شج پر
 بن گیا آرائشوں سے کعبہ فردوسِ جمال
 سر زمینِ مکہ و فاراں کی چمکیں قسمتیں
 نور کے ترے نیمِ خلد کے جھونکے چلے
 چاندنی خود فرشِ پا اندازِ نگرہ گئی
 آگیا ماہِ ربیعِ اولیں، ہاں آگیا
 خیرِ مقدم کو ملکِ تاحِ فاراں آگئے
 سامنے سب از قدرت تھو جو پہاں آگئے
 نور کے بادلِ حرم تک گلِ بدماں آگئے
 تاصفا جنتِ بکف انوارِ برماں آگئے
 ماہِ و انجم ہر طرف کرتے چراغاں آگئے
 پھول اڑا کر جہاں سے تا گلستاں آگئے
 چاند تارے صبح پر ہونے کو قرباں آگئے
 آگئے عیش و خوشی کے پاکِ ن ہاں آگئے

لے خوشا وقتے کہ اوقاتِ فروزاں آگئے
 مطربانِ لامکاں بن کر غزلخواں آگئے
 عرش سے سوئے حرمِ باشوکتِ شاں آگئے
 خلد سے بہرِ سلامی حورو غلماں آگئے
 صحن میں کعبہ کے باصدا ساز و سا آگئے
 نوح و اسمعیل و داؤد و سلیمان آگئے
 حسن کی دنیا میں رشکِ ماہِ کنعاں آگئے
 عرش سے باہر مکینِ عرشِ یزداں آگئے
 لامکاں کے تاجور کعبہ میں مہماں آگئے
 وجد کے عالم میں مرغانِ خوشاں آگئے
 ہم بھی دربارِ کرم میں منقبتِ خواں آگئے

اپنی رحمت سے صنیا کو نورِ ایماں ہو عطا
 مجلسِ پر نور میں پھیلائے داماں آگئے

پیر کا دن بارہویں تانتخ، نورانی سحر
 مرجبا اہلا و سہلا کے ہوئے نغمے بلند
 فتح و نصرت کے علمبردار بن کر جبرائیل
 دی مبارکباد میکائیل و اسرافیل نے
 بہر استقبال سائے انبیار و مرسلین
 آدم و شیث و خلیل و یونس و موسیٰ و شعیب
 دی بشارت بڑھ کے عیسیٰ نے یہ اہل دہر کو
 بجلیاں چمکیں اٹھے پردے حریمِ ناز کے
 بن گیا فردوسِ رحمت آمنہ بی کامکاں
 تھی سلاموں کی پنچا و رہر و دیوار سے
 یا رسول ربِّ اکرم الصلوٰۃ والسلام

شادیانے حشر میں بخش کے گائے جائینگے
 بن سنور کر آئے گی نوشاہِ جنت کی برات
 مجرمانِ عشق پہنچیں گے درجۂ جنت پہ جب

مصطفیٰ اصلِ علی دولہا بنائے جائینگے
 عفو و تقصیرات کے نغمے سنائے جائینگے
 حورو غلماں خیرِ مقدم کو بلائے جائینگے

کشتگانِ عشق سوئیں چین سے زیرِ مزار
آئینہ ہر خال و خط سی ہو گارنگِ حسنِ عشق
آنکھ کے پردے بنیں گے عینکِ چشمِ کلیم
ہے اسیرانِ وفا کو اضطرابِ شوقِ دید
خلد میں ہوگی مرے قاتی کے متوالوں کی عید
انکی بخشش بیکراں اپنی طلبِ حد سے سوا
حسرتِ سجدہ حرم میں شوق سے چلا کرے

حشر میں یہ نیند کے ماتے جگائے جائیں گے
جب مری تصویر کے خاکے بنائے جائیں گے
عرش کے جلوے سرِ محشر دکھائے جائیں گے
یابنی! عارضِ سحر کب گیسواٹھائے جائیں گے
کوثر و تسنیم کے ساغر پلائے جائیں گے
وہ دیئے جائیں گے ہم دامنِ بڑھائے جائیں گے
ہم تو اس نقشِ قدم پر سر جھکائے جائیں گے

بابِ رحمت تک اسیرِ عشق تو پہنچے ضیا
دیکھئے کب ہم مدینہ میں بلائے جائیں گے

اک اور نئی سُرخئی افسانہ بنا دے
دے ذوقِ جنوں خلق سی بیگانہ بنا دے
سینہ میں مدینہ سے شرہِ عرش نشیں آ
فیضِ نگرہ ساقی کو تر ترے صدقہ
تسنیم بداماں رہیں زندانِ مدینہ
ہو جلوہ فشاں اے کلس گنبدِ خضرا
اے شمع سرطور ہو پھر جلوہ برانداز

یارب رُخِ شہ کا مجھے دیوانہ بنا دے
بیخود مجھے اے جلوہ جانا نہ بنا دے
دل کعبہ ہے اب اس کو نبی نہ بنا دے
جنت کے ہر اک پھول کو پیمانہ بنا دے
ساقیِ رحمن خلد کو میخانہ بنا دے
تاروں کو چہرِ مرغِ درِ کاشانہ بنا دے
قندیلِ حرم کا مجھے پروانہ بنا دے

فردوسِ نظرِ روضۃ النوار ہے اے دل دنیائے تصور میں وہ کاشانہ بنا دے
 بیچارہ ضیا ملتجی چشمِ کرم ہے
 بگڑی مری اے لطفِ کریمانہ بنا دے

سوئے حرمِ نظر بھی ہے، تابہ حرمِ گزر بھی ہے
 شائقِ سجدہ شاد باش، سر بھی ہے سنگِ در بھی ہے
 گم ہے فضائے عرش میں، عرش پہ جلوہ گر بھی ہے
 ہے پس آئینہ نہاں، آئینہ نظر بھی ہے
 دہر کا تاجدار بھی، حشر کا تاجور بھی ہے
 ہادیِ انس و جاں بھی ہی، مالکِ بحر و بر بھی ہے
 منظرِ حسنِ آفریں حورو ملک ہی کچھ نہیں!
 آئینہ جمالِ فاتِ حسنِ رُخِ بشر بھی ہے
 مجرمِ معصیتِ شعار، پیشِ کریمِ کردگار
 کچھ تجھے اور حشر کا خوف بھی ہے خطر بھی ہے
 صحنِ حرم میں ہے غلامِ شاد نصیبِ شاد کام
 ذوقِ طوافِ در بھی ہے، صرفِ سجود سر بھی ہے
 ہے ترے آستان کا نورِ عرش سے تافرازِ طور
 تالیشِ رُخ سے فیضیابِ شمس بھی ہے قمر بھی ہے

یوں تو بغیر امتیاز، ہیں وہ جہاں کے کارساز
 آہ دلِ حزیں مگر تجھ میں کوئی اثر بھی ہے
 طولِ گناہِ ہر بشر، کچھ ہو مگر ہے بے اثر
 بخششِ دو جہاں کو بس رحمتِ مختصر بھی ہے
 ہے وہ عرب کا تاجور بعدِ خدا بزرگ تر
 سرورِ انبیاء بھی ہے، ہادی ہر بشر بھی ہے
 سنئے گزارشِ فضا، دیکھے سوئے بے نوا
 طالبِ یک نظر بھی ہے، منتظرِ سفر بھی ہے

مدینہ سے سوئے جتاں جا رہی ہے
 طوافِ حرم کو فغاں جا رہی ہے
 ہے فرقت تری شاق معراج والے
 ہے محشر تمہارے ہی قدموں سے محشر
 یہی سبز گنبد ہے مسکن کسی کا
 ہے جاں عازمِ دشتِ بطحان تنہا
 مقامِ فنا تک پہنچنے کی دُھن میں
 ملادے مجھے خاکِ طیبہ میں ورنہ
 ادبِ جانِ محضوں کہاں جا رہی ہے
 کہاں تھی کہاں سے کہاں جا رہی ہے
 سرِ عرشِ اعظم فغاں جا رہی ہے
 جہاں تم ہو دنیا وہاں جا رہی ہے
 نگاہِ عقیدت کہاں جا رہی ہے
 لئے ساتھ تاب و تواں جا رہی ہے
 بہت تیز عمر رواں جا رہی ہے
 مری آبرو آسماں جا رہی ہے

لحد تک حرم کی اذایں جا رہی ہے
 نظر تاحد لامکاں جا رہی ہے
 یہ دنیا کی دنیا کہاں جا رہی ہے
 لپٹ کر پس کارواں جا رہی ہے
 جناں سے نسیم جاناں جا رہی ہے

ضیاءِ حتمیں ہیں جنازہ اٹھائے

کوئی میتِ مدح خواں جا رہی ہے

شہیدوں میں ہے شورِ اللہ اکبر
 تلاشِ درشاہ کون دمکاں میں
 شفیحِ اُمم ہیں سرِ حشر شاید
 مری قبر کی خاک سوئے مدینہ
 ہے کس جاں نثارِ حرم کی یہ تربت

مظلوم کی قبول دعا ہو تو جانے
 حاصل طوافِ عرشِ خدا ہو تو جانے
 حاضر درِ نبیؐ پہ گدا ہو تو جانے
 توبہ کا در ہنوز کھلا ہو تو جانے
 ذرہ یہ آفتاب نما ہو تو جانے
 ریندوں پہ بھی نگاہِ عطا ہو تو جانے
 لیکن یہ چاک روزِ جزا ہو تو جانے
 نظارۂ رسولؐ خدا ہو تو جانے
 طوڑِ نگاہ وہ کفِ پا ہو تو جانے

تا آوجِ عرش نالہ رسا ہو تو جانے
 سجدہ کوئی حرم میں ادا ہو تو جانے
 دامن میں لاکھ دولت کو نین ہو تو کیا
 آیا خیال ترک مئے نابِ وقتِ مرگ
 ہو لطف جبکہ دل میں ہو ہماںِ عرب کا چاند
 ہیں فیضِ ابِ خوگرِ تقوئے ہوا کریں
 اعمال نامہ ساتھ ہے مجرم کا تالحد
 جلوؤں میں لاکھ گم ہو کوئی شائقِ جمال
 ہے رُو بقبلہ مائلِ سجدہ سرِ نیاز

مانا حضور ساقی تسنیم خلد ہیں جامِ طہورِ مجید کو عطا ہو تو جلنے
 ہر لمحہ گو طوافِ حرم کی ہے آرزو
 پورا یہ مدعاۓ ضیا ہو تو جلنے

امیدِ لطفِ شہِ کائنات باقی ہے
 گناہگار کو فکِ نجات باقی ہے
 ہوا سلام نہ بابِ السلام پر اب تک
 ہی نزع میں لبِ جاں بخش ہر نظر یعنی
 امیدِ بخشِ عصیاں ہی اپنے رب کے مجھے
 رہے غلامِ نوازی کہ ہر غلام کے ساتھ
 عروسِ رحمتِ حق کر رہی ہے استقبال
 ہوا انقلابِ درآغوشِ عمر رفتہ مگر
 فلک سے گردشِ تقدیر کا گلہ ہے مجھے
 ہوائے نفس کے بندہ یہ کیا، اے توبہ
 نصیب کس کو بقاء ہے جہانِ فانی میں
 شعلِ مہرِ قیامت شبِ لحد میں کہاں
 ہر دم قدم سے مرے رونقِ وجود و عدم

مدینہ دور نہیں گر حیات باقی ہے
 ابھی فریضہ حج و زکوٰۃ باقی ہے
 حضور صرف یہی ایک بات باقی ہے
 تلاشِ چشمِ آبِ حیات باقی ہے
 کہ دل میں جذبہ صومِ صلوٰۃ باقی ہے
 وہی خلوص وہی التفات باقی ہے
 گیا بہشت میں دلہا برات باقی ہے
 وقارِ زندگی بے ثبات باقی ہے
 طوافِ روضہ گردوں صفا باقی ہے
 ابھی پرستشِ لاتِ منات باقی ہے
 کریم ہے تو فقط تیری ذات باقی ہے
 ابھی چمک ہی ستاروں میں رات باقی ہے
 کہ ربط و ضبطِ حیاتِ ممت باقی ہے

صدائے نغمہ کا تقنطوا سے ہوں مدہوش
ضیا ہنوز اُمیدِ نجات باقی ہے

ہے صورت نور کی صورت تمہاری
تصدق تم پہ ہے اُمت تمہاری
دلیل مغفرت اُمت تمہاری
ہو تم مجموعہ آیاتِ رحمت
نظر ہے صورتِ حسنِ آفریں پر
تمہارا رہتی دنیا تک رہے نام
بہشت انجام ہوں گے میرے عصیاں
وہی جو فطرتِ حق ہے ازل سے
سہرِ محشر گنہگاروں کو بس ہے
خطاؤں پر خطِ شیوہ ہمارا
سہرِ عرشِ علیٰ زیرِ قدم ہے
قرارِ جاں تصویر ہے تمہارا
سوارِ تہ میں ہو تم مایوس سے
شفاعتِ انبیاء چاہیں گے تم سے

جبیں ہے مصحفِ قدرت تمہاری
ہے زندہ معجزہ سیرت تمہاری
نشانِ لطفِ حق جنت تمہاری
کلام اللہ ہے صورت تمہاری
کہ ہے پیشِ نظر صورت تمہاری
حکومت ہے ابد مدت تمہاری
سلامت ہے اگر رحمت تمہاری
خدا شاہد کہ ہے عادت تمہاری
کرم اللہ کا رحمت تمہاری
عطاؤں پر عطا عادت تمہاری
تعالیٰ اللہ یہ رفعت تمہاری
ہے سامانِ سکونِ فرقت تمہاری
خدا کے بعد ہے عزت تمہاری
کھلے گی حشر میں شوکت تمہاری

رہیں گے کیوں جدا جنت سے مجرم ہو تم اللہ کے، جنت تمہاری
 ضیا شوقِ حرم میں کیوں ہو محروں
 ہے اُن پر سب عیاں حالت تمہاری

نہ دنیا تھی نہ تھا نقشِ جو و خیر و شر پہلے
 نہ تھے نور و ظہور ذاتِ واجب تم اگر پہلے
 نہ کرائے ذوقِ سجدہ جستجئے سنگِ در پہلے
 نہ تھی کوئین کو کون و میکان کی کچھ خبر پہلے
 کتابِ کُن کا جب عنوان لکھا کلک قلمِ رستے
 مجھے رکھنا ہی اس ظلمتِ کدہ میں گریں مردِ
 حریمِ روضہ پر نور میں دنِ اُت سننے میں
 ہم آغوشِ اجابت نور کے تڑپ کے جو ہونا ہو
 شفیعِ حشر ہو پہلے پہ آوجِ نبشِ لب سے
 رنجِ محبوبِ لب کے دکھنا ہیں گریں حسینِ جلوے
 سلامی کیلئے حاضر ہوا پھر مجمعِ محشر
 شفیعِ حشر کے دامن ہی میں آخراں پائی
 چراغِ طور کی طورِ نظر پھر تابشیں ہونگی

فقط تھا نورِ حق یا جلوۂ خیر البشر پہلے
 ازل میں کون تھا جو عرش پر تھا جاوگر پہلے
 جھکائے گنبدِ خضرا کی جانب بڑھ کے سر پہلے
 فضائے لامکاں پر چھاپے تھے تم مگر پہلے
 محمد حرفِ اول تھے بعنوانِ دگر پہلے
 شبِ تارِ لحدِ چمکائے اے شمعِ سحر پہلے
 کیا کرتے ہیں آکر روشنی شمس و قمر پہلے
 طوافِ بابِ رحمت کر مناجاتِ سحر پہلے
 کرو مجرم کی میزانِ عمل زیرِ وزیر پہلے
 خبردارِ محبتِ خود سے ہو جا بے خبر پہلے
 مقامِ حمد پر فائز ہوئے خیر البشر پہلے
 پھری بہرِ شفاعت لاکھ دنیا در بدر پہلے
 نگاہِ خودِ مناسبتِ اکرے ذوقِ نظر پہلے

ہو ختم زندگی کی شام پہلے یا سحر پہلے
تو ہو جاہر خبر پر بتدائے بے خبر پہلے
ہمارے ہی لئے کھولے گئے جنت کے در پہلے
مچارندوں میں غل ساقی ادھر پہلے ادھر پہلے
جہانِ ماسوا کی تھی جہاں کو کب خبر پہلے
گنہگار ان امت کی شہا لینا خبر پہلے

مدینہ لے تو چل عمر رواں پھر غور کر لینا
خبر دارِ رموزِ خضر و عرفاں ہے اگر ہونا
نورِ مغفرت پہلے ہمیں دی حشر میں حق نے
وہ مینا در بغل ساغر بکف کوثر پہ جب آئے
یہ عقدہ اب کھلا دنیا رچی میرے لئے ورنہ
بروں کو حشر میں اچھوں کے آگے کون پوچھے گا

صنیا سرکار کر دیں گے مدینہ کا سفر آساں
مٹا دے قلب سے اندیشہ زادِ سفر پہلے

کعبۂ اسلام میں قبلہ نما پیدا ہوئے
ساقی کوثر امیرِ میکدا پیدا ہوئے
حق شناس حق پرست حق نما پیدا ہوئے
حضرت مولا علی مشکل کشا پیدا ہوئے
بطن سے جس کے علی شیر خدا پیدا ہوئے
فاتح میدانِ خیمہِ مرحب پیدا ہوئے
وہ علمبردارِ دینِ مصطفیٰ پیدا ہوئے
آپ مادر زاد گویا باخدا پیدا ہوئے

نورِ حق ظلِ جمالِ مصطفیٰ پیدا ہوئے
میکشی کے دل میں ارماں بر ملا پیدا ہوئے
چھاگئی حقانیتِ تشلیث و کفر و شرک پر
ہو گئے "من کنت مولا" کے معنی آشکا
اللہ اللہ فاطمہ بنتِ اسد کا دبدبہ
ہو گئی ناپیدِ مرحب کی عرب سے سلطنت
اُڑ رہا ہی نصرتِ حق کا پھریرا آج تک
کمسنی میں دولتِ اسلام پائی آپ نے

وقتِ ہجرت سرکف تھو جائشیں مصطفیٰ
 میں علی ہوں میں علی، مجھ سے حدیثِ پاک
 راز دار کُنت کُنزا تَخْفِیًّا سرِ خدا
 آپ وہ جاں دادہ راہِ خدا پیدا ہوئے
 یعنی نورِ مصطفیٰ سے مرتضیٰ پیدا ہوئے
 مصحفِ ناطق جنابِ مرتضیٰ پیدا ہوئے
 شورِ تکبیر و ازاں اقصائے عالم سے اٹھا
 مرتضیٰ کعبہ کے اندر جب ضیا پیدا ہوئے

پسُ دن لبِ جانِ بخش کی تاثیر دیکھیں گے
 حسینِ عرش کی نازِ آفریں تصویر دیکھیں گے
 نئی جرم و فاکِ حشر میں تاثیر دیکھیں گے
 حرم میں آ زما کر اب تو ہم تقدیر دیکھیں گے
 یہی تحریرِ پیشانی یقیناً اب ہے پیشِ آنی
 فضائے صبحِ محشر صبحِ عیدِ آرزو ہوگی
 جمالِ رُخ کمالِ خلق پر ہے تبصرہ کرنا
 بقائے نورِ باطن کے لئے اے نفسِ بدبطن
 خجل ہونگے فرشتے اپنی معصومانہ فطرت پر
 تو سل سے تھے ذوقِ طلب پیدا تو ہول پر
 ہجومِ حشر میں کام آئیں گی بتیا بیاں دل کی
 لحد میں جی اٹھیں گے جب تی تصویر دیکھیں گے
 یہ ہم خوابِ عدم کی حشر میں تعبیر دیکھیں گے
 تری زلفوں کے قیدی پاؤں زنجیر دیکھیں گے
 مالِ عہد یک در گیر محکم گیر دیکھیں گے
 جو لکھا ہے مقدر کا، بہر تقدیر دیکھیں گے
 ہلالِ بلد کی جب چاند سی تصویر دیکھیں گے
 کبھی قرآن، کبھی قرآن کی ہم تفسیر دیکھیں گے
 ہم اپنے ہاتھ سے اپنا کلیجہ چیر دیکھیں گے
 گنہگاروں کی روزِ حشر جب توقیر دیکھیں گے
 دعاؤں میں عیاں رنگینی تاثیر دیکھیں گے
 تمہارا منہ تمہارے عاشقِ دلگیر دیکھیں گے

جنوں آوارگانِ عشقِ صحرائے حرم میں بھی
 حیاتِ جاوداں پائیں گے راہِ حق میں سرِ دیکر
 شفیعِ حشر کے قدموں پہ سر رکھ دیں گے رو رو کر
 کما نمارِ حرم آجُملہ قوسین سے باہر
 گریباں گیر کاٹے خاک دامن گیر دیکھیں گے
 تجلی نورِ زرداں کی تہہ شمشیر دیکھیں گے
 ہم اپنے نامہ عصیاں کی جب تحریر دیکھیں گے
 نگاہوں کے تری چلتے ہوئے ہم تیر دیکھیں گے
 جس کے عکسِ رخ سے نورِ ایماں آج سینہ میں
 ضیا ہم قبر میں اس چاند کی تنویر دیکھیں گے

مجلدِ رحمت پہ چلمن ڈال دی
 چادرِ گلِ تابدا من ڈال دی
 گنبدِ خضرا کی نزہت کے منشار
 لوٹ لی پھولوں نے طیبہ کی بہار
 دیکھ کر زاہد نے ساقی کا جمال
 دی نویدِ زندگی جساوداں
 مرحبا اہلِ نظر سے یہ حجاب
 کی مسیحائی لبِ جاں بخش سے
 کر دیا مستِ مئے جسامِ طہور
 بن گئے ظلمت کے طورِ جمال
 اے میں قرباں کیوں یہ اُلجھن ڈال دی
 پیشِ رخِ پھولوں کی چلمن ڈال دی
 اوس سی گلشنِ بہ گلشنِ ڈال دی
 چھاؤنیِ نزدیکِ گلشنِ ڈال دی
 ہاتھ سے تسبیح فوراً ڈال دی
 تم نے جیتے جی یہ اُلجھن ڈال دی
 خود درِ رحمت پہ چلمن ڈال دی
 رُوحِ تن میں بعدِ مُردن ڈال دی
 جس پر چشمِ بادہ افکن ڈال دی
 جب شعاعِ رُئے روشن ڈال دی

کس نے ہلچل زیرِ مدفن ڈال دی
چشمِ رحمت سوتے مدفن ڈال دی
ہم نے خود شرما کے گردن ڈال دی
ہر طرف جلوؤں کی چلمن ڈال دی
کیوں سپرے ناولک فلن ڈال دی
تو نے یہ تفریق رہزن ڈال دی
تالشِ رخسارِ روشن ڈال دی
اے فلک تو نے یہ آن بن ڈال دی
دل میں ہلچل نفسِ دشمن ڈال دی

بن گیا سینہ مدینہ اے ضیاء
بند کی جب آنکھ گردن ڈال دی

قُتُم بِاِذْنِ اللّٰہِ کس نے کہہ دیا
دی عذابِ قبر سے مجھ کو نجات
دیکھ کر محشر میں فر و معصیت
عرش پر بھی وہ پس پردہ رہے
آہِ مسلم کا فلک دیکھا اثر
کر دیا برہم نظامِ حسن و عشق
قسمتِ کونین چمکی تم سے، جب
متحد شیرازہ اسلام تھا
خونِ ارمان و عقیدت کر دیا

خدا کے گھر میں محبوبِ خدا کی یاد رہنے دے
ہو اس گھر سے بقائے عالم ایجاد رہنے دے
حریمِ دل میں حسن و عشق کی بنیاد رہنے دے
نہاں شامِ عدم میں ظلمتِ الحاد رہنے دے
مری خاکِ لحد کو اے صبا برباد رہنے دے

غمِ عشقِ نبی سینہ میں آ، دل شاد رہے
اجلِ معمرہ ہستی نہ کر برباد رہنے دے
لیکن لامکاں قصرِ تصور سے نہ جا باہر
چمکِ فاران سے پھر جلوۂ اسلام دنیا میں
پہنچے دے غبارِ کارواں کے ساتھ طیبہ تک

مجھے نادام نہ کر محشر میں تو ستار ہے یارب!
 غم دنیا جدا ہو قبر سے تیرا خدا حافظ
 سوال نیک بد کو اس بھری محفل میں کیا حاصل
 سنائے جا بہ اندازِ طرب نعتِ نبیؐ واعظ
 تری شانِ کرم اور پرستش اعمالِ بد یار
 اٹھاپا بندیِ آدابِ محشر کی سوؤں والے
 نہ پہنچاتا رہ سنا رہ حرمِ نالہ کوئی اب تک
 نگاہِ مست سے دل کو بنا میخانہٗ جنت
 طے گی بھیک سو سو بار سائلِ باپِ حمت

نہاں مجھ سے مے اعمال کی دوا دینے دے
 کنارِ عافیت میں مجھ کو شاد آباد رہنے دے
 اٹھالے فتنہٗ محشر نہ یہ اُفتاد رہنے دے
 سیرِ محفلِ بیپا شورِ مبارکباد رہنے دے
 سیرِ محشر حسابِ جرمِ بے تعدا رہنے دے
 غلامِ پابِ بھولاں کو یہاں آزاد رہنے دے
 بلند آہنگیاں یہ لے لبِ فریاد رہنے دے
 مجھے ساغرِ بکف لے ساقیِ بغداد رہنے دے
 ابھی سستِ طلب و طالبِ امداد رہنے دے

حضورِ میں بُلا، دے ذوقِ عرفاں دل منور کر
 ضیا کو باریابِ محاسن ارشاد رہنے دے

تا حرمِ پیچھے زیارت کی ہوس میں رہ گئے
 کھینچی کچھا کھولنے یوں تصویرِ بنیادِ حرم
 دل ہو اندرِ خمِ ابرو بجائے دل مگر
 اس یقیں پر عرشِ ہوائے توہمِ شرک کے قریب
 ہو چکا داخلِ حرم میں کاروانِ اہلِ شوق

نالے تھک کر کوچہٗ فریاد رس میں رہ گئے
 عرش کے جلوئے نگاہِ دور رس میں رہ گئے
 چند قطرے خون کے تارِ نفس میں رہ گئے
 جذب ہو کر جانِ دل تارِ نفس میں رہ گئے
 ناتواں ہم حسرتِ بانگِ جرس میں رہ گئے

اس کی رحمت نے تو کھینچا بارہا اپنی طرف
 ابر رحمت ہاں ذرا دو چار چھپے اور بھی
 گنبدِ خضر کے جلوؤں پر یہ ہوتا ہو گماں
 حاملِ بارِ امانت ہم ہوئے روزِ ازل
 روح کی آزادیاں پابندِ آب و گل ہوئیں
 ہو سکے لب آشنا ان کے بھی ہم تیشہ دہاں
 حشر کو سر پر اٹھانے کشتگانِ پائے ناز
 اب کہاں میں اے حرمِ والو کہاں میرا مزار
 حاصلِ اُمید ہے مکہ مدینہ کا سفر
 پھنس کے ہم اے ذوقِ عصیان تیرے لبوں رہ گئے
 معصیت کے دلغِ دامانِ ہوس میں رہ گئے
 چاند تارے ڈوب کر شاید کلس میں رہ گئے
 حاملانِ عرش و کرسی پیش و پس میں رہ گئے
 ہو کے شامل ہم اسیرانِ قفس میں رہ گئے
 قطرہ ہائے شہد جو پائے مگس میں رہ گئے
 تیرے قدموں کی مگر کھا کھا کے قسمیں رہ گئے
 چند فکے تھے جو بک کر خار و خس میں رہ گئے
 جائینگے اگلے برس گر اس برس میں رہ گئے

بے اثر محشر میں ہر فریاد تھی لیکن ضیا
 ہم لپٹ کر دامنِ فریاد رس میں رہ گئے

ظہورِ نورِ خدا سراسر ربیعِ الاول شریف میں ہے
 فضائے کون و مکاں منورِ ربیعِ الاول شریف میں ہے
 نگاہیں اٹھیں ہلالِ چمکا، کسی کا نورِ جمال چمکا
 نظر فلک پر، درود لب پر، ربیعِ الاول شریف میں ہے
 ہیں عیدِ میلاد کے ترانے، دکھائے رحمت کے دنِ خدا نے
 خوشی کا اظہارِ عام گھر گھر، ربیعِ الاول شریف میں ہے

نسیم رحمت کے سر دھونکے، بہشت برکف جہاں سے آئے
 مشامِ اہل جہاں معطر، ربیع الاول شریف میں ہے
 برس ہے ہیں کرم کے جھالے مُرادیں پاتے ہیں پالے والے
 عطا و انعام کی پُچھاور ربیع الاول شریف میں ہے
 ہزاروں جانیں نثار آقا، نگاہیں سوئے دیارِ آفا
 بحورِ ارماں دلوں کے اندر ربیع الاول شریف میں ہے
 بولے کوثر ہے چشمِ بدینا، ہے میسکہ گلشنِ مدینہ
 دلوں میں اک کیفِ روح پرور ربیع الاول شریف میں ہے
 بہارِ جنت چین چین ہے، جہاں بداماں ہر انجن ہے
 بہشتِ اُمید ہر گل تر ربیع الاول شریف میں ہے
 مچی ہیں دھولیں اچھی ہو شادی، ہو بخششِ عام کی منادی
 نویدِ دیدِ شفیع محشر ربیع الاول شریف میں ہے
 ہزاروں آرائشوں کے ساماں، نگارِ محفل چین بداماں
 ہر ایک گھر جنتوں کا منظر، ربیع الاول شریف میں ہے
 نثارِ صبحِ شبِ ولادت، بہارِ جنت، نگارِ جنت
 وہ دنِ ادہ نورِ محسوس کا منظر ربیع الاول شریف میں ہے
 ہو مسکنِ ذوق و شوقِ سینہ، بلا لومولا سوئے مدینہ
 یہ التجائے ضیائے مضطر ربیع الاول شریف میں ہے

جب تک آئینہ بکف عالم ایجاد رہے
تا بدلے مدنی چاند تری یاد رہے
لائے پیغامِ طرب ماہِ ربیع الاول
خیر سے رحمت باری کی ہو گھر گھر بارش
آج جس گھر میں یہ محفل ہے، ہمیشہ شریاب
اے خدا عیدِ ولادت کے تصدق میں خلیق
دہر میں تذکرۂ مجلسِ میلاد رہے
نورِ ایمان مکمل سے دل آباد رہے
ہر گدائے درِ سلطانِ مدسل شاد رہے
ہر مکانِ عیش محلِ عیش کی بنیاد رہے
تیری بخشش ترے اکرام سے آباد رہے
عمر سرخوش رہے سرورِ ہے شاد رہے

رحمتیں عرش سے نازل ہوں عیناً صبحِ صفا
قادر آباد منور رہے آباد رہے

سنئے ہی یہ کلاپِ مدینہ میں رہ گئے
اریاں ہی میرے کیا تھو جو سینہ میں رہ گئے
توڑے تمام سلسلے قیدِ حیات کے
قسمت بُری تھی میری کہ میں اُن سے چھٹ گیا
یوں نندِ کاروانِ حرم کی گئی قسبول
نام ان کا حشر تک کو ہے اک نقشِ کالجھ
پی پی کے جامِ سب درِ ساقی سے آگئے
لے مر حبا، اسیر کی قسمت تو دیکھئے
اریاں جگرِ موس کے سینہ میں رہ گئے
ہاں تم تو خوش ہوئے کہ مدینہ میں رہ گئے
تھے وہ اسیرِ عشقِ مدینہ میں رہ گئے
و خوش نصیب تھے کہ مدینہ میں رہ گئے
کچھ لعلِ مصطفیٰ کے خورینہ میں رہ گئے
اُبھرے ہوئے حروفِ نگینہ میں رہ گئے
میکشِ مئے حجاز کے پینے میں رہ گئے
ہماں بنے نبیؐ کے مدینہ میں رہ گئے

بہر فنا میں غرق ہوئی کشتی حیات
 ارماں بر آئے احمد و عیسیٰ، اسیر کے
 مگر حضور زندہ جاوید ہو گئے
 وہ نا خدا کے ساتھ سفینہ میں رہ گئے
 مکہ میں وہ رہے، یہ مدینہ میں رہ گئے
 مرنے میں ہم غریبانہ جینے میں رہ گئے
 دیکھانہ اے ضیا انہیں حاجی بنے ہوئے
 گھٹ گھٹ کے شوق سب سے سینہ میں گئے

مئے توحید سے بھر دے خم دینا ساقی
 تاکجا تذکرۂ ساغر و مینا ساقی
 کشتی مے کو بنا میرا سفینا ساقی
 آج ہے عید ولادت کی خوشی زندوں میں
 تشہ کاموں کا ہی فردوس میں کوثر پہ ہجوم
 تیری رحمت سے ہے زندانِ حرم پر ہر روز
 دیکھ مخمور نگاہوں سے ذرا دل کی طرف
 قلب مے نوش میں میخانہ فاران سے آ
 ہو تری چشم سیہ مست جو اعجاز نما
 گرمی حشر سے لب تشہ ہیں زندانِ خراب
 تشہ کا مانِ حرم آگ بجھا لیں دل کی
 آگیا خیر سے رحمت کا مہینہ ساقی
 بادہ نوشوں کو بلا سوئے مدینہ ساقی
 لے کے میخوار کو چل سوئے مدینہ ساقی
 ہے ثواب آج مئے ناب کا پینا ساقی
 لب نسیم ہے سلطانِ مدینہ ساقی
 بادہ افشاں گلں گنبدِ مینا ساقی
 بادۂ خلد سے بھر دے مرا سینہ ساقی
 میرے سینہ کو بنا آج مدینہ ساقی
 جام کوثر بنے ہر دیدۂ بینا ساقی
 سب کٹاوسے مئے کوثر کا خزینہ ساقی
 لیخ گلگوں سے ٹپکنے دے پسینہ ساقی

غرق طوفاں سرِ محشر نہ ہو میخوار کی ناؤ
 نا خدا بن کے ترا، میرا سفینہ ساقی
 ہر قدم باپِ تقرب پہ ہے میخواروں کا
 میکہو ہی ترا یا عرش کا زینہ ساقی
 جلد تا میکہو شرب و فساد ان بلا
 ہی محال اپنا ترے ہجر میں جینا ساقی
 تیرے ہاتھوں سے ہر اک جرّے کا طالب
 تیرا میکش تیرا درویش کمینہ ساقی

دستِ رحمت سے ضیا کو بھی کوئی جام ملے
 تیرے صدقہ مرے سلطانِ مدینہ ساقی

خدا کے محبوب بن کے آئے جہاں میں وہ بزمِ لامکاں سے
 جدا ہے حسن و جمال ان کا، جمالِ خوبانِ دو جہاں سے
 ہوئے شوقِ حرم کے قربان، بنا دیا مجھ کو دشتِ پمیا
 ہیں میری بیچین حسرتیں بھی لگی ہوئی گردِ کارواں سے
 عدم سے دارِ فنا میں آئے، عدم کو دارِ فنا سے پہنچے
 یہی تولے خضر ہے وہ منزل کیا تھا ہم نے سفرِ جہاں سے
 فلک سے جلوے برس رہے تھے، فلک تھا ارضِ حرم کے صدقہ
 زمین کعبہ کو چومتے تھے، ستارے گر گر کے آسماں سے
 جہیں ادب سے جھکی ہوئی ہے، نظر کو معراج ہو رہی ہے
 ہے سجدہ شوق کو عقیدت، حضور کے سنگِ آستاں سے

ہو تم خبردار رازِ پنہاں، کہ تم پہ ہر غیب ہے نمایاں
 تمہیں بنایا گیا ہے محرم، تمام اسرارِ کن و کاں سے
 ہو جس پہ تیری نگاہِ رحمت، اُسے یہ حاصل ہو کیفِ سرمد
 کہ اس کی ناکام آرزوئیں گلے ملیں عیشِ جاوداں سے
 حرم کی وہ سُرخ سُرخ کلیاں، ہنوز ہیں میکدہ بداماں
 شراب کو ٹرٹیک رہی ہے شفق کے دامن میں آسماں سے
 صدائے تکبیر اللہ، طلسمِ باطل ہے پارہ پارہ
 خموش ہیں بُت لرز رہے ہیں صنم کدے ہیبتِ ازاں سے
 صراط کی تنگ منزلوں میں، ہیں لغزشیں سو قدم قدم پر
 اٹھے گا کیونکر یہ بارِ عصیاں حضورِ مجھ جیسے ناتواں سے
 ہے لے ضیاءِ مدلول سے اپنی، یہ آرزو حاصل تمنا
 مدینہ جا کر کبھی نہ آئے، حضورِ انور کے آستان سے

میں اپنے رسولِ معظم کے صدقے	محمد شفیع دو عالم کے صدقے
ازل تا ابد سلطنت جس کی قائم	میں اس تاجدارِ دو عالم کے صدقے
مجھے جس نے ایمان و اسلام بخشا	دل اس ذوالکرم اس مکرّم کے صدقے
میں ہو جاؤں صدیقِ اکبر کے قرباں	مری جان نثارِ حقِ اعظم کے صدقے

شہیدانِ اسلام، عثمانِ رضی اللہ عنہ
 ہو قتلِ حسین و حسن جس کا عنوان
 خدائی کو پہنچا یا جس نے خدا تک
 ہر اک جرعد ہے جس کا تسنیم د کوثر
 پریشاں دلوں کو سکوں دینے والے
 کیا سجدہ صبحِ ازل حکمِ رب سے
 ہمیشہ سے ہے جو غلاموں کا حامی
 رہے شرمِ عصیاں سے جو اشکِ افشاں
 جدائیِ مدینہ کی ہو دردِ جس کا
 غریبوں کی جنتِ بداماں مرادیں
 ہے عشقِ رُخِ مقتدر کا تقاضا

میں اُن کشتگانِ معظم کے صدقے
 عزادار اس بزمِ ماتم کے صدقے
 میں اس رہرو عرشِ اعظم کے صدقے
 میں اس ساغرِ آبِ زمزم کے صدقے
 دل و جاں تری زلفِ بہم کے صدقے
 فلکِ تابشِ حسنِ آدم کے صدقے
 میں اس خوگرِ لطفِ بہیم کے صدقے
 گنہگار اس چشمِ پریم کے صدقے
 میں اس دل کے قربان میں اس غم کے صدقے
 غریبوں کے غمخوار و ہمدم کے صدقے
 دلِ جاں رہیں غوثِ اعظم کے صدقے

منور کئے جس نے تاریک سینے

ضیا ایسے نورِ مجسم کے صدقے

آئینہ حق یا نورِ خدا یا سرِ حقیقت کیا کہتے

سمجھے نہ سمجھ والے کیا ہے وہ چاندی صورت کیا کہتے

کس طرح رسائی ہو ممکن تابیابِ اجابت کیا کہتے

ہے شوقِ زیارت میں حائلِ نا کامی قسمت کیا کہتے

ہے روزِ ازل سے آنکھوں میں کیوں نشہ وحدت کیا کہئے
مدرّوش مئے توحید سے ہوں ساقی کی عنایت کیا کہئے

وہ تاجورِ لولاک لہا، شاہِ دوسرا، محبوبِ خدا
تا عرشِ ہی جس کے رُخ کی ضیا اس چاند کی رفعت کیا کہئے
عارض کی قسم، گیسو کی قسم، قرآن میں کھائی ہے پیہم
کس درجہ خدائے پاک کو ہے، محبوب وہ صورت کیا کہئے

جنت کی بہاریں ہیں قرباں، فردوس و جہاں ہیں عطرِ فشاں
طیبہ کے شگفتہ پھولوں کو رشکِ گلِ جنت کیا کہئے
اللہ کو ہر مغیّب سے اعزازِ بڑھانا تھا ان کا
موقوف تھی ختمِ رسل پر کیوں تکمیلِ نبوت کیا کہئے

حسنِ شہِ خواہاں کے عاشق محبوبِ الہی کہلائے
آغازِ محبت دیکھ لیا، انجامِ محبت کیا کہئے
وہ ارضِ حرم، وہ پاک زمیں یعنی لوحِ شاہنشہ دیں
ہے رشکِ جہاں یا خلدِ بریں یا خطہ جنت کیا کہئے

کس چاند کی تابش کا ہوا اثر ہو کس کی تجلی پیشِ نظر
ہر ذرہ لوح کا آج ہے کیوں آئینہ حیرت کیا کہئے
آمت کو نویدِ جنت ہے، دنیا کو پیامِ رحمت ہے
کس کس کے لئے ہو محشر میں اعلانِ شفاعت کیا کہئے

ہر اشکِ ندامت روزِ جزا تھا در خوشی آب و بیش بہا
ہو نقدِ شفاعت جس کا صلہ اس مال کی قیمت کیا کہئے

بکھرے ہوئے موتی چُن چُن کر لڑیوں میں پروئے جاتے ہیں
بکھرا ہے فضلے دہر میں کیوں شیرازہ اُمت کیا کہئے

بیکار ہے سب فریاد و فغاں ہے اُن پہ عیاں ہر رازِ نہاں
سرکارِ کرم میں اے مُسلم معروضہ اُمت کیا کہئے

از خود ہے اثر اندازِ ضیا، مولا کا تو صلِ صلِ علی
کیوں آج ہے اک بیکس کی دعا مائل بہ اجابت کیا کہئے

دیوانہ ہے اک عالم دیوانہ کو کیا کہئے
اس گلکدہ رحمتِ میخانہ کو کیا کہئے
گردش ہے یہ قسمت کی پیمانہ کو کیا کہئے
کیا کہئے یگانہ کو بیگانہ کو کیا کہئے
ہے سوختہ جاں عالم پروانہ کو کیا کہئے
اس طولِ شبِ غم کے افسانہ کو کیا کہئے
ہے یہ کوئی دیوانہ، دیوانہ کو کیا کہئے
اب اس مدنی منزل کا شانہ کو کیا کہئے

حُسنِ شبِ خواباں کے افسانہ کو کیا کہئے
ہو جامِ بکف جس میں مکی مدنی ساقی
ہم دور میں ساقی کے لبِ تشنہ ہے اب تک
دنیا در ساقی پر ہے مست مئے دھت
شمعِ حرمِ کعبہ وہ طورِ تجلی ہے
میں دورِ مدینہ سے وہ دور ہیں سینہ سے
چھوٹے نہ قدم میں نے محشر میں تو فرمایا
دلِ عرش تھایا کعبہ جب آگے تم دل میں

قسمت کے بدلتے ہی دنیا کی ہوا بدلی
جو ہر نبوت کا حامل ہوا زل ہی سے
ہر اپنل ہے بیگانہ ، بیگانہ کو کیا کہئے
پوچھو یہ بیضی سے اس شانہ کو کیا کہئے
جب گھر میں بیاباں ہو دیرانہ کو کیا کہئے
جہاں میں جو روضہ کی کام آئیں ضیا آنسو
اس سلک جو اہر کے ہر دانہ کو کیا کہئے

وجودِ بزمِ حسن و عشق کی کیا داستاں کہئے
خدا حافظ شبِ مدفن کو اے خوابِ گراں کہئے
کمالِ مغفرت کی حشر میں کیا داستاں کہئے
کہاں اے خضر منزل ہی کہاں ہی کارواں کہئے
مرادم ہے ریاضِ دہر کی ریح رواں کہئے
وجودِ صاحبِ لولاک پر ہے تبصرہ کرنا
فتارِ قبر سے دل مضطرب کی رُوح گھٹتی ہے
ہی سینہ مسکن شاہِ مدینہ دل ہے آئینہ
جہاں میں آپا ہی کون سلطانِ جہان پرورد
تصویر میں لہجہ بخش کے دی جا عاشق نے
مدینہ کی زمیں پر سر بسجود ہے نہ ہے قسمت
مکمل دستِ قدرت کے کیا نظمِ جہاں کہئے
ہوئی صبحِ قیامت نور کے ترے کے ازاں کہئے
گناہوں کی ہوئی سعی عمل سبے ایگاں کہئے
مسافرِ جادۂ راہِ عدم ڈھونڈے کہاں کہئے
جہانِ رنگِ بومیں گم میں ہو جاؤ کہاں کہئے
بنائے خلق کہئے، وجہ تخلیق جہاں کہئے
نسیمِ غلد بسم اللہ، رودادِ جہاں کہئے
مے اُجڑے ہوئے دل کو حریمِ لامکاں کہئے
درِ رحمت جاتے آپ کے سائل کہاں کہئے
تفنا کی اس ادا کو بھی حیاتِ جاوڈاں کہئے
مے داغِ جبین کو ماہِ اوجِ آسماں کہئے

تہہ مدفن ابد آثار ہے انوار کی بارش
 زمیں بوسِ حرم ہونے نہ دیگا اے فلک کنتک
 نہ ہو گریاتھ میں دامانِ رحمت آلِ احمد کا
 بلجِ ابطحی لاریب تیرے چاند سے رُخ کا
 مدد کو اہل حاجت کی وہاں تشریف لائیں
 تری صورت کو اے آئینہ صورتِ گرِ عالم
 خدا سے قرب تھا جو صاحبِ قہسین کو حال
 طوافِ بابِ رحمت ہو مذاقِ گردِ شمسِ قہمت
 سرِ عرشِ بریں ہیں سرِ سجدہ شافعِ محشر
 ہے رُخِ آئینہ انوار، کیسو ظلِ رحمت ہیں
 ہیں اسمیں سُرخِ دے ساقی کوثر کی آنکھوں کے
 غبارِ طبع کا باعث ہے رُخ کو آئینہ کہنا
 اگر ہو گنبدِ خضرا کی جانب بھی کوئی چکر

شبِ تارِ لحد کو صبحِ عیشِ جاوداں کہئے
 رہیں گے نالے کبتک نارسلے آسماں کہئے
 سہارا کس کا ڈھونڈیں حشر میں ہم ناتواں کہئے
 ازل سے ہیں نمک پروردہ خوابانِ جہاں کہئے
 حضورِ قلب سے یا رحمتِ عالم جہاں کہئے
 جہانِ حُسن میں حُسنِ ازل کا اک نشان کہئے
 اسے یادِ صل کہئے، یا حجابِ دو کماں کہئے
 حرمِ سودشتِ بیماں حرمِ جائے کہاں کہئے
 ہو کیوں مایوسِ بخششِ آرزوئے عاصیاں کہئے
 یہ ہو شانِ نزولِ سورۃ نود و دھاں کہئے
 نہ کہئے دل کو دلِ جامِ شرابِ ارغول کہئے
 کتابِ اللہ کہئے شرحِ رازِ کنِ فکاں کہئے
 دلِ برگشتہ قہمت کا سلام اے آسماں کہئے

بھرا ہے گلشنِ جنت کے پھولوں سے مراد امی
 ضیا مجھ کو گدائے قاسمِ نادرِ جنان کہئے

بارشِ لطف با نذاۃ عصیاں کر دے

حشر میں شاد مجھے رحمتِ یزداں کر دے

اے خدا حشر میں تفریح کا سماں کر دے
 جلوۂ حسن خدا ساز نمایاں کر دے
 بخودی تزکیہ نفس کا سماں کر دے
 دل میں یارب مدنی چاند کو مہاں کر دے
 اے شہ حسن اٹھا آئینہ رخ سے حجاب
 ساقی خلد ہو نسیم بکف جلوہ سرور
 بدر کے چاند تجھے دیکھ لے گر چشم فلک
 مجمع عام ہے رسوایہ سیہ کار نہ ہو
 پھر ہوا عجاز نما مصحف رخسارِ نبیؐ
 لامکاں دود ہے آحد تعین کی طرف
 ہے سزا و جزا تیرا جلال اور کمال
 بھیک دے بھیک پلے عربی ہنس ہنس کر
 ہے لعاب دہن پاکِ نبیؐ، آپ حیات
 ناوک چشم خدا ہیں کوسکوں ہو در نہ
 نغمہ مغفرت عام سنا رحمت حق
 ایک آئینہ سے کرو عدت و کثرت کا ظہور
 بارش اشکِ ندامت ہو مسلسل جاری

ہر گنہگار کو فردوسِ بداماں کر دے
 دل کو فانیوں میں حرم اے مہتاباں کر دے
 یعنی سینہ کو مدینہ کسی عنوان کر دے
 دل کا ہر داغ چرخیغ تہہ داماں کر دے
 دل کو بخود انگہ شوق کو حیراں کر دے
 تشنہ دید ہوں سیراب دل و جاں کر دے
 گل سرِ شام چرخِ مہتاباں کر دے
 گم مجھے حشر میں اے ظلمت عصیاں کر دے
 دل سپارہ کو سپارہ تر آں کر دے
 جلوۂ عرش کو نزدیکِ رگِ جاں کر دے
 بیوا شاہ کو، محتاج کو سلطان کر دے
 اس نمکخوار کے دامن کو نمکداں کر دے
 خضرِ ظلمات میں گم چشمہ جیواں کر دے
 چاک سو بار کلیجہ مہتاباں کر دے
 خلق کو فارغ از اندیشہ عصیاں کر دے
 دل کو خلوت کدۂ عالم امکاں کر دے
 ڈر ہے محشر میں نہ برپا کہیں طواں کر دے

دامنِ گل کو بنادے شفقِ شامِ حرم
تا ابد شوق سے گردش میں فلک تو رہتا
صدقے معجزہ نقشِ کفِ پائے حضور
بتجہ کو قدرت نے وہ اعجاز نمائی دی ہے
تذکرہ ہم سے زلیخا مدنی چاند کا سن
تکتے ہیں سب شہِ دیں ہلکی نگاہوں سے مجھے
حُبِ دنیا، ہوسِ جاہ و زر و مال نہیں

بارشِ خونِ جگر دیدہ گریاں کر دے
مجھ کو مصروفِ طوافِ درجائیاں کر دے
ذرہ راہ کو خورشیدِ درخشاں کر دے
بے زباں شاخِ گلِ ترکو غزلخواں کر دے
ختمِ افسانہ حسنِ مہ کنعاں کر دے
پلہ آکر مرا بھاری سہریزاں کر دے
مجھ کو اللہ عطا، دولتِ ایماں کر دے

مقتدر اہل ولایت میں ضیا ہے وہ فقیر
جس کو اللہ گدائے شہِ جیلاں کر دے

ہلکا کے عرش پہ بندہ کو سرفراز کرے
گدائے کعبہ جو رخِ جانبِ حجاز کرے
نیاز مند مقتدر پہ فخر و ناز کرے
حضورِ عرش نشیں ہوں، کلیمِ طور مکیں
عیاں ہو رازِ حقیقت اٹھے حجابِ مجاز
ہو نیرِ دہر میں شورِ نوائے صبحِ الست
مے طہور کے چھینٹے وہ پھولِ برساتیں

شرفِ عطا جسے چاہے وہ بے نیاز کرے
طوافِ گنبدِ خضرا نگاہِ ناز کرے
خدا، حضور کی رحمت سے سرفراز کرے
ہے اس کی دین جسے چاہے سرفراز کرے
بشر اگر حق و باطل میں امتیاز کرے
بلندِ نغمہ کوئی سازِ نغمہ ساز کرے
کلی کلی صفتِ ساقی حبابِ زکرے

سحر سے ہے لب کوثر یہ شور رند دل میں
 مچی ہوئی ہے شفاعت کی دھوم محشر میں
 ترے نثار حدی خوان کا روانِ حجاز
 انا حرم میں جو بھولے سے ہونماز قضا
 تمام عمر کی حسرت ہے یہ خدا مجھ کو
 ہوں عشقِ حسن کے راز و نیاز بے پردہ
 نہ کیوں ہو علین مسادات اس کا مسلک حق
 سوا طلب سے فقیروں کو بھیک ملتی ہے

ہے کوئی جو درِ میخانہ آج باز کرے
 گناہگار نہ کیوں محصیت پہ ناز کرے
 سناوہ نغمہ جو ہر قلب کو گداز کرے
 ہزار سہو کے سجدے سرِ نیاز کرے
 عطا حضورِ شاہنشہ حجاز کرے
 نگاہِ پردہ بر انداز کشفِ راز کرے
 جو نسل و رنگ میں با صلانہ امتیاز کرے
 خدا حضور کی داد و دہش دراز کرے

وطن سے سوئے مدینہ ضیاء روانہ ہو

وہ دن نصیب خداوند بے نیاز کرے

خود جلوہ ساز جلوہ نمائی اگر کرے
 جنبشِ ذرا نگاہِ شفاعت اگر کرے
 کس کو یہ تاب فیصلہ بخیر و شر کرے
 عمر عزیز مثلِ ابوذر بسر کرے
 لطفِ حضور راہنمائی اگر کرے
 دیوانہ حرم نے جھکا کر سرِ نیاز

پیدا بشر بصورتِ خیر البشر کرے
 میزانِ احتساب کو زیرِ دبر کرے
 مختار جس کو داوِ محشر اگر کرے
 دل ہو غنی تو کیوں ہو میں مالِ زر کرے
 یہ بینوا بھی سوئے مدینہ سفر کرے
 سجدے قدم قدم پہ سرِ رہگذر کرے

دھونی رائے بیٹھا ہوں باب السلام پر
 ہاتھ آئے گرو سید داماں مصطفیٰ
 ہو صبح حشر جلد شفاعت کریم حضور
 ہم از تکاب جرم کریں لاکھائے کریم
 دو حرف کہہ تو دیں لب معجزنا سے آپ
 روضہ کی جالیوں پہ چڑھانا ہی سینہ کھول
 ہو ذوق تقویٰ، شوق عبادت جہاد نفس
 دل میں مکیں کعبہ مکیں گرنہ ہو تو کیا
 ممکن ہے رویت رخ محبوب ذوالجلال
 قائم ہو پھر حکومت مسلم جہان میں

یہ دل کی آرزو ہے کہ لطف حضور سے

یارب صنیا بھی سوئے مدینہ سفر کرے

پھیری کہاں گدائے حرم دبدب کرے
 خود احترام دست دعا کا اثر کرے
 طول شب لحد کو خدا مختصر کرے
 ہر باری تیری شان کرم درگزر کرے
 باتیں حجر کبھی، کبھی سجدہ شجر کرے
 ابر بہار بارش گلہائے تر کرے
 ہو کون، معرکہ جوئے سرے کے سر کرے
 کرنے کو سجدہ لاکھ کوئی عمر بھر کرے
 پہلے مذاق دید تو پس انداز کرے
 وہ دن نصیب پھر مدنی تاجور کرے

فضائے عرش سے وہ دل میں خود آیا نہیں کرتے
 حریم ناز کے جلوے نظر آیا نہیں کرتے
 پس پردہ بھی زہ کر وہ کبھی پردہ نہیں کرتے
 سر محشر گنہگاروں کو یوں سوا نہیں کرتے

اگر نلے طواف گنبد خضر نہیں کرتے
 نگاہ شوق کو مرہون نظار نہیں کرتے
 بنا رکھا ہے سینہ کو مدینہ دل میں رہتے ہیں
 فرشتہ پریش عصیاں سے حرف آتا ہی جوت پر

ہنگاہیں شرمِ عصیاں اٹھا سکتے نہیں لیکن
کفِ پائے نبیؐ سے ہے منور لوحِ پیشانی
ترے نقشِ قدمِ طوبہ کفِ دیکھ کر جلوے
زمین بوسیِ مدینہ کی مجھے معراجِ عزت ہے
ہوئیں سوئے حرم، مجبویاں کچھ خارِ دامن ہیں
لبِ جاں بخش پر مرنا حیاتِ جاہِ دانی ہو
نسیمِ خلد کے جھونکے ہیں گویا نیند کو جھونکے

طلبِ گارِ شفاعت ہیں غمِ فردا نہیں کرتے
بجز بابِ حرم ہرگز کہیں سجدہ نہیں کرتے
کلیمِ اظہارِ اعجازِ یدِ بیضا نہیں کرتے
مگر مجھ کو مدینہ میں طلبِ آقا نہیں کرتے
خدا شاہد کہ از خود ہم کوئی حیلہ نہیں کرتے
مریضِ جاں بلبِ فکرِ دمِ عیسیٰ نہیں کرتے
مدینہ سے لگی ہے آنکھ ہم سویا نہیں کرتے

شبِ تارِ لحد کا جیتے جی ناحق ہے اندیشہ
ضیاء کیوں یا و سلطانِ شبِ سرا نہیں کرتے

خود نما انوارِ قدرتِ رخِ پسِ پردا کے
جانِ دلِ نذرِ جمالِ شاہِ بدیع کے
اُس کا سایا آج تک جو ملکِ دنیا کے
تم حرم سے دمِ زدن میں عرشِ ملکِ پہنچا کے
بن گیا فاران کا ہر ذرہ فردوسِ مالِ
ہے مری تر دامنی غرقِ مے جامِ طہور
گمِ مدینہ کی فضاؤں میں ہو رُوحِ جاں نشا

عش کے جلوؤں میں نورِ مصطفیٰ دیکھا کے
جلوہِ حسنِ آفریں کو ہم گدا کیسا کے
جس کے گیسو تھے فضلِ عرشِ سایہ کے
تم نے ظاہرِ رازِ سبحانِ لائی سری کے
پھول بن بن کرتا ہے عرشِ سرساک کے
آ رہا ہوں نذرِ ساقیِ دولتِ تقویٰ کے
جارِ ہا ہوں خلد کو رخِ جانبِ طیبہ کے

صبح محشر تک شبِ مدفن میں ہم سویا کئے
 نارسا نالے فرازِ عرش تک پہنچا کئے
 بن کے شمعِ طورِ ذرے بدلے کے چمکا کئے
 نیند کے ماتے مگر ہم رات بھر سویا کئے
 آپ نے آئینہ اعجازِ یدِ بیضا کئے
 جنبشِ انگشت جس نے رُیاں دُریا کئے
 ذوقِ عصیاں کب ہاں جھکوبلا رسوا کئے
 عمر گزری دلِ نثارِ گنبدِ خضر کئے
 بدلیاں نورِ خدا کی سر پہ تھیں سایا کئے
 تھام کر دامنِ رحمتِ حشر میں مچلا کئے
 لوحِ پیشانی میں سجدوں کے نشاں بچا کئے

اُن کی مرضی پر مدینہ کا سفر موقوف ہو
 بیٹھے ہیں لطفِ نبیؐ پر ہم ضیاءِ تکیہ کئے

کر دیا غافل نسیمِ خلد نے بعدِ فنا
 اللہ اللہ جستجوئے قربِ مینارِ حرم
 پر تو نورِ قدم سے تیرے لے نورِ قدم
 وہ ہمارے واسطے شب بھر ہے صرفِ دعا
 آپ کے ہاتھوں بنی بزمِ جہاں طورِ جلال
 مجمعِ البحرینِ رحمتِ دستِ رحمتِ نثار
 جھک گئیں محشر میں آنکھیں شرم سے پیش کرتا
 دیکھئے کب تک بلائیں باپِ رحمت پر حضور
 چڑھتے سورج گھر کو جب غارِ حرا سے وہ چلے
 لے لیا جنبش کا وعدہ کشتگانِ عشق نے
 باپِ رحمت پر نچا در کو لے جاتا ہوں میں

قرآن کو خطِ نور میں لکھا کرے کوئی
 تکمیلِ ذوقِ چشمِ تماشا کرے کوئی
 سیرِ فضائے عرشِ معلیٰ کرے کوئی

تفسیرِ مصحفِ رُخِ زیب کرے کوئی
 نظارۂ رُخِ شہِ والا کرے کوئی
 آئے، طوافِ گنبدِ خضر کرے کوئی

دیکھے تجلی کف پائے حضور کو
 ہے سہل تر یہ صورت معراج قرب حق
 اعجاز جنبش لب جاں بخش دیکھ کر
 پردہ نشین عرش کی بے پردہ دید ہو
 خالق کریم شافع عقبی ہیں مصطفیٰ
 محشر میں تیری شان کریمی سے ہے بعید
 گردیکھنا ہے صاحب واللیل کا جمال
 اب تک یہ آرزوئے جبین نیاز ہے
 شامِ لحد میں جلوہ نما ہو حسین بدر
 آئے حضور ساقی کوثر سبوبکف
 سینہ نہ ہو مدینہ تو روشن نہ ہو جبین
 بھر لے درمرا دے سو بار جھولیاں
 تکمیلِ رہ نور دئی فسان کے لئے

جاؤں ہزار بار مدینہ کو میں ضیا
 مجھ کو طلب تو جانب طیبہ کرے کوئی

تازہ فسانہ یدِ بیضا کرے کوئی
 توصیف صاحب شب اسرار کرے کوئی
 کیوں خواہش دعاے میجا کرے کوئی
 جب عالم شہود سے پردا کرے کوئی
 کیوں خوف محشر و غم فزا کرے کوئی
 یارب! گناہگار کو رسوا کرے کوئی
 روشن چراغ طور تجلی کرے کوئی
 باپِ حرم ناز پہ سجد کرے کوئی
 اس چاند سے جمال کو دیکھا کرے کوئی
 تجدیدِ ذوقِ بادۂ مینا کرے کوئی
 گولاکھ سجدہ جانب کعبہ کرے کوئی
 دامن دراز سوائے مدینہ کرے کوئی
 تجدیدِ ترکِ راحت دنیا کرے کوئی

یہ گھر کعبہ بنا، اوسونے والے سبز گنبد کے

حرمِ حلال میں آ، اوسونے والے سبز گنبد کے

خدا شاہد کہ تیری خواب گاہ عرش رفعت پر
 سحر کی نیند کے جھونکوں میں آخواب حسین بنکر
 نگاہیں انتظار دید میں حلیم سے لپٹی ہیں
 حضوری کی تمنا آستان بوسی کی حسرت ہے
 نہ جادو من بچا کر میرے سر پر ڈال دے دامن
 مری ناکامیاں ذوق آشنائے کامیابی ہیں
 بنا جنت بداماں گوشت داماں سائل کو
 زیارت کا تمنائی ہوں، لیکن یہ تمنا ہے
 فقیروں، بنواؤں کو جہاں کی نعمتیں نہیں
 عطا ایمان کامل کر، محبت آشنادل سے
 مری حالت تری چشم خدا میں سو نہیں پہنچا
 تری مسند سجائی دست قدرت کے شبِ اسرا
 فغاں سن دستگیری کر، مدینہ میں بلا مجھ کو
 ترے لطف کرم پر ہے مدارِ آستان بوسی
 تری ذات گرامی کار سازِ اہل عالم ہے

ملک ہیں جبہ سا اوسونے والے سبز گنبد کے
 مری قسمت جگا، اوسونے والے سبز گنبد کے
 نقاب رخ اٹھا، اوسونے والے سبز گنبد کے
 غم دُوری مٹا، اوسونے والے سبز گنبد کے
 مصائب بچا، اوسونے والے سبز گنبد کے
 ہے تیرا آسرا، اوسونے والے سبز گنبد کے
 اٹھا دست دعا، اوسونے والے سبز گنبد کے
 مدینہ میں بلا، اوسونے والے سبز گنبد کے
 بخشش مرحبا، اوسونے والے سبز گنبد کے
 مجھے اپنا بنا، اوسونے والے سبز گنبد کے
 کروں میں عرض کیا، اوسونے والے سبز گنبد کے
 سرِ عرش علی، اوسونے والے سبز گنبد کے
 حبیبِ کبریا، اوسونے والے سبز گنبد کے
 کرم مجھ پر ذرا، اوسونے والے سبز گنبد کے
 مری بگڑی بنا، اوسونے والے سبز گنبد کے

خدا را جنبش دامن رحمت سکوں دیک

پریشان ہو ضیا، اوسونے والے سبز گنبد کے

توفیر ہے یہ روز قیامت رسولؐ کی
 سرور و شاد کام ہے امت رسولؐ کی
 مشتاق دید کو ہو زیارت رسولؐ کی
 جنت سے بے نیاز ہے امت رسولؐ کی
 خیر البشر کے مژدہ رہے تھے ابوالبشر
 بہ این ہمہ تقرب حق، جب رسلؐ کو
 حد تعینات سے تاحد لامکاں
 قرآن کی سورتوں میں ہو وصف رخ حضورؐ
 گنجائش تغیر و ترمیم ہے محال
 سر پر حضورؐ کے و دفعنا کا تاج ہے
 ایمان کی تو یہ ہے کہ ایمان مل گیا
 مجموعہ صفات الہی حضورؐ ہیں !
 رحمت کی بارشیں ہیں غلاموں پر رات دن
 محبوب جان تن سے زیادہ ہو دل مجھے
 صل علیٰ صحیفہ قدرت ہے سامنے
 فردوس قدسیاں ہو مدینہ کا ہر چین !
 عرش علیٰ ہے زیر کف پائے مصطفیٰؐ

ہے باعث نجات شفاعت رسولؐ کی
 ہے صبح عید صبح ولادت رسولؐ کی
 یارب ہو کامیاب محبت رسولؐ کی
 امت کی سیرگاہ ہے جنت رسولؐ کی
 آئے مسیح لے کے بشارت رسولؐ کی
 معلوم ہو سکی نہ حقیقت رسولؐ کی
 ہے دو جہاں میں عام نبوت رسولؐ کی
 ہے مصحف جمال کہ صورت رسولؐ کی
 حقا کہ مستفل ہے شریعت رسولؐ کی
 ہو ادب عرش سر حد رفعت رسولؐ کی
 جس دل کو مل گئی ہے محبت رسولؐ کی
 ظل جمال ذات ہے سیرت رسولؐ کی
 احسان و بذل وجود ہو عادت رسولؐ کی
 پاتا ہوں اپنے دل میں محبت رسولؐ کی
 آئینہ نگاہ ہے صورت رسولؐ کی
 طیبہ کی سبز زمین ہے جنت رسولؐ کی
 بالا حد خرد سے ہے رفعت رسولؐ کی

اب بھی جہاں میں پرچم اسلام ہے بلند
خود ہو گیا جمالِ خدا سے از پر نثار
آئینہ ہو گیا وَاَطِيعُوا الرَّسُولَ سے
اے مرجا، یہ شان، یہ شوکت رسولؐ کی
تصویر کھینچ کر یدِ قدرت رسولؐ کی
یعنی ہے فرضِ عین، اطاعت رسولؐ کی
بخشش کا مستحق تو نہ تھا میں ضیا، مگر
کام آئی روزِ حشر شفاعت رسولؐ کی

کیا کہئے شانِ روضہ گردوں نشان کی
کیوں جاں نثار تجھ پہ نہ ہو دو جہان کی
وَتَاكُمُ هُنُوْرُ رَفْعَتِ بَابِ السَّلَامِ ہے
صورتِ گرِ جمال ہے خود عاشقِ جمال
اقبالِ جرم ہی مجھے، مجرم ہوں اے کریم!
شفقت سے اپنے حجرہٴ انور میں دی جگہ
محشر میں آزمائشِ ایماں نہ ہو کریم
توصیفِ زلفِ رُخ کی ہیں معجزِ نمایاں
تسلیم کی شکستِ سلاطینِ دہرنے
بارِ گناہ کیسے اٹھاؤں میں اے کریم!
معراجِ قربِ صاحبِ قوسین دیکھنا
تصویر ہے بہشتِ نظر لامکان کی
کھائی ہے تیرے رجبِ قسم تیری جان کی
گردن جھکی ہے سوئے زمیں آسمان کی
صورت کے عطا ہوئی اس آن بان کی
پرسش ہی مجھ سے کیوں مے نام و نشان کی
خاطرِ عزیز تھی انہیں یہ مہمان کی
ساعت کبھی نہ آئے مرے امتحان کی
خوشبو ہے بزم میں اگر دوزِ عفران کی
بیٹھی تھی دھاک یہ مدنی نوجوان کی
ہمت ہے پست حشر میں مجھنا تو ان کی
دوری خدائے پاک سے تھی دو کسان کی

لیکن تھا لطف دید سر عرش بے حجاب
تھیں چمنیں اٹھی ہوئی سب میان کی
بے کیف محض طرح کا مصرع تھلاے ضیا
تلخی میں کم ہے آج علالت زبان کی

تجلی بن کے چھائیں تابشیں تنویرِ نہاں کی
نہیں کھلتی حقیقت غفلتِ محبوبِ یزدانی کی
زہے شانِ جلالت تاجدارِ بزمِ خواہاں کی
ازل کی آئینہ بندی، سجادِ بزمِ مہکاں کی
نظر کیا، حشرِ پروازِ نظر کیا چشمِ انساں کی
ہر صورتِ نور کی سورۃ، رُخِ محبوبِ یزداں کی
ہے کتنی خوشنما تمہید یہ تکمیلِ ایمان کی
وہاں سے ابتدا ہوتی ہر ان کی شوکتِ شان کی
زہیں ہو مطلعِ انوار، اشعارِ درخشاں کی
ضیا آئینہ بر کف ہے تجلی بدرِ افراں کی

مصحفِ رُخِ سر عیاں ہو جھلکِ ایمانوں کی
بھڑکے عرشِ نشیں! ہے ترے دیوانوں کی
صورتیں نور کی سورۃ ہیں مسلمانوں کی
وسعتیں تنگ ہیں سب حشر کے میدانوں کی

آستان بوس ہے دنیا مرے ارمانوں کی
 دشتِ بطحا سے عقیدت ہے یہ دیوانوں کی
 ہر شہِ حسن یہ شوکت ترے دہانوں کی
 حرمِ روضہ پر نور کی رفعت کے نثار
 آپ کی جلوہ گر ناز وہاں ہو کہ جہاں
 بَشَرٌ مِثْلُكُمْ ارشادِ بے آقا کا مرے
 ہو گیا تکرارِ درسِ نظامِ توحید
 حد جہاں ختم گن ہوں کی مرے ہوتی ہے
 شافعِ حشر مدد کو سرِ میزاں آنا
 تر نہ ہوا شکِ ندامت کہیں دامنِ حشر
 عام ہے رحمتِ عالم کی جہاں پر رحمت
 اپنے حجرہ میں رکھا، آپ نجاستِ دھونی
 ہے مدینہ میں جو وہ کعبہ مقصودِ حیات
 یاد کرتے ہیں مصیبت میں نہیں ان کے غلام
 رحم اے رحمتِ عالم! کہ ہوا انجامِ بخیر
 رحمتِ حق یہ ہے فرقِ حق و باطل موقوف
 بدلیاں کعبہ سے رحمت کی اٹھی ہیں ساقی

لامکاں تک ہونہ کیوں حد سے کاشانوں کی
 دھجیاں نذر کو لائے ہیں گریبانوں کی
 گردنیں خم پئے تعظیم ہیں سلطانوں کی
 برجیاں سامنے ہیں خلد کے ایوانوں کی
 ہر رسائی نہ فرشتوں کی، نہ انسانوں کی
 کیوں نہ محبوبِ خدا شکلِ ہوانسانوں کی
 تم ہدایت کے لئے آئے جب انسانوں کی
 حد ہے آغاز وہاں سو ترے احسانوں کی
 جانچ جب ہو مرے اعمال کے میزانوں کی
 شرم سے آنکھیں ہیں خونبارِ پشیمانوں کی
 منزلت مثل یگانوں کے ہے بیگانوں کی
 اللہ اللہ یہ مدارات تھی مہمانوں کی
 قبلہ رُوزِ نزع میں آنکھیں ہیں مسلمانوں کی
 مشکلیں کرتے ہیں آساں پریشانوں کی
 غفلتیں رُوبہ ترقی ہیں مسلمانوں کی
 آزمائش ہے رہِ عشق میں ایمانوں کی
 آج بارش ہو چھلکتے ہوئے پیمانوں کی

مست ہیں بادۂ تسنیم ہے زندانِ جنات
 خلد میں بہتی ہیں نہریں تھے میخانوں کی
 جاں بحق بابِ نبیؐ پر ہو ضیا مثلِ اسیر
 یوں ہو تکمیلِ الہی، مرے اماں کی

حسین صورت ہے تیری یا کوئی سورۃ ہے قرآن کی
 تری جاں کی قسم، رب نے قسم کھائی تری جاں کی
 عرب کے چاند تیری تابشوں سے دشتِ یشرب میں
 ہے برقی طور کی ضو، چاندنی ہے ماہِ کنعاں کی
 مدینہ میں ہوں، دامانِ نظرِ جنتِ بداماں ہے
 زیارت کر رہا ہوں روضۂ سلطانِ خواباں کی
 تم لے نورِ خدا! انسان کی صورت ہوئے پیدا
 تمہارے دم سے عزت ہے ابد آثارِ انساں کی
 جہاں روحِ الایمؑ لینے کو آئے درسِ روحانی
 حریمِ ناز تھی وہ اُمّی مصحفِ بداماں کی
 خلیلؑ و نوحؑ و آدمؑ حشر میں تکتے ہیں منہ اُن کا
 نظران کی طرف ہے شیثؑ و داؤدؑ و سلیمانؑ کی
 خیالِ زلفِ سلطانِ شبِ اسری میں نیند آئے
 الہی خوابِ خودِ تعبیر ہو خوابِ پریشاں کی

اٹھائے رخ سے آنچل ساقی کو شر بجام آئے

لب نہر لبین تقدیر چمکی بزم رنداں کی

تصدق ساقی بزم نجف کی مست آنکھوں کے

مجھے سرمستیاں بخش گئیں صہبائے فاراں کی

حرم، اقصیٰ، دنیٰ، قوسین صرف ساز دساں ہیں

ہے دعوت عرشِ اعظم پر شبِ اسری کے جہاں کی

گنہگاروں میں روزِ حشر بھی یہ حشر برپا ہے

دُہائی ہے دُہائی، شافعِ جنت بدماں کی

زمین و آسماں کون و مکان زیرِ حکومت ہیں

ہے شاہی بحر و بر میں تاجدار جن و انساں کی

ضیاء ہے آمد و رفتِ نفس اک شغلِ روحانی

ہے ذکرِ جہر میں مصروف ہر جنبشِ رگِ جاں کی

خود مصور نے جو صورتِ کمنواری ساری

ہے ترے حسن کی یہ آئینہ داری ساری

جاگ کر بخششِ اُمت کی دعائیں مانگیں

نشہِ سحرِ نبی کم کبھی ہو گا، نہ ہوا،

پیکرِ حسن ہے تصویرِ تمہاری ساری

عرش کا نور ہے ہر شکل میں جاری ساری

تم نے ہر رات عبادت میں گزاری ساری

ہے یہ وہ کیفِ کرگِ گ میں ہو جاری ساری

خطِ رخسار ہے قرآن کی پوری تفسیر
 پھول تربت پہ مدینہ کے چڑھاتے ہیں ملک
 دلربا حسنِ خدا داد ہے کیا صلّ علی
 ہے جہاں حشر میں لذت کش دیدار حضور
 تیرے روضہ کی نصار شک بہارِ جنت
 دلِ ناکام مبارک ہونش اِطِ جاوید
 منحصر اُن کی شفاعت پہ ہی مجرم کی نجات
 میرے اک لشکِ ندامت کے مقابل کیا
 حشر میں کثرتِ عصیاں کا مجھے خوف نہیں

سورۂ نور ہے تصویر تمہاری ساری
 ہر لحد گلشنِ جنت کی کیاری ساری
 بزمِ کونینِ فدائی ہے تمہاری ساری
 واہ کیا چاندی صورت کے وہ پیاری ساری
 تیرے دامن کی ہوا بادِ بہاری ساری
 سن رہے ہیں وہ مری گریہ دزاری ساری
 پیئے گفتن ہی یہ اعمالِ شماری ساری
 زاہدِ خشک تری سجدہ گزاری ساری
 ہے مددگار مری رحمتِ باری ساری

حشر میں حسنِ عمل سے ہوں تہی دستِ ضیا

میری دولت ہے یہی مدحِ بنگاری ساری

نہیں فقر و غنا پر منحصر مکملِ ایماں کی
 مددائے بحرِ رحمت سہی اوچھا ہو گیا پانی
 شفاعت کیلئے ہیں سب نبی روزِ جزا حاضر
 وہ پلے پر ہوں پلے نیکیوں کا کاش جھک جاکے
 ہوا دھل دھل کے کورا نامہ اعمالِ محشر میں

گلیمِ دوشِ سماں ہے مجھے مسندِ سلیمان کی
 ڈبودیں میرے بیڑے کو نہ موجیں اُٹھ کر طوفان کی
 ہی پھر تجدیدِ محشر میں ازل کے عہدِ سپاں کی
 سرِ میزاں نہ آئے راسِ میزاں میرے عصیاں کی
 اُڑی اشکِ ندامت سیاہی فروغِ عصیاں کی

عذابِ حشر و امن کش ہو خواہاں حمتِ حق تہی
غرض روزِ جزا ہر جا ہی پریش اہل عصیاں کی
مدد کو آ صراطِ حشر پر لے شافعِ محشر
قدم لغزش میں ہیں سر پر ہی گٹھری بارِ عصیاں کی
چراغِ طور ہی نرم حسین بدر میں روشن
شبستانِ حرم میں چاندنی، رہاہِ کنعاں کی
ود خود فرمائیں گے مشکل کشائی کیوں پریشان ہو
ضیاء ہے سب خیران کو مرے حال پریشان کی

تواضع کو ثروتِ نسیم سی ہو اہل عصیاں کی
فرشتے دیکھ کر منہ سورہِ رحمن پڑھتے ہیں
چراغِ طور، کوہِ نور کا ہر سنگِ زمیہ ہے
حسین بدر کے سلمان و بوزدہ چاند تارکین
ازل میں جب کلیم اللہ نے ان کا پڑھیا کلمہ
دعائیں نوح کی طوفاں در آغوشِ اجابت تھیں
سفینہ تا کنارِ عافیت پہنچا غلاموں کا
ہر دل پر ہاتھ آیاتِ شفاء دم کرتے جاتے ہیر
تہہ میزابِ رحمت جاں بلب بیمارِ حاضر
نہ جج کعبہ ممکن ہو نہ طیبہ کا سفر لیکن
یہ شانِ کرم اس مجمعِ البحرین احساں کی
سراپا رحمتِ حق شکل ہی محبوبے حماں کی
تجلی ہے شبِ معراج رخشاں نورِ زیواں کی
ہو ان دزدوں میں تابش گوہرِ تاجِ سیلماں کی
بنی جزیرہ کلام اللہ سورتِ آلِ عمراں کی
جہاں پر چھائی تھیں طغیانیاں سلاطینِ راں کی
بڑھی خود نا خدائی کے لئے ہر موجِ طوفاں کی
عیادت کو میجا آئے ہیں بیمارِ بحرِ راں کی
وہاں ہیں خضر کے چھاگل سحرِ ہارینِ حیواں کی
اے توبہ تہی دستی گدائے تنگ داماں کی

نثارِ سنبلستانِ ندینہ جان و دل کر دے
ضیاءِ قلبِ کرہیل کر اسیرِ پابجولاں کی

آئینہ ازل ہی سے طلعت تھی محمدؐ کی
 آدمؑ سے سیاحت تک سب ان کے بشر تھے
 بستر تھا چٹائی کا، کاندھے پہ تھا اک کبل
 بدلہ میں گناہوں کے کیوں خلد نہ ہاتھ آئی
 خود آئے وہ بلبرہہ سینہ میں مدینہ سے
 مانگا جو غلاموں نے، اللہ سے وہ پایا
 خورشیدِ قیامت کا قابو نہ چلا مجھ پر
 اس نام پہ کیوں نائل تھے اگلے نہ سلسلے
 دل عرشِ علیؑ کیوں تھا، محبوبؑ کیوں تھا
 کیوں بخش دیا مجھ کو مولیٰ نے یہ کیا کہنے
 وہ دن بھی عجب دن تھے، میں اور مدینہ تھا
 پابوس فرشتے تھے، اصحاب تھے شیدائی

قدرت کے صحیفوں میں صورت تھی محمدؐ کی
 ہر دُفد میں اہلب پر شہرت تھی محمدؐ کی
 جو کچھ تھی یہ دنیا میں دولت تھی محمدؐ کی
 عاصی تھے محمدؐ کے، جنت تھی محمدؐ کی
 بیتاب اُمنگوں میں حسرت تھی محمدؐ کی
 محتاجوں کی دلجوئی عادت تھی محمدؐ کی
 گھیرے ہوئے مجرم کو رحمت تھی محمدؐ کی
 قرآن کی ہر سورت، صوت تھی محمدؐ کی
 سینہ میں نہاں شاید صورت تھی محمدؐ کی
 تھی بات فقط اتنی اُلفت تھی محمدؐ کی
 میں تھا، مری آنکھیں تھیں بت تھی محمدؐ کی
 دلکش وہ خدا شاہد صحبت تھی محمدؐ کی

بخشش نہ ضیامیری کیوں روزِ جزا ہوتی
 محبوب مرے رب کو مدحت تھی محمدؐ کی

خود اپنی بزمِ ناز میں مستور ہو گئے
 چشمِ کلیمؑ تاب تجلی نہ لاسکی
 دل میں رہے، نظر سے مگر دور ہو گئے
 گلِ عشق کے چراغ سرِ طور ہو گئے

چھالے جگر کے پھوٹ کے نامور ہو گئے
 حالات عشق و حسن بدستور ہو گئے
 داغ جبیں چسراغ سر طور ہو گئے
 ہم مست جام بادۂ منصور ہو گئے
 مے نوش بے پئے تمے مخور ہو گئے
 ہم مرضی حضور سے مجبور ہو گئے
 جو جو کئے سوال وہ منظور ہو گئے
 ذرے حرم کے شمع سر طور ہو گئے
 شیشے ذرا سی ٹھیس سے یہ چور ہو گئے
 گر باریاب روضہ پر نور ہو گئے

ہم اے ضیا ثنائے رسولِ انام سے
 گمنام ہو کے دہریں مشہور ہو گئے

کانٹے چیموئے کاوش دشتِ حجازی
 ہم ہیں وہی وہی، ہو لائے حسین بدر
 سجدے کئے حرم میں تو قسمت چمک اٹھی
 ہوا حق کا میکدہ میں عجب زور شور تھا
 تھا چشم مست میں وہ خمار مئے طہور
 پہنچیں حرم، یہ بات نہیں اختیار کی
 اظہارِ لطفِ جود رہا بات بات پر
 پائے حضور میں یدِ بیضا کا نور تھا
 ٹوٹے حساب کش مکش موجِ آب سے
 نذر حضور جان و جگر کر کے جائیں گے

شاہِ رسل اگدا جو ترے در کے ہو گئے
 قسمت سے جب سا جو ترے در کے ہو گئے
 جلوے عیاں جو روضۂ انور کے ہو گئے
 ٹکڑے عطا جنہیں ترے لنگر کے ہو گئے

وہ کعبہ مراد جہاں بھر کے ہو گئے
 قرباں خود اپنے لوحِ مقدر کے ہو گئے
 روشن چراغِ قلد میں گھر گھر کے ہو گئے
 مانل بے عیش جھولیاں بھر بھر کے ہو گئے

کوثر پہ چند دور جو ساغر کے ہو گئے
 کیا جانے کتنی شیشوں میں کیا شے کہ میگسار
 اللہ کے یہ شانِ شفاعت کہ ہم غلام
 جلوے مدینہ والے کے سینہ میں جذب ہیں
 تھا یہ نبیؐ کے علمِ خدا داد کا کمال
 پلے پہ آگئے سرِ مینراں شفیعِ حشر
 وہ آگئے جو بزمِ تصور میں عرش سے
 بابِ نبیؐ سے ہٹتے ہی قسمت بدل گئی
 بالیں پہ وقتِ نزع وہ آتے ہیں جب سنا
 یاد خدا کا ہے یہی موقعِ سیاہ کار
 چھینٹے اڑے جو تلزمِ رحمت کے حشر میں

میکش غلام، ساقی کوثر کے ہو گئے
 فتریاں جمالِ ساقی کوثر کے ہو گئے
 حقدارِ خلد، جرم و خطا کر کے ہو گئے
 سینہ، مدینہ، دونوں برابر کے ہو گئے
 ظاہر تمام راز جہاں بھر کے ہو گئے
 پلے ہمارے دونوں برابر کے ہو گئے
 پورے خیال سب لِمِ مضطر کے ہو گئے
 دُرِ خوش آب ہاتھ میں پتھر کے ہو گئے
 بیمارِ شوقِ مرگ میں بستر کے ہو گئے
 اب تو سپید بال ترے سر کے ہو گئے
 کورے ورقِ گناہ کے دفتر کے ہو گئے

یہ بھی ضیا کرم ہے مرے کارِ ساز کا
 مضمونِ رقم جو نعتِ پمبِ بر کے ہو گئے

جمالِ مصحفِ عارض وہ یوں دکھا کے گئے
 عرب کے چاندِ سودل میں جو لو لگا کے گئے
 کب آئیں دیکھیں سراجِ منیر کے جلوے

جہاں کو مائلِ حسنِ ازل بنا کے گئے
 تجلیاتِ الہی سے نورِ پا کے گئے
 چراغِ طور کو موسیٰ کہاں بجھا کے گئے

تجلی شب اسری لئے ہوئے آئے
 بجائے باب اجابت سے عرشِ رحمت تک
 ہنوز منزلِ قربِ خدا میں ہیں موجود
 نسیمِ فلک کے جھونکے چلے جو طیبہ سے
 درِ قبول ہے شاہِ تارا درِ رحمت
 خوشا نصیب یہ تقدیر سونے والوں کی
 حرم کی دھن میں حرم کو حرم کے متوالے
 اٹھے چمن سے جو میرِ نجف کے بادہ گسار
 فضائے حشر نے دی عام مغفرت کی نوید
 ہنوز وقفِ تحیر ہے دلِ خدِ معلوم
 رہے حجاب میں موسیٰؑ سے طور کے جلوے
 پتیں پلائیں ابد تک بہشت میں میخوار
 حضورِ دل کو بھی عرشِ خدا بنا کے گئے
 فرشتے لے کے تقاضے مری دعل کے گئے
 وہ قافلے جو تھے در کی خاک اٹا کے گئے
 بہشتِ حسن ہر اک پھول کو بنا کے گئے
 مراد مانگنے والے مراد پا کے گئے
 وہ آئے خواب میں قسمت مگر جگا کے گئے
 ترانے گاتے ہوئے نعتِ مصطفیٰ کے گئے
 چمن کو میکدہ معرفت بنا کے گئے
 غلامِ آپ کے جب سامنے خدا کے گئے
 کہاں وہ عرشِ الہی سے دل میں آ کے گئے
 حریمِ عرش کے پرے وہ سب اٹھ کے گئے
 مئےِ طہور کی وہ ندیاں بہا کے گئے

ضیا غریب مدینہ کو مک رہا ہے ہنوز
 تھے جانے والے جو دربارِ مصطفیٰ کے گئے

کعبہ سے اٹھی رحمت کی گھٹا، شیشوں کے اڑے کاگ گئے
 تاملِ کدہ تسنیم و جنتاں ارندانِ حرم بے لاگ گئے

اسلام کا ہادی کعبہ میں جب عرش الہی سے آیا
 تکبیر کی آوازیں گونجیں، توحید کے گلے راگ گئے
 آیا وہ حسین بزمِ انزل، جب نور کے ترے کے کعبہ میں
 سوتی ہوئی تقدیریں چمکیں، دنیا کے مقدر جاگ گئے
 جانباز تھے کیا اللہ غنی، یہ کفر شکن غازی مدنی
 میدان میں جب آئے تیغ بکف، میدان سے مقابل بھاگ گئے
 مہوش ہوئے تو ہوش آیا، نسیم بکف خود کو پایا
 ساقی کا پیالہ پیتے ہی ہم نیند کے ماتے جاگ گئے
 ساقی کی نگاہوں کے قربان میکش کو ذرا سُدھ بھرنی
 تقویٰ چھوڑا، شیشہ توڑا، کوثر پہ یہ کھیلے پھاگ گئے
 معراج کی شب نوشاہِ دئی، اللہ سے یوں ملنے کو چلا
 محرابِ حرم سے سدرہ تک تھامے ہوئے قدسی باگ گئے
 آشکدہ فارس کو کیا، فاروقی کے شکر نے ٹھنڈا
 ان خاک کے پتلوں کو دیکھو دریا میں لگا کر آگ گئے
 احساسِ صراطِ حشر ہوا، ہرگز نہ ذرا بھی روزِ جزا
 گاتے ہوئے اپنی دھن میں ہم مدح و ثنا کے راگ گئے

دل میں خیالِ گنبدِ خضر لئے ہوئے
 روزِ حساب تیرے گنہگار اے کریم!
 ذوقِ فنا میں ہے ابدی زندگی کا لطف
 جلوے ہیں طور کے شبِ سرا چراغِ راہ
 طیبہ کو جار ہے ہیں زخودِ زنگینِ عشق
 ہوں رو بقبلہ یا رحیمِ حجاز میں
 لبِ تشنگانِ عشق مبارک کو وقتِ مرگ
 آئے جناں میں ساقی کوثر کی بزم سے
 خوب گناہ کیا، خطرِ پل صراط کیا
 قدسی لحد میں بہر سکون شہیدِ ناز
 ہر اشکِ آبگینہ بحیرِ نجات ہے
 کہتے ہیں دیکھ کر مجھے خوبانِ بزمِ حشر
 روشن ہو دلِ غِ عشقِ نبی سے شبِ مزار
 یہ اس لئے کہ حشر میں رسوا نہ ہو غلام
 آئے خیالِ آئینہ دل میں ہو مکین
 منگتا نہال ایک ہی چٹکی میں ہو گئے
 سینہ میر آپ آئیں، مدینہ میں یا بلائیں

قدسی ہیں سر یہ عرشِ معالیٰ لئے ہوئے
 آئے ہیں مغفرت کی تمتا لئے ہوئے
 بیمار کو ہیں ساتھ مسیحائے لئے ہوئے
 موسیٰ ہیں مشعلِ یدِ بیضا لئے ہوئے
 دشتِ جنوں میں دامنِ صحرائے لئے ہوئے
 بیٹھا ہوں حسنِ عشق کی دنیا لئے ہوئے
 آبِ بقا ہیں خضرِ مسیحائے لئے ہوئے
 میکش بغل میں شیشہِ صہبائے لئے ہوئے
 وہ ہاتھ میں ہیں ہاتھ ہمارائے لئے ہوئے
 آئے شبیہِ خضرِ بطحائے لئے ہوئے
 کونے میں ہر حجاب ہے دریائے لئے ہوئے
 آیا ہے یہ کہاں دلِ رسوائے لئے ہوئے
 آیا ہوں میں یہ شمعِ تجلیٰ لئے ہوئے
 فردِ عمل ہیں خود شہرِ والا لئے ہوئے
 تصویرِ روضہ شہرِ والا لئے ہوئے
 کیا جانئے وہ ہاتھ میں تھے کیلئے ہوئے
 کبکے ہیں دل میں ہم یہ تمتا لئے ہوئے

آنے لگے ہیں موت کے جھونکے مریض کو
فارغ ہے فکر پریش عسیاں کو وہ حضور
ممکن تبادلہ ہو جو فسر و گناہ سے
زیر لوائے حمد خدائی ہے روزِ حشر
آئے نسیم خاکِ مدینہ لئے ہوئے
دامن جو ہا کھ میں ہے تمہارا لئے ہوئے
رضواں جہاں کا آئے نوشتہ لئے ہوئے
سرکارِ مغفرت کا ہیں بھنڈ لئے ہوئے
دنیا سے چل کے زہمِ عدم تک ضیا حضور
آیا ہے نذر کو یہ قصیدہ لئے ہوئے

سوئے طیبہ بلا خدا کے لئے
نورے نور چشمِ بینا کو
مدنی چاند آ، مدینہ سے
شیشہ و جام توڑ دے ساقی
شائق دید ہیں خدا والے
میری قسمت بگڑ گئی بن کر
ناؤ منہدار میں ہو اُمت کی
مدعا بن مجھے عطا فرما
تا حرمِ کوششِ رسائی کر
جوشِ ایماں محبتِ اسلام
سُن مری التجا خدا کے لئے
جلوۂ رُخ دکھا خدا کے لئے
دل کو کعبہ بنا خدا کے لئے
اب تو کو شر بلا خدا کے لئے
رُخ سے آنچل اٹھا خدا کے لئے
میری بگڑی بنا خدا کے لئے
نا خدا بن کے آ، خدا کے لئے
دل بے مدعا خدا کے لئے
نالہ نارسا خدا کے لئے
دے شرِ دوسرا خدا کے لئے

سہل کر سہل مشکلیں میری میرے مشکل کشا خدا کے لئے

ہے ضیاطاعت و عبادت فرض

یا محمدؐ کے، یا خدا کے لئے

رکھ شاہدِ جمالِ انل عمر بھر مجھے

ہے اعترافِ معنی زاغ البصر مجھے

جلوے حریمِ عرش کے آئیں نظر مجھے

تاویل کی چھاؤں آئے مدینہ نظر مجھے

طعنے ملک نہ دیں مرے اعمال پر مجھے

عاشا نہیں ہی پریش عصیان کا ڈر مجھے

دے صبحِ حشر جلد نویدِ سحر مجھے

رہنے دے سر بسجود یہ ہیں عمر بھر مجھے

دے چشمِ حق نگر، مدنی تاجور مجھے

انوارِ حسنِ ذات دکھا چشمِ تر مجھے

روشن ضمیر اے مدنی چاند کر مجھے

شامِ حرم دکھا وہ مبارک سحر مجھے

ہے نازش غلامیٰ خیر البشر مجھے

ہے نازِ رحمتِ مشہر لولاک پر مجھے

گزری ہے زیرِ خاک لحد رات بھر مجھے

کعبہ ہے عرشِ دلے ترا سنگِ دل مجھے

روزِ حساب کا ہو ضیہ کیا خطر مجھے

صد شکر ہے محبتِ خیر البشر مجھے

آئیں وہ کاش نور کے ترے نظر مجھے

یارِ پیئے مشاہدہ ذات و نور ذات

پھر ہو نصیب لذتِ خواب سحر مجھے

دے قلبِ حق شناس خدا میں نظر مجھے

فرماتے ہیں اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ حُضُورِ
طیبہ کی موت ہو مرا مستقبل حیات
نام حضور کا ہو تو تسل جو درمیاں
درے حرم کے خواب میں چمکائے نصیب
مجھ کو ملی امانت حسن ابد و ترار
معجز نما ہو جنبش انگشت مصطفیٰ
پہنچا حضور عرش ملیں تک تو عاشق
جلودوں کو اپنے جذب مرے آب گل میں کر
دھوتا ہوں آنسوؤں سے میں تم امنی کو داغ
ہوتی ہے بخششوں کی پنہاں اسی طرف
دن رات گردِ روضہ شاہِ فلک وقار
دیوانہ جان کرنے کہو مجھ سے دور باش

جی چاہتا ہے یہ کہ ضیا سر کے بل چلوں

پیش آئے گردِ یارِ نبی کا سفر مجھے

ہے باعث شرف مرا ہونا بشر مجھے
لکھ دے یہ حکم کلکِ قضا و قدر مجھے
وے مژدہ قبول دعا خود اثر مجھے
آئے فضاے عرش میں تارے نظر مجھے
سمجھا گیا جو روزِ ازل معتبر مجھے
لکھنا ہے شرحِ آیت شق القمر مجھے
کر مطمئن و علے اجابت اثر مجھے
رکھو عینِ ذاتِ شہِ بھر و بر مجھے
ہے قلمِ نجات مری چشمِ تر مجھے
وہ دیکھتے ہیں حشر میں نالائے جدھر مجھے
آئے نظر طواف میں شمس و قمر مجھے
سنگِ درِ نبی پہ جھکانے دوسرے مجھے

کرنے دور و قبلہ حرم کا سفر مجھے

کہنا ہے کچھ حضورِ شہِ بھر و بر مجھے

حاصل ہے دیدِ کعبہ سرِ رہ گزر مجھے

دینا جوابِ خشک نہ لے چشمِ تر مجھے

رضواں مئے طہورِ جنان پیش کر مجھے
 ساقی جلا دیا پیش ہر شر نے
 تھا جوش بے خودی یہ مدینہ کی راہ میں
 ادراک فیضِ لاقتنا ہی ہوا نہ ہو
 جنت پہ ختم ہے مری دنیائے آرزو
 کشتی کو لے لو آئے ہیں بحرِ نجات تک
 گھٹتا ہے ظلمتِ شب تارِ لحد میں دم
 لب تشنہ تابشِ دُرِ دندان کا ہوں میں خضر
 لکھنا ہے مدحتِ دُرِ دندان آنحضرت
 تھے خارِ بحرِ طیبہ سے زخمِ جگر ہرے
 اعمالِ زشت حشر میں خیرِ العمل بنے
 سن کر طویل فردِ گناہ کہہ دیا معاف
 میں دمِ زدن میں پار ہوا پلِ صراط سے
 اللہ ظلمتِ شبِ مدفن سے دے نجات
 نالے زبانِ خشک کے سن چشمِ ترکو دیکھ
 ہوں مثلِ اہلِ صفہ گرائے درِ حضور
 سدا کے پھولان میں ہیں طوبی کی پتیاں

آئے جمالِ ساقی کو نظرِ سر مجھے
 لب تشنہ ہوں عطا مئے تسنیم کر مجھے
 میں راہِ بر کو بھول گیا راہِ بر مجھے
 حاصل ہوا لاکھ وسعتِ ذوقِ نظر مجھے
 دنیا بقولِ ختمِ رسل ہے سفر مجھے
 اب دیکھئے ڈبوئیں کہاں شکِ تر مجھے
 شمعِ حرم دکھا بھی چراغِ سحر مجھے
 آپ حیات ہے ہی آپ گہر مجھے
 رضواں وضو کو چاہیے آپ گہر مجھے
 آئے یہ پھول خلدِ بدماں نظر مجھے
 حاصل ہوئی شفاعتِ خیر البشر مجھے
 رحمت نے یہ جواب دیا مختصر مجھے
 لے کر چلے ملک پر جبریل پر مجھے
 ہر ذرۃ لحد ہو چراغِ سحر مجھے
 یارب دکھا جمالِ شہِ بحرِ دبر مجھے
 کہتے ہیں سچ جو کہتے ہیں دیوِ گرب مجھے
 ہیں نخلِ طودا دشتِ حرم کے شجر مجھے

واعظ عذابِ حشر کی سب سے کمیاں دست
ہو پستیوں سے لے علمِ دین، حق بلند
ہے سطوتِ قدیم کی مسلم کو آرزو
خالق کے بندہ، خلق کے بندہ نواز ہیں
ہے جس مقام پر وہ حسین مقامِ حمد
کعبہ میں، قبر و حشر میں، عرش و بہشت میں

مولیٰ نے میرے بخش دیا اور اگر مجھے
کرنا نظامِ کفر ہے زیرِ وزیر مجھے
دے عزمِ بو ترابِ دُشباتِ عمرِ مجھے
ہے یاد و صفِ ختمِ رسل مختصر مجھے
لے چل ہو اے شوقِ بے جلتِ ادھر مجھے
آیا نظر وہ نورِ مبیں، جلوہ گر مجھے

مثلِ اسیرِ طالبِ اکرام ہے ضیا
سوئے حرمِ بلا، مدنی تاجور مجھے

اللہ اللہ یہ کیا کس نے سرفراز مجھے
ہوں گدلے حرمِ ناز، ہے یہ ناز مجھے
مرحمت ہو نگہِ پردہ بر انداز مجھے
دیکھے ستادِ رحمت ہو رسانی گب تک
کون تھا صبحِ ازل نغمہ کشیں سازِ نجات
نہ ہی پاس مرے دولتِ تقویٰ نہ سہی
میں ہمیشہ ہی رہا مستِ جامِ طور
منفرتِ کافری ہو گا سرِ محشرِ اعلان

عرش تک لے کے گئی ہمتِ پرواز مجھے
عرش سے آتی ہے بے لٹیک کی آواز مجھے
مدنی چاند دکھا حسنِ خدا ساز مجھے
کب وہ فرمائیں خدا جانے سرفراز مجھے
کس نے تاحشر رکھا گوشِ بر آواز مجھے
ہوں خطا کار ہے رحمتِ پرتوی ناز مجھے
جب ملا میکہِ خلدِ ملا باز مجھے
آئے بخشش میں نظر وہ لبِ اعجاز مجھے

باب رحمت پہ ہر سر عرش بریں پر ہوا
 دسترس ہے مری تا سلطنت کون مکان
 بدر والوں کا ہو پھر جوش عطا مسلم کو
 حسن میں فرد سہی شیث خلیلؑ و یوسفؑ
 مجمع حشر میں ابرار بھی اختیار بھی ہیں
 ہوں قیاد ذرہ خاک در سلطان حجاز
 اپنی ہستی کا یہ معلوم ہوا راز مجھے
 ایک سجدہ نے کیا کتنا سزاوار مجھے
 ہوں مدینہ کا بھکاری ہے یہ اعزاز مجھے
 پھر دکھائے مہ بطحا دہی اعجاز مجھے
 بزم خواباں میں نظر آئے وہ ممتاز مجھے
 کر دینا مرے مولا نظر انداز مجھے

ہند سے طیبہ کو چلنے دو مجھے
 کر رہا ہوں سیر گلزار جاناں
 جا کے طیبہ میں کہا تقدیر نے
 حلقہ زلف بنی کا ہوں اسیر
 ہے عبت فکر دوائے درد دل
 شمع فانوس حرم کے بجبر میں
 اے فرشتو! سامنے ہے پل صراط
 کہہ رہا ہے جوش طوفان سر شک
 دور ہو آئینہ دل کا غبار
 دام حبراں سے نکلنے دو مجھے
 باغ طیبہ میں ٹھہرنے دو مجھے
 اب ذرا پہلو بدلنے دو مجھے
 قید ہستی سے نکلنے دو مجھے
 اُن کے قدموں پہ چلنے دو مجھے
 صورت پروانہ چلنے دو مجھے
 آج کوئی چال چلنے دو مجھے
 دردِ فرقت میں اُبلنے دو مجھے
 اُن کے در کی خاک ملنے دو مجھے

رُسیا ہی کا نہ پردہ فاش ہو
 لے تو آئے ہو مقامِ حمد تک
 چل دئے دامن چھڑا کر دل سے وہ
 منہ پہ خاکِ حشر ملنے دو مجھے
 قدسیو! ٹھہرو سنبھلنے دو مجھے
 اب کفِ افسوس ملنے دو مجھے
 سایہ میں گلزارِ طیب کے ضیا
 پھولنے دو اور پھلنے دو مجھے

مایوس بھی سوا مل جائے
 کیا بتاؤں مجھے کیا مل جائے
 وہ خدا کا ہو، خدا ہو اس کا
 تم مدینہ میں بلالو جو مجھے
 جس کو روضہ کی حضوری ہو نصیب
 ہوا اگر آپ کا دامن سر پر
 ہے مری ناؤ بھنور میں اے کاش!
 ہاتھ آئے دو جہاں کی دولت
 ہوں دو عالم مری قسمت پہ نشا
 کاش سجدوں کو ہو معراج نصیب
 جاں یہ ہو جائے جو نذرِ حبانان
 تم ملو جس کو، خدا مل جائے
 تم جو مل جاؤ، خدا مل جائے
 جس کو محبوبِ خدا مل جائے
 منزلِ قربِ خدا مل جائے
 اس کو جنت بہ خدا مل جائے
 سایہ عرشِ خدا مل جائے
 ناخدا بہرِ خدا مل جائے
 ہاتھ گراں سے ذرا مل جائے
 گر رسولِ دوسرا مل جائے
 ان کا نقشِ کف پا مل جائے
 ذلیت کا بھک کو مزا مل جائے

ہوننا، مجھ کو بقائے جاوید
 اس لئے حشر میں حاضر ہوں کریم
 روزِ محشر مجھے اللہ کرے
 تاحسرم کاش رسا ہوں نالے
 جیسے جی اے مرے اللہ مجھے
 آبِ شیرِ نفا مل جائے
 مجھ کو عصیاں کی سزا مل جائے
 شافعِ روزِ جزا مل جائے
 تیرے دربار میں جا مل جائے
 شہِ لولاک مل جائے
 ہوضتِ حاضر و بار حضور
 نعت کا بس یہ صلا مل جائے

غلامانِ نبیؐ جب حشر کی الجھن سے نکلیں گے
 رہے گی دستبردِ خارِ طیبہ عمر بھر تازہ
 ترجمِ یابنی اللہ ترجم کی صدا سن کر
 ملے گا صبحِ محشر غول بہا یہ سرفروشی کا
 تلاشِ جلوہٴ فاراں میں دلتے دشتِ سینا
 پنچا درِ رحمتوں کی عرش سے ہوگی سرِ محشر
 شبِ تارِ لحد پر روزِ روشن کا گماں ہوگا
 بدل دیگی مدینہ کی ہوا پھر عیش سے غم کو
 ملک بہرِ سلامی خلد کے گلشن سے نکلیں گے
 بنیں گے رشتہ جاں نثارِ جوداں سے نکلیں گے
 ہجومِ حشر میں وہ نور کی چلمن سے نکلیں گے
 شہیدانِ وفا جنت بکفِ مدفن سے نکلیں گے
 چراغِ طور لے کر وادیِ امین سے نکلیں گے
 غلامانِ شہِ لولاک جب مدفن سے نکلیں گے
 وہ جلوے زیرِ مدفن عارضِ دشمن سے نکلیں گے
 بجائے نالہ پھر نغمے لبِ شیون سے نکلیں گے

کریں گے حشر میں جب تبصرہ اعمال پر قدسی
 ضیا گلہائے نعتِ مصطفیٰؐ دامن نکلیں گے

اٹھا کر جب وہ آنچل عارضِ روشن سے نکلیں گے
 ہجومِ حشر میں عشاقِ جبِ مہن سے نکلیں گے
 نہا ہونے تو دو طورِ نظرِ جلوے مدینہ کے
 جنوں آوازاں حشر کی تسکینِ خاطر کو
 مدینہ کے مقابل لاکھ رضاؤں کچھ ہی حنت
 شبِ سری اٹھا کر وہ حریمِ عرش کے پردے
 مری تردامنی سے سرد ہوگی آتشِ دوزخ
 سرِ محشر یہ جوشِ قربِ محبوبِ خدا ہوگا
 جھٹک دیں طرفِ دامنِ طلبِ نالِ اگر ان سے
 مری جامہ درمی کی ہر خبر سرکار کو ہوگی
 فروغِ امتِ خیر البشر محشر میں کیا کہئے
 مدینہ ہے خزینہِ مجمعِ البحرین رحمت ہے
 تصدقِ مغفرت ہوگی گنہگار ان محشر پر
 جنوں میں ہیں گریباں گیر کاٹے دشتِ بطحی کو
 غمِ قیدِ وطن کب تک، بلائے گیسوں والے
 شفیعِ حشر کے بل پر ہمیں گنازیہ ہم کو
 غرورِ نفسِ سرکشِ عرصہِ محشر میں ٹھٹھے کا

صحیفے لے کے قدسی نور کی چلمن سے نکلیں گے
 شفاعت کو شبہِ عرشِ آستانِ چلمن سے نکلیں گے
 کلیمِ آئینہ بر کفِ دادیِ امین سے نکلیں گے
 فرشتے گلِ بداماںِ خلد کے گلشن سے نکلیں گے
 قدمِ باہر نہ دیوانوں کے اس گلشن سے نکلیں گے
 قبائے نور پہنے، نور کی چلمن سے نکلیں گے
 مئے کوثر کے پھینٹے جنبشِ دامن سے نکلیں گے
 پرے عشاق کے پیٹے ہوئے دامن سے نکلیں گے
 خزانے دولت کو نین کے دامن سے نکلیں گے
 بنیں گے تارِ برقی تارِ جو دامن سے نکلیں گے
 فرشتے منہ چھپا کر گوشہِ دامن سے نکلیں گے
 دو آبلے نورِ وحدت کے اسی مخزن سے نکلیں گے
 دعا کو جب وہ دستِ نازِ پیرا ہن سے نکلیں گے
 ہیں یہ پھولوں کو گجرے کیوں کی گردن نکلیں گے
 نکل کر گھر سے دیوانے بڑی الجھن سے نکلیں گے
 نہ بل چتون نکلتے ہیں نہ بل چتون سے نکلیں گے
 بوقتِ پریشاںِ اعمال بل چتون سے نکلیں گے

حیاتِ عشقِ اربابِ جمالِ روحِ پرورد ہیں
فلکِ گراستاں بوسِ شہِ لولاکِ ہونے دے
صدائے دردِ دل ہونگے، صدائے مغفرت ہونگے
حرم تک آئے دیوانے تو شوقِ پائے بوسی میں
کبھی تو ہوگی نصرتِ حق کو باطل کا مقابل کیا
وطن سے سوئے طیبہ جہاں ہوگا یہ شیدائی

یہ اربابِ روح کو ہمراہ لے کر تن سے نکلیں گے
نہاں لہجہ ارباب ہیں جسے جو بن سے نکلیں گے
دردِ رحمت پہ جو نلے لبِ شیون سے نکلیں گے
بگوئے صاف بصفِ ہر شکِ ہر بن سے نکلیں گے
کبھی تو ہم بھی یاربِ نزعہ دشمن سے نکلیں گے
شناختوں کے جھگڑے کو بد و برن سے نکلیں گے

وہ دن اپنے لئے نورِ روزِ عیدِ آرزو ہوگا
ضیا سوئے حرم جس روز ہم مسکن سے نکلیں گے

طولِ کھینچا نہ گنہگار کے افسانہ نے
کیسے نئی گردشیں ساقی ترے پیمانہ نے
ہوسِ بادِ ہواب کیا لبِ تسنیم مجھے
لے چلی سوئے جناں مستیِ صہبائے حجاز
چاندنی شب ہیں یہ تھا جوشِ جنونِ بطحی
ہم سے تھی پریشِ اعمالِ لیشمان تھے ہم
بابِ رحمت سے علیٰ قدرِ مراتب پایا
قدمِ شافعِ عالم پہ چل کر سرِ حشر

کہہ دیا حشر میں کیا جانے دیوانہ نے
روحِ مدینہ کا کیا جھوم کے مستانہ نے
کھینچ لی روحِ منے خلد کے پیمانہ نے
راستے کھول دئے خلد کے میخانہ نے
کھینچ لی چادرِ مہتاب بھی دیوانہ نے
لاج رکھ لی سرِ محشر ترے آجانے نے
جب جو مانگا کسی اپنے کسی بیگانہ نے
لے لیا اذنِ جناں خیر سے دیوانہ نے

ماہل اشکِ ندامت ہوئی شانِ رحمت
چھا گئی برقی سر طور پہ موسیٰ کی نظر
حشر میں بات بنالی مرے شربلے نے
لے لیا شمع کو آغوش میں پرانے نے
کر دیا مجھ کو ضیاءِ اہل جہاں میں مشہور
تالشِ نعت سے تقدیر چمک جانے نے

تصویرِ حرمِ دل میں جو پائی نہیں جاتی
وہ شانِ جلالِ اللہ کو محبوب ہے تیری
ہیں سامنے آنکھوں کے مدینہ کی فضائیں
اس درجہ گنہگارِ خطاؤں سے ہیں نادم
یہ حشر ہے، سرکارِ یہاں کس سے ہے پروہ
تم سرورِ کل ختمِ رسل نورِ خدا ہو
دل میں تپشِ عشقِ حرمِ شعلہ فشاں ہو
فریادِ بلبِ شائقِ نظارہ ہیں لیکن
اب کیا کہوں سرکار کہ ہو کیا مری حالت
کعبہ ترا نقشِ کعبِ پا جس کے لئے ہے
کیوں پرستشِ عصیاں پہ زخاموش ہو مجھ کو
تار و ضمت پر نور گئی آہ کے ہمراہ
جنت کی طرف آنکھ اٹھائی نہیں جاتی
ہر دیکھنے والے کو دکھائی نہیں جاتی
فردوسِ نظرِ خلد بنائی نہیں جاتی
محشر میں نظر بھی تو اٹھائی نہیں جاتی
کیوں رخِ سونقاب آج اٹھائی نہیں جاتی
یہ شانِ کسی اور میں پائی نہیں جاتی
یہ آگِ دہلنے سے دبائی نہیں جاتی
چلنِ دیرِ رحمت تو اٹھائی نہیں جاتی
مجھ سے تو یہ رُوداد سنائی نہیں جاتی
گردن وہ کہیں اور جھکائی نہیں جاتی
کچھ بات سرِ حشر بنائی نہیں جاتی
وہ بات جو لب پر کبھی لائی نہیں جاتی

بے چین مدینہ کی جدائی میں ضیا ہوں
ہر دل کی جو حالت وہ چھپائی نہیں جاتی

حسین بدر کی تنویر اگر پائی نہیں جاتی
طہور خلد اگر شیشوں سے چھلکائی نہیں جاتی
ہیں چشم باد کش میں خلد کے وہ پھول بھی کاٹے
تھے اور جگنبد خضرا میں جلو خلد کے شاید
قدم رحمت نے عشاقِ نبیؐ کے حشر میں چو
ازل کی صبح دکھی، ظلمتِ شام ابد دکھی
شہیدانِ محبت مضطرب رہتے ہیں فن میں
طلب مجھ کو مدینہ میں شہ دیں کیوں نہیں تے
حسین کعبہ مضر طور ہیں گو حسن کی جنت
زمین و آسماں بن جائیں گولا کھا آئینہ خانہ

جہاں حسن کی تقدیر چمکائی نہیں جاتی
جناں تک کیوں ازل و دل کی پہنچائی نہیں جاتی
مئے تسنیم جن پھولوں سے پیکائی نہیں جاتی
ابھی تک حیرتِ چشم تماشا شائی نہیں جاتی
اگر سچی محبت ہو تو ٹھکرائی نہیں جاتی
عرب کے چاند تیری جلوہ آرائی نہیں جاتی
تیری تصویر جب تک سامنے لائی نہیں جاتی
حرم تک کیوں مری فریاد پہنچائی نہیں جاتی
مگر یہ شانِ محبوبی کہیں پائی نہیں جاتی
ہو تو بے مثل تیری شان یکتائی نہیں جاتی

ضیا بابِ حرم پر لاکھ بہلاتا ہوں میں دل کو
نہیں جاتی مگر یہ ناشکیبائی نہیں جاتی

مدینہ کا سفر ہوتا حرم کی سڑ میں ہوتی
مری یہ آرزو پوری الا عالمیں ہوتی

فضائے بزم امکان روکشِ خلدِ بریں ہوتی
 بقدرِ ذوق پوری حسرتِ قلبِ خیریں ہوتی
 ثنائے مصحفِ رُوائے نبیؐ گر ہم نشیں ہوتی
 مقدر سے اگر پا بوسِ ختمِ المرسلین ہوتی
 تسلیم کو معراجِ حاصل بالیقین ہوتی
 جولائینہ برفِ اے نگاہِ دور ہیں ہوتی
 حقیقتِ نورِ مری پہناں اگر مجھ سے نہیں ہوتی
 تم سے قرباں تری جلوہ نمائی بھی وہیں ہوتی
 نظریں جذبِ یاربِ تابشِ عرشِ بریں ہوتی

اگر ذوقِ آشنائے جلوۂ سلطانِ دیں ہوتی
 ضیا نورِ دل و جاں ہر نگاہِ واپس ہوتی

مری ہستی جہاں حُسن میں کتنی حسین ہوتی
 لپٹ کر حالیوں کی روضۂ انور کی جب آتی
 برستے پھولِ چشمِ خوں فشاں کی یادِ طیبہ میں
 میں خونِ حشر سے روتا وہ ہنستے میرے رونے پر
 بکھر جاتے اگر گیسو ترے برومیائی پر

جو دل میں صولتِ محبوبِ ربِّ العالین ہوتی
 فرغِ نورِ ایماں ہر نگاہِ واپس ہوتی
 قبائے گل مجھے معلوم میری آستین ہوتی
 برستے آنسوئیں پر بارشِ دُرِ ثمنیں ہوتی
 کہیں جلوے برستے نور کی بارش کہیں ہوتی

چمک جاتی ترے الوار سے اے چاند بشتانی
 نوازا کیوں نہیں جاتا مجھے ازل زیارت سرو
 جو تم گہیہ سے آجاتے خیالوں میں نگاہوں میں
 مدینہ کی زمیں کو دیکھ کر قدسی یہ کہتے ہیں
 شب غم خواب راحت بن کے تم آنکھوں میں آجاتے
 تھے قدموں پہ خم ہوتی جبیں جو رہیں ہوتی
 مری جانب نگاہ بندہ پرورد کیوں نہیں ہوتی
 مراد لایمکاں، میری نظر جنت کیس ہوتی
 اگر جنت کہیں زیرِ فلک ہوتی، یہیں ہوتی
 ہم آغوشِ مسرت خاطر بندگیں ہوتی
 ضیاءِ حور و ملک جنت سمجھ کر قبر پر آتے
 پئے مدفن ہستہ گر مدینہ کی زمیں ہوتی

مدینہ پر تصدیق جان محروں قبلہ رو ہوتی
 شبِ فرقتِ باں پر مح زلف مشکبو ہوتی
 گریباں گیر یاد مصحفِ رے نکو ہوتی
 جنونِ عشق میں ساقی جو تیری جستجو ہوتی
 لب کوثر بھی کوثر کی نہ مجھ کو جستجو ہوتی
 گلِ مضمون سے رنگِ صفتِ الہی ٹپکنا ہو
 نہ آتے جملہ وحدت سے تم گر جانبِ کثرت
 فروغِ حق سے دل آئینہ قدرت نابینا
 تڑپ کر سجدے کہتے بستی اسمِ بَرِّکِ الاعلا
 نثارِ بابِ رحمت گر نگاہِ آرزو ہوتی
 ذرا سا وقت تھا کچھ مختصر سی گفتگو ہوتی
 حاملِ کاش یہ ہمیشہ طوقِ گلو ہوتی
 ہر اک زنجیرِ بابِ مسکدہ طوقِ گلو ہوتی
 نگاہِ مستِ ساقی میری جانبِ کش تو ہوتی
 زمینِ شعر کو کب احتیاجِ رنگ و بو ہوتی
 نہ ہوتا کچھ یہ بزمِ آفرینش، بزمِ ہو ہوتی
 مقابلِ گو مری تصویر اے آئینہ رو ہوتی
 تھے در پر جو خم اپنی جبیں آرزو ہوتی

جمالِ رُوح پرور سامنے تھا کعبہ والے کا
مرے دل پر اگر تم دل میں آکر ہاتھ رکھتے
مرے ساتھی مری تیشہ لہی کا اقتضایہ تھا
یہی آنکھیں برس کر سر د کرتیں گرمی محشر
پسینہ شرم عصیاں کا اگر مجھ کو نہ آجاتا
کلام اللہ والے کی ثنا اللہ فرماتا
ڈھلک کر حشر میں گر بحر رحمت تک آجاتے
زیارت گنبدِ خضر کی ہو جاتی مقتدر سے

دم آخر نہ کیوں چشمِ تمنا قبل رو ہوتی
تسلی قلب کو ہوتی طبیعت ایک سو ہوتی
لب تسنیم خود تو بہ مئے جام و سبو ہوتی
انہی آنکھوں سے گردِ حصیہ شست شو ہوتی
ادا کیونکر نماز صبح محشر بادِ صوب ہوتی
کلیم اللہ سے گر طور پر کچھ گفت گو ہوتی
مرے اشکِ ندامت کی نہ اتنی آبرو ہوتی
طوافِ عرش میں مصروف چشمِ حیلہ جو ہوتی

تمنا تھی ضیا جب گل چراغِ زندگی ہوتا
بہارِ گنبدِ خضرِ انظر کے روبرو ہوتی

فضائے گنبدِ خضر جو فردوسِ نظر ہوگی
زمین بوسِ حرمِ خود رفتگی میں جب نظر ہوگی
درِ جنت سے جنت میں جو داخل پیشتر ہوگی
نمایاں رحمتِ باری بہ اندازِ دگر ہوگی
ہے یادِ لیلۃ الاسراء تو دم بھر میں سحر ہوگی
زخودِ اہل بہ سجدہ صبح محشر یہ نظر ہوگی

نظر صرف طوافِ روضہ خیر البشر ہوگی
جبیں سجدوں کی حسرت میں نثارِ رنگ رہوگی
وہ اسلامی جماعتِ امتِ خیر البشر ہوگی
ترے مجرم کی روزِ حشر رسوائی اگر ہوگی
شبِ غم میری از خود مختصر سے مختصر ہوگی
تجلی جب مقامِ حمد سے وہ جلوہ گر ہوگی

حسین بٹھاؤ دنیا تیرے جلوؤں کی فدائی ہو
 خدا غفار، میں عاصی، محمد شافعِ محشر
 نویدائے بکسی بابِ اجابت بابِ رحمت ہو
 سرِ محشر سپاہِ دو جہاں موقوف ہے تجھ پر
 دکھائی جائیگی شانِ شفاعت تیری محشر میں
 گزرنے کو ہے گزری عمر ساری یا دِ طیبہ میں
 کسی کی چشمِ رحمت ابرِ رحمت بن کجی سے گی
 نظر آئے گا پیمانہ بکف ہر پھولِ جنت کا
 ازل سے انتظارِ صبحِ محشر ہے زمانہ کو
 نکیرین آئیں گے تصویر لیکر ماہِ بطحیٰ کی
 مجھے تم ایک چٹکی بھیک اپنے در سے دیدیتے
 مدینہ کے سفر میں پیروی کا رواں کیون
 لبِ اظہار کیوں مائل بہ اظہارِ تمنا ہو
 کبھی ہم پست ہمت بھی سرفرازِ شرف ہونگے
 پہنچ کر نور کے ترے حرم میں جان دیں گے

خدائی اس طرف ہوگی جد ہر تری نظر ہوگی
 کسی صورت سے ہوگی مخفرت میری مگر ہوگی
 ہم آغوشِ اثر اب ہر دعائے بے اثر ہوگی
 خدا جانے ترے دامن کی وسعت کس قدر ہوگی
 تم سے ہاتھوں کے بخشش خلق کی اے تاجِ ہوگی
 مبارک لے لیت ہوگی وہ جو طیبہ میں بسر ہوگی
 سرِ میدانِ محشر بارشِ آبِ گہر ہوگی
 قبائے گلِ طہورِ خلد کے چھینٹوں سے تر ہوگی
 کہیں خوابِ عدم کے سونے والے کبھر ہوگی
 شبستانِ لحد میں چاندنی یہ رات بھر ہوگی
 میں قرباں خاکِ افشانی نہ مجھ سے درید ہوگی
 تمنائے حرمِ منزل بہ منزل راہِ ہوگی
 میرے حالِ زبوں کی میرے آقا کو خبر ہوگی
 کبھی دنیائے استبداد بھی زیرِ زبر ہوگی
 نسیمِ صبح کے جھونکوں سے گلِ شمعِ سحر ہوگی

ضیاءِ دل میں اُنکی ہیں نظر سوسے مدینہ ہو

خدا معلوم کب تدبیرِ سامانِ سفر ہوگی

شکلِ حسین کعبہ جب پیش نگاہ ہو گئی
 سب مری زندگی خراب بارِ الہ ہو گئی
 شائقِ جلوہ جمال اب ہے مشاہدہِ جمال
 حشر میں چشمِ اشکبار بادہ فشاں تھی بار بار
 نورِ ربِّ حضور سے دئے بنے چرخِ طو
 پائی عذاب سے نجات، آگئی نیند سو گیا
 سینہ مدینہ بن گیا، دل میں حضور آگئے
 نذرِ ظلم فشاں ہو گئی عمر بے بقا
 مستیِ بادہِ نجف، لے کے چلی یہ کس طرف
 سن کے غریب کی فغاں آپ نے جو مہرباں
 تیرے حسیں جمال نے دہر کو جگمگا دیا
 اپنے عمل کا خود ہی میں شاہدِ چشم دید تھا

لاکھ تھا میں گناہگار لائقِ صد عذاب تھا
 رحمتِ حق مگر ضیا پشتِ پناہ ہو گئی

اہلِ نظریہ آئینہ شانِ الہ ہو گئی
 مشغلہِ گناہ میں عمر تبہا ہو گئی
 پردہِ حسن بے حجاب زلفِ سیاہ ہو گئی
 غرقِ مئےِ طہور میں فردِ گناہ ہو گئی
 ماندِ عرب کے چاند سے تابشِ ماہ ہو گئی
 میرے لئے شبِ فرار جائے پناہ ہو گئی
 اور سوا غلام کی عزت و جاہ ہو گئی
 بحرِ عدم میں ڈوب کر ناوِ تباہ ہو گئی
 سامنے میگسار کے خلد کی راہ ہو گئی
 جانِ حزیں مالِ کارِ خوگر آہ ہو گئی
 مجلسِ کائنات سب آئینہ گاہ ہو گئی
 حشر میں مغفرت مگر مبری گواہ ہو گئی

روکشِ بزمِ نجف خمِ کدہ دل ہو جائے
 دستِ ساتی سو کوئی جامِ جو حاصل ہو جائے

مے فشاں گزنگہ ساتی محفل ہو جائے
 بادہ کش کیف مئے نابک غافل ہو جائے

رنگ تاثیر دعاؤں میں جو شامل ہو جائے
 دُور عارض سے جو آنچل سرِ محفل ہو جائے
 کاش آجائے حسین شبِ سری کا خیال
 کھینچ لوں آنکھ میں تصویرِ مقامِ محمود
 بد کے چاند جو تو رخ سے ہٹ لے گیسو!
 خضر احساں نہ کریں راہِ حرم میں مجھ پر
 نہ سہی چاہ و مناصب مگر اے میرِ حجاز
 ڈوبے خولے کو ہاتھ آئے جو دامن تیرا
 عرش کا نورِ مدینہ کی فضا میں لائیں
 لے کے چل سوئے حرم شوقِ حضورِ جبار

ہے ضیا کب سے مصائب میں گرفتار حضور
 تم جو چاہو ابھی آساں مری مشکل ہو جائے

کیا عجب خلدِ بد اماں کفِ ساحل ہو جائے
 مطلعِ نورِ ازل بزم میں ہر دل ہو جائے
 آج اللہ کرے عرشِ مرا دل ہو جائے
 باپِ رحمت جو نگاہوں کے مقابل ہو جائے
 گلِ سرِ شام چراغِ مسہِ کامل ہو جائے
 اُن کا نقشِ کفِ پارِ سہرِ منزل ہو جائے
 دولتِ عشق گدا کو ترے حاصل ہو جائے
 موجِ سیلابِ فنا دامنِ ساحل ہو جائے
 بیتِ معمرِ سرِ حشرِ مرا دل ہو جائے
 دل سے زائل اثرِ دوری منزل ہو جائے

اس درجہ میں صوفیہ گیسوؤں والا ہے
 معلوم یہ ہوتا ہے اس جلوہ فشانے سے
 جنت ہی نہیں تاباں دنیا ہی نہیں روشن
 مسلم ہی فقط مسلم اصحابِ اخوت سب

خود شائقِ نظرِ ارہ اللہ تعالیٰ ہے
 رخِ پیرِ تم سے زلفیں ہیں یا چاند بہ ہالہ ہے
 اُس چاند سے مکھڑے کا تا عرشِ جلال ہے
 محفل میں کوئی انکی ادنیٰ ہی نہ اعلیٰ ہے

بایں ہمہ یکسانی کی مدنی آتسا
 امت کو وہ آزرده دیکھے گانہ محشر میں
 تسنیم کے پھینٹوں سے مدہوش ہوئیں ساقی
 حنین ہیں طفلی میں دوش شہ والا ہے
 تھی غوث کے ہاتھوں میں وہ شان یدلہی
 نازاں ہے شفاعت پر ہر مجرم ناکارہ

اللہ کا بندہ ہے، مخلوق سے اعلیٰ ہے
 آغوش محبت میں جس نے ہمیں پالا ہے
 پُر بادہ کوثر سے مکش کا پیالا ہے
 کیا خوب ملاحق سے رحمت کا درشالا ہے
 ڈوبی ہوئی کشتی کو برسوں میں نکالا ہے
 آئینہ سہر محشر لطف شہ والا ہے

نعت شہ لعلی کا ہر شعر ضیا ہے شک
 جنت کا ہے پروانہ بخشش کا قبلا ہے

دیارِ مدینہ قریب آگیا ہے
 ہے دل بیتِ معور، سینہ مدینہ
 جہاں اک طرف، ایک جانب مدینہ
 ہر ادوں سے دامن بھرا دیکھ لیتا
 مداوائے دردِ جگر جلد ہو گا
 ہلالِ کمال آج کل افق پر ہے
 سہرِ حشر دیکھ ان کی رحمت کو مجسم
 قدم چھٹی ہیں ہوائیں جہاں کی

وہ دیکھو وہ قصرِ حبیب آگیا ہے
 تصور میں روئے حبیب آگیا ہے
 کہاں اسے دل خوش نصیب آگیا ہے
 درِ مصطفیٰ پر غریب آگیا ہے
 کہ بیمار پیشِ طبیب آگیا ہے
 ترا وقتِ اب اسے صلیب آگیا ہے
 اسے آج موقعِ عجب آگیا ہے
 مسافرِ حرم کے قریب آگیا ہے

اجابت نے چوہا ہے دست دعا کو
 خدا سے حبیب خدا کا ہوں طالب
 مری ناؤ کا نا خدا ہے محمد
 چلے بادۂ خلد کا دور ساقی
 طواف سر عرش کرتی ہیں آنکھیں
 مرے لب پہ جب یا مجیب آگیا ہے
 مجھے شغلِ اسیم حبیب آگیا ہے
 ہے کیا ڈر جو بحر مہیب آگیا ہے
 کہ گردش میں میرا نصیب آگیا ہے
 سریم مزارِ حبیب آگیا ہے
 کلامِ الہی میں وصفِ ان کے رخ کا
 ضیا ہذا شعی عجیب آگیا ہے

تیرے فروغِ حسن کی شاہی کچھ عجیب ہے
 وجد میں کائنات ہے حالِ جہاں عجیب ہے
 یہ مدارِ ہست و بود اس سے رہتی و ترقی و جو
 فتح میں نے دی نوید حق کی اسی جہاں ہے
 خلقِ عظیم کا ترے ذکر ہے کائنات میں
 پائیں حیاتِ سرمدی آئیں مرلیں نیم جا
 دُور حدِ نظر سے ہے دل سے مگر قریب ہے
 سازِ حجاز کی صد انغمز یا حبیب ہے
 اُمتِ شاہِ دوسرا کس نے کہا غریب ہے
 خسر و بزمِ انس و جان مسلم خوش نصیب ہے
 اپنے تو خیر اپنے ہیں غیر کا تو حبیب ہے
 ہے وہ بشارتِ مسیح، خلق کا وہ طیب ہے

عمر تمام ہو گئی تابہ حرم نہ جا سکا
 حسرتِ دل لے ہوئے دل میں ضیا غریب ہے

تعالیٰ اللہ کیا جاہ و وقارِ بابِ رحمت ہی
 نظرِ عالم کی سوئے رحمتِ عالم ہی محشر میں
 ہی اس کی آگے سیراب ہر چشمہ نبوت کا
 ہو تم اک قد آدم آئینہ نورِ الہی کا
 سوارے کس نے کیسویوزِ محشر چاندی رخ کے
 کھڑا ہوں روئے قبلہ ہاتھ پھیلائے ہو دو کبے
 بشر کی شکل میں خیر البشر کی جلوہ آرائی
 کہاں میں اور کہاں مجھ سے اعمال کی پرورش

کہ صرف جبہ سائی عرشہ الوانِ جنت کے
 علی قدرِ عمل دنیا کو اربابِ شفاعت کے
 یتیم آئینہ درِ یتیم بحرِ وحدت کے
 ہر آئینہ میں ضو افکن تمہارا نورِ طلعت کے
 الگاب میر سایہ سے عرصیاں کی ظلمت کے
 گدا کو انتظارِ جنبش و امانِ رحمت کے
 یہ انساں کے لئے قربِ الہی کی بشارت کے
 مددِ یارِ حمدۃ للعالمین روزِ قیامت کے

شبِ میلاد میں نعتِ نبیؐ لکھے صنیا شبِ بحر
 نویدِ عیشِ بہیم نغمہ عیدِ ولادت ہے

حسینؑ کعبہ اے صلِ علیؑ کیا خوب صورت کے
 کچھ اس کثرت کے رخ پرتا بشِ الوارِ وحدت کے
 ظہورِ حسن صورت گردِ وجودِ نورِ طلعت کے
 جمالِ حق نما کو کہئے کیا، دنیا کو حیرت ہے
 خدا معلوم کیا اعجازِ رخ کیا حسن صورت کے
 منظرِ حسن تشبیہات کے وہ نفسِ صورت ہی

جیس قدرتِ نما، رخ مصحفِ آیاتِ حمت کے
 مکمل منظرِ ذاتِ خدا محبوب صورت کے
 حسینانِ دُعا عالم ہیں فدا، وہ حسن صورت کے
 یہ صوت صاف قرآنِ مبیں کی کوئی سوتا کے
 نظر جس آئینہ پر ڈالے تصویرِ حیرت کے
 یہ نقاشی حقیقت میں کمالِ دستِ قدرت کے

بیک آواز گرن کوں مکاں کی زیب زینت ہے
صدائے اضطراب دل ترنم ساز وحدت ہے
فداکاری ہوشیوہ معصیت کوشی جلت ہے
سبیل مغفرت محشر میں ہر اشک ندامت ہے
بہشت بزم امکاں روضہ سلطان امت ہے
مدینہ کے چمن کی وہ ابد آثار نزہت ہے
بھرے مجمع میں شاہامیری سوائی قیامت ہے
نگاہِ خلد رس میں خلد کی بس یہ حقیقت ہے

انل سے نورِ وحدت آئینہ بر دار کثرت ہے
ہر اک تارِ نفس مضرب انگشت شہادت ہے
یہ سب کچھ یا الہی تیری رحمت کی بدلت ہے
مری تر دامنِ موج آشنائے بحرِ رحمت ہے
نثارِ گلشن طیبہ بہارِ باغِ جنت ہے
فدا ہر کھوپل پر جس کے بہارِ باغِ جنت ہے
بس اتنی عرض ہی مجرم غلامِ خود بدلت ہے
قدم جس سرزمین پر رکھ دیا تم نے وہ جنت ہے

نظر سوئے مدینہ اس لئے ساعت بساعت ہے

ضیاء بھی اسے عرب کے چاند مشتاق زیدت ہے

ظہورِ قسری

جہاں میں دھوم ہو عشرت کدہ ہر قصرِ حیات ہے
ہو شورِ نغمہ بکثرتی لکھم ہر ساز سے پیدا
ترانے عیدِ میلادِ نبوی کے گائے جاتے ہیں
نوبتِ آہِ خیر البشر ہے شاد ہیں انساں
بجاتے ہیں خوشی کے شادیاں ہر طرف قدا

یہاں عیدِ ولادت ہو وہاں جشنِ مسرت ہے
ترنم ریز تخلیق شہرِ دیں کی بشارت ہے
خوشی کا دور دورہ ہے وفورِ عیش و عشرت ہے
ہو دورِ فصلِ گلِ نغمہ ساز ہر سازِ قدرت ہے
سرورِ خیرِ مقدم میں عجب دنیا کی حالت ہے

یٰ غل اہلاً وسہلاً مرحبا کا بزمِ عالم میں
فرشتوں نے سجایا ہر جہاں کو اس نزاکت سے
بنے ہیں فرشِ بزمِ آفرینش عرش کے جلو
اٹھی ہیں بدلیاں کثرت سے توحید الہی کی
ملائک عرش سے آئے ہیں حمت کے طبق لیکر
ہے پرچم سر بلند اسلام کا مشرق سے مغرب تک
ملائک انبیاء سب منتظر ہیں آمد کے
سلامی کے لئے جبریل میکائیل حاضر ہیں



یٰ کایک عرش کے پرے کھینچے شورِ درود اٹھا
سلام اللہ صل اللہ آئے سرورِ عالم
وہ آئے جن کا آنا وجہِ تکوینِ دو عالم تھا
وہ آئے منحصر تھی حق نمائی جن کے آنے پر
وہ آئے، ہیں علمبردار جن کے انبیاء رسالے
وہ آئے جو نظامِ خلق کے ہادی ہیں، ہر ہیں
وہ کیا آئے جہاں کفر میں اک زلزلہ آیا
وہ کیا آئے کہ باطل نے پڑھا توحید کا کلمہ

جہاں آراستہ ہے آمدِ ختمِ رسالت کے
کہ فردوسِ نظر آرائشِ گلزارِ جنت کے
زمینِ کعبہ اوجِ لامکاں، ہر عرشِ رفعت کے
زمین سے آسماں تک بارشِ انوارِ وحدت کے
طلوعِ صبح سے پہلے ظہورِ شانِ رحمت کے
درِ کعبہ پہ آویزاں نشانِ فتح و نصرت کے
سرِ عرشِ بریں تصویرِ محرابِ عبادت کے
دوشنبہ کا مبارک روزِ صبحِ سعادت کے

یٰ غل آئے اب کیا دیر لے نوشاہِ امت کے
مبارک مرحبا، صبحِ طربِ عیدِ ولادت کے
وہ آئے رولق کون و مکاں جنگی بدلتے
وہ آئے، ختم جن کی ذات پر شانِ رسالت کے
وہ آئے، جن کا تبلیغی نشانِ نبی کی عزت کے
وہ آئے ملتِ اسلام کی جن سے اشاعت کے
وہ کیا آئے کہ دورِ شرک کی گردش میں قہمت کے
بتوں نے دی شہادتِ ملتِ حق دینِ فطرت کے

تبان ہند نے شوق القمر کا معجزہ دیکھا تعالیٰ اللہ کیا اعجاز انگشت شہادت ہے



محمد مصطفیٰ تشریف لائے بارغ عالم میں ریاضِ آفرینش روکش گلزارِ جنت ہے
شکستہ گل ہوئے اسلام میں تازہ بہار آئی جہاں میں ہر طرف تبلیغ کے پھولوں کی نکلت ہے
نیرم گلشنِ توحید کے چلنے لگے جھونکے ہو اسلامی چمنِ جنت بکف ہر گل میں نہرت ہے
کیا سیراب فیضِ یثرب و یطحیٰ نے عالم کو ہوا ثابت کہ زمزم قلمِ رشاد و ہدایت ہے



حسین بدر تیرے پر تو نقشِ کفِ پا سے عرب کا ذرہ ذرہ مشعلِ راہِ ہدایت ہے
خدا کے گھر سے توحیدِ خدا سیکھی خدائی لے تم سے باعث سے کعبہ مرکزِ تبلیغ و وحدت ہے
تری رحمت سے عرفانِ خدا حاصل ہوا ہم کو کرم سے تیرے مستحکم بنائے دین و ملت ہے



ترے احسان ہم اے ہادی عالم بھلا سیٹھے نہیں اب یاد کچھ یہ بھی ہماری کیا حقیقت ہے
غضب کی خود فراموشی ہی غفلت کی قیامت کی احق ہے نہ ہم میں کچھ نہ کچھ ہم میں حیثیت ہے
یہاں تک ہم ہوئے اسلام کی تعلیم سے غافل سر اسر منتشر شیرازہ تنظیمِ ملت ہے
ہماری غفلتوں نے ہم کو رسوا کر دیا آقا وہ اب ہم ہیں کہ ہر میدان میں ہم کو نہرت ہے



یہ سب کچھ ہی مگر سوتے ہیں ہم نیند کے ماتے ابھی تک قفِ بد خوابی ہماری خوابِ غفلت ہے

مدد کو آئے آقا، مدد فرمائے آقا
محبت دوہمائے قلب میں تبلیغ مذہب کی
رہیں اے رحمت عالم مسلمان شاد عالم میں
تصدقائے شہ لولاک اس عید ولادت کا

عیاں سب آپ پر ہر من عن جو حال امت ہے
سکھا دو طرز زدہ جو طرز تعلیم نبوت ہے
کہ عالم کے لئے وجہ طرب عید ولادت ہے
دعا فرما کہ تیری ہر دعا رُوح اجابت ہے

دعا کو ہاتھ اٹھاؤ لے ضیاء دل سے دعا مانگو
ہے وادربار میلاد نبی صبح ولادت ہے

جیہ ساہوں میں دید پر نور کا مشہور ہے
دامن رحمت میں راز مغفرت مستور ہے
سورہا ہوں چین سے صبح قیامت دور ہے
سر بسجدہ نور کے ترے اکٹھیں اہل قبور
کھل گیا ہر نبوت اورید بیضا کا فرق
کہتے ہیں نزدیکیاں آنے سے قدسی دور ہاں
شرط ہے ان کا تو تل اسلب حاجت طلب
ظلمت عصیاں میں گم ہو ہر محشر الاماں
دے گنہگار ان امت کو نوید مغفرت
نا امید مغفرت کیوں ہو غم فردا سے دل

خط پیشانی رقم میرا بخت نور ہے
جو ردالوش شفیع حشر ہے مغفور ہے
میں ہوں آغوش لوح میں اور شب بکھر ہے
ہے اذان صبح محشر یا صلائے صو ہے
چاند ہے وہ عرش حق کا یہ چراغ طور ہے
داد و محشر یہ شان مغفرت سے درد ہے
زیر دامان اجابت ہر دعا مستور ہے
روز روشن پر یہ دھوکا ہے شب بیکور ہے
ہر ملک روز جزا اس کام پر مامور ہے
ہو دی ہو نامرے مولا کو جو منظور ہے

مصحفِ ربّی نبیؐ کی شرحِ آیاتِ جمال
 کہئے اے روحِ الامیں وہ حقِ نماںخِ دیکھ کر
 ہر ورقِ قرآن کا دنیا کی ہدایت کے لئے
 ہے شبِ اسرارِ حرم کا چاند مہماں عرش پر
 جگمگادی قبر کس کی چاند سی تصویر نے
 ہیں محمدؐ مصطفیٰ محبوبِ حق، ختمِ رسل
 مطلعِ نورِ مبینِ حسنِ نوحِ پر نور ہے
 حسنِ صورتِ آفریںِ ظاہر ہے یا مستور ہے
 اک مکمل ضابطہ اک مستقل دستور ہے
 بیتِ معجورِ الہی نور سے محسوس ہے
 دمِ زدن میں ظلمتِ شامِ لحدِ کافور ہے
 ہر کتابِ آسمانی میں یہی مذکور ہے
 تم اگر چاہو تو ممکن ہے رسائیِ تاحرم
 مالک و مختار شاہِ اتمِ صنیا مجبور ہے

عجب دلکشِ مدینہ کی فضا اللہ اکبر ہے
 تصور میں عرب کا چاند جب سے جلوہ گستر ہے
 لبِ نہرِ لبین پھر میکشوں میں دریا غری
 نسیمِ وادیِ طیبہ سے ہر گلشنِ محط ہے
 نویدِ عفو ہے ہر خوگرِ تقصیر بے ڈر ہے
 حصولِ آرزو و موقوفِ سرکارِ کرم یہ ہے
 نظرِ جنتِ بکفِ ہر سامنے جنت کا منظر ہے
 ہر سینہ طورِ سینا، جاں ہر روشنِ دل منور ہے
 امیرِ میکہ پھر ساقیِ تسنیم و کوثر ہے
 شگفتہ ہر کلی جنتِ بدایاں ہر گل تر ہے
 غنیمتِ عاصیاں صرفِ شفاعتِ وزیرِ محشر ہے
 مدینہ کے لئے ہر لمحہ دل قابو سے باہر ہے

سراپاِ معصیت ہے گو، مگر اک خادمِ درہر
 صنیا سرکار کیوں دُور از نگاہِ بندہ پرور ہے

شب برفن شب اسرا کے جلوؤں سے منور ہے
 قرار جان و دل بن کر حسین کعبہ آدل میں
 جہان حسن شیدائی ہے جس کے چاند رخ کا
 محرک ہے جنوں بخودی ذوق عبادت کا
 زمیں بوسی کی حسرت میں جھکی جاتی ہیں خود شکیر
 خط و قال جبیں آیاتِ رحمت کا ہیں مجموعہ
 اماں دے شافعِ اُمت مجھے دامانِ حمت میں
 سیاہی فردِ عصیاں کی مٹا اشکِ اندامت سے
 تعالیٰ اللہ یہ اعزاز اراں جبیں سائی
 رنخشاں چار چاند اس بزم میں معلوم ہو گئے
 تصدق جنبش گیسوئے انور کے رہائی دو
 ضیاءت سے پابندِ الم اے بندہ پرور ہی

نوبہ مغفرت مجھ کو اذانِ صبح محشر ہے
 کہ دل قابو سے باہر ہے قرار جانِ مفسطہ ہے
 وہ سلطانِ حسینانِ جہاں محبوب اور ہے
 قریب باپِ حمت صرف سجدہ خود بخود سر ہے
 سبر شوریدہ کو محرابِ کعبہ آپ کا در ہے
 کتابِ آسمانی مصحفِ رُوحے پیمر ہے
 بلائے جانِ مجرم گرمی خورشیدِ محشر ہے
 کہ تیرے ہاتھ میری آبرو اے دیدہ تر ہے
 درِ رحمت پہ سر ہے افوج پر نجمِ مقدس ہے
 جہاں ذکر ابو بکر و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ ہے
 تصدق جنبش گیسوئے انور کے رہائی دو
 ضیاءت سے پابندِ الم اے بندہ پرور ہی

لطفِ سلطانِ سرِ محشر یہ عالمگیر ہے
 عرش کے جلوؤں کی فردوسِ نظر تنویر ہے
 کرتے ہیں نلے طوافِ اوجِ مینارِ حرم
 اس کے دامن میں گنہگار ان اُمت ہیں نہاں
 نذرِ شانِ مغفرت ہر جرم ہر تقصیر ہے
 دل میں سلطانِ شبِ معراج کی تصویر ہے
 گم فضا کے عرش میں ہر کو بے تاثیر ہے
 جس کی رحمت عام جس کا لطف عالمگیر ہے

وہ ہے زاہد کا مقدر، یہ مری تقدیر ہے
 ساقی رتسیم کی ہر جام پر تصویر ہے
 خلد، عشاق شہ لولاک کی جاگیر ہے
 پریش عسیاں کا خطرہ روزِ داروگیر ہے
 کیا مبارک خواب ہی، کیا خواب کی تعبیر ہے
 معنی قرآن نظر میں ہاتھ میں شمشیر ہے

ہوں مدینہ کے لئے گو مضطرب میں اے ضیا
 منحرف دستِ دعا سے کچھ مگر تاثیر ہے

خلد میں اس کو مدینہ میں جگہ مجھ کو ملی
 کیفِ مے بھی لطفِ نظارہ بھی حاصل ہے مجھے
 حشرے سوتے جہاں اُمت چلی بخشش کے بعد
 اپنے دامن میں چھپانا اپنے مجرم کو حضور
 عالم رویا میں روضہ خلدِ فردوسِ نظر
 ہے رواں مرو مجاہد سوتے میدانِ جہاد

روکش مگر مدینہ جملہ آغوش ہے
 جلوہ رخِ عرش کے انوار میں روپوش ہے
 دفترِ اعمال بدِ محشر میں بارِ دوش ہے
 حشر میں مولا کے دیاتے کرم کا جوش ہے
 حشر کا دولہا مدینہ کا وہ گسلی پوش ہے
 دو جہاں کا مالک مختار کسلی پوش ہے
 عرشِ اعظم پر مرے سرکار کی پا پوش ہے
 رحمتِ حق کا دوشالہ خوب نسیب پوش ہے

دل میں عشقِ سرور کون مکان کا جوش ہے
 کس کو تاب دید اے سلطانِ خوابِ جمال
 دستگیری ناتواں مجرم کی فرمائیں حضور
 کشتیِ فروِ عمل اے کاش اپنی ڈوب جائے
 تیرہ بختوں کو نہ کیوں روزِ جزا ہو روزِ عید
 مرجبا! یہ سادگی با ایں ہمہ جاہ و وقار
 پابرہمنہ طور پر ہیں بادِ یہ پیم سا کلیم
 دونوں شہزادے ہیں کاندھوں پر شہِ کونین کے

سانے اگر سنا دو مژدہ بخشش مجھے
بس اسی پر منحصر امید چشم و گوش ہے
سبز گنبد پر گیاہ سبز کی دلکش بہار
خضر کا حجرہ چمن میں ہے مگر خس پوش ہے
جز ریح پاک نبی اٹھے کسی جانب نظر
اے ضیا اتنا کہاں مجھ مینوا کو ہوش ہے

میں ہوں اور یادِ مدینہ از سحر تا شام ہے
دل میں یادِ حق ہے لب پر مصطفیٰ کا نام ہے
وقفِ جزو مدفنائے گردشِ ایام ہے
ساقی بزمِ ازل مائل بہ فیضِ عام ہے
میکدہ بردوش چھینٹے ہیں طہورِ خلد کے
ہم یہ سمجھ دیکھ کر روضہ کا مینارِ بلند
اے حسین اے صاحبِ قرآن ہر وہ تیرا کلام
حشر میں چکے گنہگار ان اُمت کے نصیب
تھے کبھی عینِ فنا، واصلِ بحق ہو گئے ہیں اب
عمر آخر ہو چکی طیبہ سے اب تک دودھوں
ہے رفیقِ زلیست دردِ فرقتِ ارضِ حرم
شانِ رحمت جس کے اعمالِ ربوں سے منفعیل

ہر نفس منت گزارِ گردشِ ایام ہے
یہ مرا ایمانِ کامل، یہ مرا اسلام ہے
تا ابدِ جنت بدایاں گلشنِ اسلام ہے
خلد میں کوثرِ کف ہر رندِ معاشام ہے
ہر حجابِ نہر کوثرِ معرفت کا جام ہے
ہاتھ میں روحِ الامیں کے پرچمِ اسلام ہے
جملہ جملہ علم و فضل و رشد کا پیغام ہے
معفرت کی ہیں نویدیں عفو و رحمتِ عام ہے
کیا حسیں آفاذ تھا، کیا خوشنما انجام ہے
قابلِ رحم و کرم شاہا دلِ ناکام ہے
یعنی ہر تکلیف اب میرے لئے آرام ہے
وہ گنہگارِ سرِ محشر بھی بدنام ہے

اللہ اللہ روزِ محشر ہیبتِ شانِ جلال
عزتِ کوئین ہے اصحابِ صفہ پر نثار
ہر جلیل القدر انسان لڑنے پر اندام ہے
ہر گدائے آستان ذوالمجد والا کرام ہے
ہے شبِ تاریکِ محرزِ خشاں ضیا تا صبحِ حشر
چاندنی میں بدر کی روشن چراغِ شام ہے

اے صلِ علی کیا تھے روضہ کی زمیں ہے
احساسِ محبت کی کوئی حد ہی نہیں ہے
دل ہی میں تو مہمانِ سرِ عرش مکیں ہے
اللہ غنی گنبدِ خضر کی بلندی
منتار ہے جو سلطنتِ کون و مکاں کا
ہے آئینہ حسنِ ازل شکلِ تمہاری
تاسرِ حدِ امکاں نہیں ٹھوٹے سے جو ملتا
امیدِ سکون تم سے ہے اے جانِ مسیحا
سُخِ جانبِ کعبہ ہے نظرِ سوتے مدینہ
حقاً کہ بجسزِ حسرت و ارمانِ مدینہ
تو مصحفِ تقدیس ہی اے صاحبِ قرآن
ایمانِ مکمل ہے محبتِ شہِ صدیق کی

فردوسِ نظر نہ ہست فردوسِ بریں ہے
دل جس پہ تصدق ہو وہ خود دل میں مکیں ہے
دل ہی تو بعنوانِ دیگر عرشِ بریں ہے
معراجِ نظر اوجِ سرِ عرشِ بریں ہے
شاہِ دوسرا ہے وہ شہِ عرشِ نشیں ہے
تم سا کوئی محبوبِ زمانہ میں نہیں ہے
وہ جلوۂ مستورِ رگِ جاں کے قریں ہے
کچھ اور علاجِ دلِ بیمار نہیں ہے
کچھ دن سے عجب حالتِ بیمارِ خریں ہے
دل میں کوئی حسرتِ کوئی ارمان نہیں ہے
صورتِ تری مجموعۂ آیاتِ مبیں ہے
میرا یہی ایمان یہی دنیا یہی دیں ہے

ہیں شمس و قمر دونوں شرفیاب تجلی
طیبہ کے تصور میں ہوں بے چین وطن میں
ہر رنگ میں آتا ہے نظر رنگ مدینہ
نقش قدم شہ کی قسم باب حرم پر
کیا تابش رخسار ہے کیا نور جبین ہے
میں اور کہیں ہوں مراد دل اور کہیں ہے
جنت ہی کہیں خلر کہیں عرش کہیں ہے
سجدوں کی تمنائے ہر داغ جبین ہے
ایمان و دل و جاں ہیں ضیاس کی آہٹ
مختار دو عالم ہے جو کعبہ کا امین ہے

تا غرش جو نالہ اثر انداز نہیں ہے
کعبہ ہی فقط جلوہ گہ ناز نہیں ہے
ضو پاش جو وہ حسن خدا ساز نہیں ہے
مرہون تجلی طلبی طور سی کیوں ہو؟
سینہ میں ہے ہر وقت مدینہ کی تمنا
محشر میں بجز آپ کے یا شافع محشر
اس نور سے تخلیق ہوئی ختم رسل کی
تاباپ اجابت بھی رسائی نہ ہو ممکن
تم عرش پہ ہو منتظر دید میں موسیٰؑ
انجام بر حشر ہو کیا ڈر ہے یہ مجھ کو
مائل بہ کرم وہ نگہ ناز نہیں ہے
رحمت سے تری کون سرفراز نہیں ہے
پر نور کوئی انجمن ناز نہیں ہے
کس دل میں تری جلوہ گہ ناز نہیں ہے
شور لب فریاد ہے یہ راز نہیں ہے
مجرم کا کوئی تونس دوساز نہیں ہے
جو نور کہ منت کشش آواز نہیں ہے
مقبول دعاؤں کا یہ انداز نہیں ہے
پردہ سے جدا پردہ بر انداز نہیں ہے
حالانکہ ابھی حشر کا آواز نہیں ہے

ہے لوحِ جبیں تابِ حرم سے جا بھی دلا
 کیوں لرزہ بر اندام سرِ طود ہو سنبھلو
 جو عزتِ محبوبِ خدا دل سے بھلا لے
 محشر میں کہاں منہ کو چھپائے یہ گنہگار
 ہر گل کی چٹک زمرہ سازِ ازل ہے
 اللہ سے غفلت ہے وہاں آپ کو حاصل
 سجود کوئی تاعرش سرفراز نہیں ہے
 موسیٰؑ کوئی دُور کی آواز نہیں ہے
 دھسل وہ اعزاز ہی اعزاز نہیں ہے
 مجموعہ اعمالِ زبوں، راز نہیں ہے
 گلابانگِ چینِ نعمتِ بے ساز نہیں ہے
 کوئی بھی جہاں آپ کا ہمارا نہیں ہے
 نازاں ہوں کہ ہوں خاکِ نشیں بابِ حرم کا
 ہستی پہ ضیاءِ اپنی مجھے ناز نہیں ہے

جو تیرا نہیں، تجھ پہ مائل نہیں ہر
 خیالِ حرمِ جنتِ دل نہیں ہے
 نہ ہو گر عطاؤں کے قابل نہیں ہے
 جو حاصل ہوا، یا جو حاصل نہیں ہر
 مدینہ نظر کے مقابل نہیں ہے
 بحرِ حق کسی پر بھی مائل نہیں ہے
 وہ مسلم، مسلمانِ کامل نہیں ہے
 یہ کعبہ ابھی عرشِ منزل نہیں ہے
 جدا تیرے در سے تو سائل نہیں ہے
 بقدرِ تمنائے سائل نہیں ہے
 ابھی فوقِ نظارہ کامل نہیں ہے
 حقیقت میں دلِ عرش ہی دل نہیں ہے
 ضیاءِ لاکھ بخشش کے قابل نہیں ہر
 مگر تو جو چاہے تو مشکل نہیں ہے

جو تو مسند آرائے محفل نہیں ہے
 ہیں جنت در آغوش جلوے حرم کے
 حسین سر عرش کون و مکان میں
 بنیں ناخدا بحر رحمت کی موجیں
 سکوت آفریں ہیں عطائیں کسی کی
 دئے جا مجھے دینے والے دئے جا
 کرے کیا طلب اب حرم کا بھکاری
 تمہیں جب سے مشکل کشا جانتا ہوں
 طواف حرم ہر قدم پر ہے حاصل
 عدم کے مسافر رواں ہیں عدم تک
 خدا تک پہنچ جا، خودی سے گزر جا
 قدم پر ترے سر جھکا کر اٹھاؤں
 ہیں کیوں طعنہ زن میرے عصیان قدسی
 جہاں تم ہولے صاحب لی مع اللہ
 جہاں جلو آرا ہیں مطلوب و طالب

فضائے حرم عرش منزل نہیں ہے
 مدینہ ہے سینہ مراد دل نہیں ہے
 کہیں کوئی تیسرا مقابل نہیں ہے
 مری ناؤ محتاج ساحل نہیں ہے
 کہیں شورِ آوازِ سائل نہیں ہے
 ابھی تنگ دامانِ سائل نہیں ہے
 وہ ہے کونسی شے جو حاصل نہیں ہے
 کوئی امر مشکل بھی مشکل نہیں ہے
 مسافر یہ گم کردہ منزل نہیں ہے
 کوئی مرحلہ، کوئی منزل نہیں ہے
 جدا سر حد حق و باطل نہیں ہے
 تقاضائے ایمان کامل نہیں ہے
 یہ انساں فرشتہ خصال نہیں ہے
 وہاں جز خدا کوئی داخل نہیں ہے
 حجاب سر عرش حائل نہیں ہے

سرِ شہر سجدہ میں سر رکھ دیا ہے
 ضیامنہ دکھانے کے قابل نہیں ہے

ہر صحیفہ شرح اوصافِ نوح جانانہ ہے
 بے خوری میں آستانِ بوسِ حریم دیوانہ ہے
 شمعِ ایوانِ رسالت ہر چراغِ خانہ ہے
 دردِ لبِ حمدِ خدا، نعتِ نبیِ روزانہ ہے
 دمِ قدم سے آپ کے ممتاز ہر کاشانہ ہے
 جگِ اَجالاتا ابد ہے آمنہ کے چاند سے
 کرتے ہیں سیو حیاں عرشِ آ آ کر طواف
 ہے چراغِ طور روشن تیری بزمِ ناز میں
 بارک اللہ کلکِ رحمت بھی ہو کیا معجزِ محاکا
 اللہ اللہ رحمتِ سلطانِ خوبانِ جمال
 پاشکے ہوں مگر ہوں دشتِ بیگمنا حجاز
 ہو فغاں بربِ فراقِ مصطفیٰ میں اک جہاں
 شائقِ دل نمخِ بالا کن کہ ارزا فی ہنوز
 ابرِ رحمت اٹھ دے آبِ گہرین کر برس
 کشتیِ سحرِ رواں بحرِ فنا میں ہے رواں
 تہ توں رکھ ہے سینہ سے لگا کر اس لئے
 تم نہ تھے دل میں تو بربادِ تمنا تھا یہ دل

طغۃ نامِ نبیِ عنوانِ ہر افسانہ ہے
 داغِ پیشانی، نشانِ سجدۂ شکرانہ ہے
 شرحِ نورِ فوقِ نورِ جلوۂ جانانہ ہے
 مغفرت کی اک سندِ بخشش کا اک پر فلانہ ہے
 عرشِ خلوت گاہ ہے کعبۂ عبادتِ خانہ ہے
 ذرہ ذرہ فیضِ یابِ جلوۂ جانانہ ہے
 عرشِ منزلِ اودھِ دالے ترا کاشانہ ہے
 تو ہے وہ شمعِ رسالت ہر ملکِ پرانہ ہے
 میری بخشش کا، مری فروِ عمل پرانہ ہے
 سائلِ دلا باریابِ مجلسِ شاہانہ ہے
 ہر قدم لذت شناسِ ہمتِ فرمانہ ہے
 ہر زباں گویا زبانِ اُستینِ حنائہ ہے
 دولتِ حسنِ ازل کا نقدِ دل بیعانہ ہے
 لئے مجھے میرے مقدر کا جوابِ دوانہ ہے
 ہر حبابِ موجِ دریا میرا آبِ دوانہ ہے
 نقدِ دل سلطانِ حسن و عشق کا نذرانہ ہے
 تم ہوئے کہاں تو جنت اب ہی دیرانہ ہے

کی طواف گنبدِ خضرا میں ساری عمر صرف
حشر میں اچھے بُرے سب کو ہر بخشش کی لڑ
ہر رگ جاں کو ثروتِ نسیم کی اک نہر ہے
دیکھنا کوثر پہ رندِ میسکہ بردوشش کو

مختصر سایہ حیاتِ خضر کا افسانہ ہے
زیرِ دامانِ کرم ہر خوش ہر بیگانہ ہے
مجمع البحرینِ رحمتِ دل ہے یا میخانہ ہے
سر پہ خمِ شیشہ بغل میں ہاتھیں پیمانہ ہے

سر جھکا فوقِ جبیں معافی کو دے بڑھ کر نوید
لے صیادہ سائے سنگِ درِ جانانہ ہے

حسنِ شبہِ خواباں کا وہ رعبِ شہانہ ہے
اس مصحفِ ناطق کا ہر قول ترانہ ہے
لے حسنِ ازل تیری تنویر کو کیا کہتے
محشر میں نالش ہے حسنِ شبہِ بطحا کی
اللہ غنی رفعتِ معراج کے دولہا کی
کونین سے مستغنی منگتا ہے مدینہ کا
ہاں اے نگہِ رحمت اُن تیروں کی بارش ہو
اقدامِ فرشتوں کا دشوار ہے ساقی تک
آدم سے ہی تا ایں دم غلِ اسماءِ احمد کا
وینا کے گناہوں کو لے ڈوبے گا یہ اک دن

محرابِ حرمِ خم ہے سجدہ میں زمانہ ہے
جاں محو جہاں، بیخود مدہوش زمانہ ہے
جلوہ ہے نہاں تیرا یا خانہ بہ خانہ ہے
حیلہ ہے شفاعت کا، بخشش کا بہانہ ہے
اب تک وَدَفَعْنَاكَ ہر لب پہ ترانہ ہے
بیگانہ خود داری حضرت کا یگانہ ہے
زخمی ہے جگر جن کا، دل جن کا نشانہ ہے
ہر زندہ کو ثریوں شانہ بشانہ ہے
یہ بلبِ سدرہ کا مشہور ترانہ ہے
رحمت کے سمندر کا تاحِ شردہانہ ہے

حسن شرخو باں پر سو طرح سے دل صدف
 کیوں طالب دنیا ہو سائل دیرِ حمت کا
 راہ طلب حق میں ہے ترکِ خودی اولیٰ
 ہے فردِ عمل پر کیوں عُشر میں نظر یارب
 وہ رُخ ہی یہ آئینہ، وہ زلف یہ شانہ ہے
 طامن میں بھکاری کے دنیا کا خزانہ ہے
 جو خود سے ہے بیگانہ وہ مریگانہ ہے
 یہ دفتر بے پایاں عصیاں کا خزانہ ہے
 طعنے نہ ضیا کو دو تم خاکِ بسرا کر
 طیبہ کا ہے دیوانہ، طیبہ کو روانہ ہے

نورِ سینہ مہِ مدینہ ہے
 کہتے کیا اور جگنبدِ حضرا
 اوفدا والے ناخدا کی کر
 نورِ وحدت کی دل میں ہو کثرت
 نادرِ افکن ہواے جوانِ عرب
 صدقہ فیضِ نگاہِ ساقی کے
 دل میں ہے یادِ صاحبِ معراج
 رُخِ سلطانِ عرش پر ہے نظر
 ہے نورِ نجات اُمت کو
 منکرِ عزتِ رسولِ کریم!
 سینہ تصویرِ طورِ سینا ہے
 عرشِ بابِ حرم کا زینہ ہے
 بحرِ غم میں مرا سفینہ ہے
 بیتِ محمود میرا سینہ ہے
 یہ جگر ہی، یہ دل، یہ سینہ ہے
 کارِ چشم، جامِ دینا ہے
 گھر میں اللہ کے شبینہ ہے
 آج معراجِ چشمِ مینا ہے
 عفو و بخشش تراقرینہ ہے
 بولہب بے حیا کمینہ ہے

آرزوئے طوافِ بابِ حرم حاصلِ دورِ جام و مینا ہے
 دل کا ہر دغِ حُسنِ والوں کو دولتِ عشق کا خزینہ ہے
 کیا کہوں کیا ہے آرزوئے ضیا
 حاصلِ آرزو مدینہ ہے

ہادی دو جہاں وہائی ہے خلق محتاج رہنمائی ہے
 دل بکفِ حشر میں خدائی ہے خود نماشانِ دلربائی ہے
 خواب میں اُن کی رونمائی ہے کیا مبارک شبِ جدائی ہے
 تا حرمِ حسرتِ رسائی ہے مضطربِ شوقِ جبہ سائی ہے
 حشر ہے، مجمعِ خدائی ہے مغفرت سازِ رونمائی ہے
 خلق کو حسرتِ گدائی ہے وقفِ بخشش عطا مائی ہے
 وصعتِ دامنِ کرم کے نثار ہر گنہگار کی سُمائی ہے
 تالحد ساتھ ہے متاعِ گناہ عمر بھر کی یہی کسائی ہے
 رحمتِ حق ہے عام اے زاہد بے اثر نازِ پار سائی ہے
 مدنی چاند تیری یاد سے دل مہبطِ نورِ کبریاائی ہے
 دل میں رہ کر بھی دل سے دور ہو تم وصل میں بھی غمِ جدائی ہے
 تیرا چہرہ حسین بدرِ جمال آفتابِ خدا منائی ہے

خالقِ حسنِ خود ہے صرف ثنا
 پارِ بڑا لگا خدا والے
 داغِ دل بن گئے ہیں شمعِ حرم
 گوہرِ شب چہراغِ روزِ جزا
 تیری محفل میں ساقیِ تسنیم
 از زمیں تا فلکِ خدائی میں
 ہر قدمِ جانبِ حرم ہے رواں
 درِ رحمت کا کر رہا ہوں طواف
 اے مرے کار سازِ سو سو بار
 تیرے در کے بھکاریوں کے لئے
 واہ کیا شانِ مصطفائی ہے
 ہاتھ میں تیرے ناخدا لائی ہے
 جب درِ تجھ سے لو لگائی ہے
 فردِ عصیاں کی روشنائی ہے
 شیشہ برودشس پار سائی ہے
 بخدا تیری ہی خدائی ہے
 یہ کمالِ شکستہ پائی ہے
 جذبہٴ قسمت آزمائی ہے
 تو نے بگڑی مری بنائی ہے
 سلطنتِ حاصلِ گدائی ہے

اے ضیا سازِ دل کی ہر آواز
 نعمتِ نعتِ مصطفائی ہے

اہلِ بخششِ عصیاں کرم باری ہے
 پاؤں شل، راہِ حرم دور، سفرِ جاری ہے
 داغِ ماتھے کا ہر اک داغِ سیہ کاری ہے
 آنکھ منہ ہی لحد میں ہوئے جلوہ فروز
 کیا مبارک یہ مراجعِ خطا کاری ہے
 یہ دیوانگیِ شوق، کہ ہشیاری ہے
 سر بسجود ہے جس میں شرم سے سر بخاری ہے
 حاصلِ خوابِ عدم لذتِ بیداری ہے

تیری تصویر مگر نہ کھنچی ہے نہ کھنچے
میرے رونے پہ ہنسے آپ تو جوہر یہ کھلا
لب جاں بخش نے اچھی یہ سیحانی کی
تیری اس چشم سیست کے صدقہ ساقی
جنبش زلف ہو محشر میں نسیم رحمت
بن گیا پھول ہر اہو کے ہر اک زخم جگر
سینہ ہے کثرت انوار سے طور سینا
قابل دید ہے نقاشی مینا حرم
جلوہ بردوش رُخ صاحب لولہ ک ہر دل
نا توانی مری محشر میں نہ رسوا ہو، حضورؐ
تیری صورت کی یہ تفسیر ہے قرآن ولے

دل اسیر خیم گیسو کا ہے پابند ضیّا
تا حرم سلسلہ جنباں کریم باری ہے

سہل سی بات میں اک صولت شواری ہے
بارش نور ہے، رحمت کی گہری باری ہے
اب نہ وہ دردِ جگر ہے نہ وہ بیماری ہے
سر پہ مے نوش کے ظلِ کریم باری ہے
منتشر دفتر اعمالِ سیہ کاری ہے
سبزہ صحنِ حرم مرہم زنگاری ہے
بدر کے چاند کی یہ جلوہ گری ساری ہے
عرشِ اعظم پہ خطِ نور سے گلکاری ہے
آئینہ کو شرفِ آئینہ برداری ہے
سر پہ عصیاں کالمے بوجھ بہت بھاری ہے
مصحف رُخ کاتے حسنِ ازل قاری ہے

کیا مست مدینہ سے ہوا آج چلی ہے
دربارِ نبیؐ، کعبہ مقصود علیؑ ہے
آئی ہوئی ہر ایک بلا سر سے ٹلی ہے

مہوش ہر اک بادہ کش لم یزلی ہے
دل میں جو نہاں عشق حبیبِ ازل ہے
صدقہ اثرِ سایہ گیسوئے نبیؐ کے

تم گلشن امید کے جب ہو گل مقصود
 اس کو نہیں کچھ افسر شاہی کی تمنا
 دل میں مدنی چاندی، رگ رگ مے دل کی
 دامان طلب گوہر مقصود سے بھر دو
 لاج اس کی ترے ہاتھ ہی ہنگام قیامت
 سیاح حرم تیری خوشی جائے جہاں تو
 فرد عمل عاشق محبوب خدا پر

شاخ شجر طور مے دل کی گلی ہے
 جس نے کہ جبیں آپ کے قدموں کی گلی ہے
 فردوس کا رستہ ہے، مدینہ کی گلی ہے
 وابستہ دامن یہ گدائے ازل ہے
 امت تری آقا، ترے دامن میں پبی ہے
 وہ خلد کا رستہ، یہ مدینہ کی گلی ہے
 بخشش کا رقم حکم بہ الفاظِ بلی ہے

ہے سب مے حُب نبی روزِ ازل سے
 ظاہر میں ضیا رند ہے باطن میں فی ہر

جنب رگ رگ میں تمنائے خدا دانی ہے
 نورِ وحدت کا صحیفہ رُخ نورانی ہے
 رخ سوئے کعبہ ہی، سجدوں کی فرادانی ہے
 شرم سے چشمہ خورشیدِ فلک پانی ہے
 بحرِ ہستی کی ہر اک موج میں طغیانی ہے
 لب و رخسار میں مجموعۂ آیاتِ جمال
 مرحبا! آپ کے آئینہ عارض کا فروغ

یہ شرف تکرار فطرت انسانی ہے
 جدولِ مصحفِ قدس خطِ پیشانی ہے
 طاقِ محرابِ عبادت خطِ پیشانی ہے
 کہ مقابلِ کاسِ روضہ نورانی ہے
 کشتیِ عمر رواں، کشتیِ طغیانی ہے
 صورتِ پاک ہے یا سورۂ قرآنی ہے
 حسنِ خوبانِ ازل مائلِ حیرانی ہے

خسر و عرش نشیں تیری عطایا کے نثار
وسط میں حلقہ گیسو کے نہیں خالی جبیں
نہ کھنچا چشم تصور سے سراپائے جمال
فیض ساقی سے ہے کوثر میں تلاطم بریا
بیخ انگشتِ نبی سے نہیں اُٹا سیلاب
کلمہ پڑھتے ہیں ترا ہی ملک و جن و بشر
اے محبتِ الفقرا منتظرِ لطف ہوں میں
خسر و عالم امکان تری رحمت کے بغیر
تجھ پہ مرجائیں تو حاصل ہو بقائے جاوید
میں سمجھتا ہوں مرے حال واقف ہیں حضور
جب کیا ہم لے تو کل تری رحمت پہ کیا

ہر گدا صاحبِ اونگ جہاں بانی ہے
نقشِ تسخیر میانِ خط و حدانی ہے
تیری صوتِ تیری تصویر بھی لاثانی ہے
آج ہر کشتی مے کشتی طغیانی ہے
بھر توحید کے چشموں سے رواں پانی ہے
تیری آواز ہے یا نعمۂ نورانی ہے
صاحبِ ماہِ حرم بے سرو سامانی ہے
بے نتیجہ مری یہ کوشش امکانی ہے
ورنہ دور روز کی یہ زندگی فانی ہے
مجھ پہ ظاہر مری کیفیتِ وجدانی ہے
ہو چکا جہانِ نزہۂ قوتِ ایسانی ہے

ہے تصورِ مدنی چاند کے روضہ کا دام

اے ضیاِ خیر سے سینہ مرا نورانی ہے

شنائے مصطفیٰ میں ترزاں معلوم ہوتی ہر
شعلہ مہربانیِ ضوفاں معلوم ہوتی ہر
تری رحمتِ فداجب مہرباں معلوم ہوتی ہر

زبانِ کلکِ قدرتِ نعمتِ خفاں معلوم ہوتی ہر
منورِ مجلسِ کون و مکان معلوم ہوتی ہر
خدائی کی خدائی شادماں معلوم ہوتی ہر

بڑھی ہو صاحبِ معراج کے قدموں کی یہ رفعت
 چمن آرائے عالم ہے بہارِ گنبدِ خضرا
 وقارِ شانِ محبوبی دکھائی تھی دو عالم کو
 ترا سایہ ہو جس پر تیرے سایہ کو وہ کیا دیکھے
 میں صد و گردشِ تقدیر کے ابو یہ عالم ہر
 فرشتے خلد سے گہوارہ جنبانی کو آتے ہیں
 نسیمِ خلد کے جھونکے ہیں میری نیند کے جھونکے
 نہ کیوں یاد لبِ جاں بخش میں جاں سوزِ گریباؤں
 حریمِ قدس کی رحمت کے پرے کیوں نہیں گھٹتے
 اجابت ہاتھ باندھے جانبِ دستِ دعا آئی
 ادھر ساغرِ بکفِ محشر میں ہیں ساقی کے ستوالے
 لبِ کوثر نہیں ہیں سرخ ڈوے چشمِ ساقی میں
 مبارک لے اسیرانِ وفا، آزادیِ عقبی
 خدا لکھے وہ شہرتِ عام ہے جشنِ شفلعت کی
 لے کیونکر نشانِ راہِ حق گم کردہ منزل کو
 یہ بٹیرا پار کر دے نا خدا بن کر خدا والے
 بچا اُمت کو جو رہِ غیر سے اے چارہ گردِ رنہ

زمیں صحنِ حرم کی آسماں معلوم ہوتی ہے
 فضائے طیبہ گلزارِ جنان معلوم ہوتی ہے
 یہی اک وجہِ تخلیق جہاں معلوم ہوتی ہے
 خدائی تیرے سایہ میں نہاں معلوم ہوتی ہے
 نظرِ محوِ طوافِ آسماں معلوم ہوتی ہے
 مجھے تربتِ مری نصیرِ جنان معلوم ہوتی ہے
 نویدِ مغفرت خوابِ گراں معلوم ہوتی ہے
 فنا مجھ کو لقاے جادواں معلوم ہوتی ہے
 اثرِ نا آشنا اب تک فغاں معلوم ہوتی ہے
 کشیشِ اندازِ تاثیرِ فغاں معلوم ہوتی ہے
 ادھر نہرِ مے کوثرِ رواں معلوم ہوتی ہے
 پیالوں میں شرابِ رغواں معلوم ہوتی ہے
 یہ پابندی برائے امتحاں معلوم ہوتی ہے
 خدائی جانبِ محشرِ رواں معلوم ہوتی ہے
 نہ منزل ہے نہ گردِ کارواں معلوم ہوتی ہے
 بھنور میں کشتیِ عمرِ رواں معلوم ہوتی ہے
 اجل سر پر نصیبِ شمنان معلوم ہوتی ہے

فرشتوں نے بوقت پریش عصیاں کہا مجھ سے
 وہ اٹھے مسندِ عرشِ خدا سے حشر کے دولہا
 یہ فردِ جرم تو اک داستاں معلوم ہوتی ہے
 اب اُمیدِ نجاتِ عاصیاں معلوم ہوتی ہے

ہو فیضِ حضرتِ حسان سے جو ترزاں ہر دم
 وہ کس کی اے ضیا میری زباں معلوم ہوتی ہے

فضائے میکہ جنتِ بداماں ہوتی جاتی ہے
 ولایِ مصطفیٰ جذبِ گِیاں ہوتی جاتی ہے
 تعالیٰ اللہ فرشتہ روضہ پر نور کی رفعت
 تہہ مدفنِ عرب کے چاند کی ہے جلوہ آرائی
 سرِ محشر نچا دے وہ اکرام و عطا یا کی
 اُمیدِ مغفرت میں گم ہو ذوقِ معصیت کوشی
 یہ کس کے خود نما جلوہ نے بے خود کر دیا مجھ کو
 ثنائے مصحفِ رُخ و صفِ چشم و زلفِ ابرو کے
 ہیں صرفِ عطرِ پاشی گنبدِ خضر کے گل بوٹے
 ہو تم فریادیں مشکل کشا ہو تم خدا شاہد

نیم صبح طیبہ بادہ افشاں ہوتی جاتی ہے
 محبت باعثِ تکمیلِ ایماں ہوتی جاتی ہے
 نظرِ صرفِ طوافِ عرشِ حما ہوتی جاتی ہے
 شبِ تاریکِ فردوسِ ساماں ہوتی جاتی ہے
 نویدِ مغفرت ہر فردِ عصیاں ہوتی جاتی ہے
 خطا حروفِ کتابِ طاقِ نسیاں ہوتی جاتی ہے
 حقیقتِ خود مری مجھ پر نمایاں ہوتی جاتی ہے
 غزلِ مجموعہٗ آیاتِ قرآن ہوتی جاتی ہے
 حرم کی سرزمینِ رشکِ گلستاں ہوتی جاتی ہے
 جو مشکل پیش آئی ہو وہ آساں ہوتی جاتی ہے

ضیا ہے آستاںِ بوسی کی حسرتِ ل میں و زانوں

یہ حسرتِ حاصلِ صد شوقِ دارماں ہوتی جاتی ہے

مدہوش ہیں میکش کہ بہار آئی ہوئی ہے
 ہے باغِ جناں روکش گلزارِ مدینہ
 ہے روزِ جزا پر سش اعمالِ قیامت
 نورِ کلس گنبدِ خضرا کے تصدق
 ہر گام پہ اب حشر میں پا داشِ عمل ہے
 اب تو قدم ناز پہ رکھنے دے بے سر
 ہاں ہے وہ حسین مدنی تیری ہی صورت
 خطرہ مجھے کیا رہ گذرِ دشتِ عدم کا
 بختے جے چاہے، تو نہ بختے جے چاہے
 معلوم ہے جنت کی حقیقت مجھے رضواں
 محشر میں ترے سامنے اٹھے، نہ اٹھی ہے
 بختے گافدا ہم کو شفاعت وہ کریں گے
 جنت کی ہے شیدائے شہ دیں کو بشارت
 امت کی خطائیں نظر انداز ہوں شاہا

مینخانہ پہ رحمت کی گھٹا چھائی ہوئی ہے
 جنت پہ مدینہ کی فضا چھائی ہوئی ہے
 کچھ آج طبیعت مری گھبرائی ہوئی ہے
 بجلی ہے فضاؤں میں جولہرائی ہوئی ہے
 سر اپنے بلا جو یہ مری لائی ہوئی ہے
 کبے ترے قدموں کی قسم کھائی ہوئی ہے
 اللہ کو جو شکل پسند آئی ہوئی ہے
 یہ راہ مرے پاؤں کی ٹھکرائی ہوئی ہے
 محشر میں خدائی تری سب آئی ہوئی ہے
 میرے لئے سب یہ چین آرائی ہوئی ہے
 وہ آنکھ گناہوں سے جو شرابی ہوئی ہے
 یہ بات تو مانی ہوئی، منوائی ہوئی ہے
 بخشش کی سند روزِ انزل پائی ہوئی ہے
 تجھ پر اتسی رحمت پہ یہ اترائی ہوئی ہے

تو اور مدینہ پہ فدا ہونے کی حسرت
 اے جانِ ضیاء کیوں اے سودائی ہوئی ہو

فائزِ روضہ پر نور ہوئی جاتی ہے
 شاہِ جلوہ مستور ہوئی جاتی ہے
 رکشِ عارضِ پر نور ہوئی جاتی ہے
 گردِ فانوسِ حرم بھڑ ہے پروانوں کی
 وشتِ فاران میں ہر گام پکھتے ہیں قدم
 ہم بھی ہیں طالبِ دیدارِ دلے سر ووش
 حق شناسوں میں نہ ہوشورِ انا الحق نہ سہی
 چشمِ میگوں سے ٹپکتی ہے تم تلے طہور
 ہوں وہ گمنامِ محبت کہ محبت میری
 ہے یہ کس چاند کی تصویرِ نکیرین کے پاس
 نور کے ترے کے ہے کعبہ میں یہ کون آنے کو
 شبِ اسرار تھے جلووں کی خدا ساز کشمیش
 حشر کے روزِ سیاہکاروں کی امیدِ نجات
 آگیا خیرے بیمارِ سیجا کے قریب
 خلشِ اندازِ خارِ غم دوریِ حجاب از
 بڑھ گئے شائقِ دیدارِ خدا خیر کرے
 کون آیا یہ چراغِ یدِ بینا لے کر

چشمِ ترجمانِ جلوہ گرہ طور ہوئی جاتی ہے
 شمعِ فانوسِ حرم طور ہوئی جاتی ہے
 قسمتِ آئینہ مغرور ہوئی جاتی ہے
 مشتعل شمعِ سر طور ہوئی جاتی ہے
 منزلِ قرب بہت دور ہوئی جاتی ہے
 کیوں نقابِ رُخ پر نور ہوئی جاتی ہے
 کم کہیں شہرتِ منصور ہوئی جاتی ہے
 سب پرستی مری مشہور ہوئی جاتی ہے
 لاکھ پردہ میں ہے مشہور ہوئی جاتی ہے
 تیرگیِ قبر کی کا نور ہوئی جاتی ہے
 روشنیِ صبح کی کا نور ہوئی جاتی ہے
 تیرے ہی حسن میں مستور ہوئی جاتی ہے
 تیری کملی ہی میں مستور ہوئی جاتی ہے
 آ اجل کس لئے اب دور ہوئی جاتی ہے
 دل میں جو چوٹ ہی ناسور ہوئی جاتی ہے
 منتشر و شنی طور ہوئی جاتی ہے
 ارضِ صحرائے حرم طور ہوئی جاتی ہے

دے خدا صورتِ فاروقِ مسلمانوں کو
 مائل جلوہ نمائی ہے جمالِ ساقی
 پھر نمکِ پاش ہوائے حسنِ یلیحِ عربی
 دیکھ کر تیرا کریمِ خصلتِ عصیاں کوشی
 وہ مدینہ میں بلائے کا کریں توافرار
 مضحکِ ہمتِ جمہور ہوئی جاتی ہے
 بزمِ رنداں ہے کہ مخمور ہوئی جاتی ہے
 خاشِ زخمِ جگر دور ہوئی جاتی ہے
 میرا شیوہ مرادِ ستور ہوئی جاتی ہے
 مطمئنِ خاطرِ رنجور ہوئی جاتی ہے
 ہے جو آنکھوں میں ضیاءِ خضر کی ضیا
 سامنے جلوہ گر طود ہوئی جاتی ہے

ندرِ ساقی دلِ مخمور ہوا جاتا ہے
 بدلی کی ٹھنڈی ہوائیں ہیں ضیا پاشِ حرم
 دل میں سمجھتے جسے عرش پہ ہے جلوہ فروز
 تیرے اندازِ حیا سے تری آنکھوں کی قسم
 دل کے ہر داغ پہ ہے ظلمتِ عصیاں غالب
 بدر کے چاند تری شانِ تصور کے نثار
 دل کی ٹھنڈک ہے ترے رامنِ حمت کی ہوا
 ہے غضب کا تپِ اعمال کا یہ زورِ قلم
 خوش ہی بیمار کہ وہ جانِ سچائے جہاں
 میکرہ انجمنِ طور ہوا جاتا ہے
 سرد ہر شعلہ سر طور ہوا جاتا ہے
 تھا جو نزدیک وہ اب دور ہوا جاتا ہے
 منفعلِ حسنِ رُخِ حور ہوا جاتا ہے
 گلِ چراغِ شبِ دیبچہ ہوا جاتا ہے
 سینہ خلوت کدۂ نور ہوا جاتا ہے
 شعلہ نار بھی کا نور ہوا جاتا ہے
 رازِ مستور بھی مستور ہوا جاتا ہے
 کار سازِ دلِ رنجور ہوا جاتا ہے

آ رہے ہیں مدنی چاند کے دل میں انوار
چشمِ میکش میں جمالِ رُخ عینِ حق سے
عش سے کس کے قدمِ جانبِ کعبہ آئے
دیکھ کر دامنِ اُمید میں گلہائے مراد
سچی اربابِ حرمِ راس نہ آئے گی کبھی

آئینہ نور سے معمور ہوا جاتا ہے
نشہ بادۂ منصور ہوا جاتا ہے
مائلِ سجدہ سرِ طور ہوا جاتا ہے
ہر گداخترم و سرور ہوا جاتا ہے
سرترے در سے کہیں دور ہوا جاتا ہے

بیتِ معمور کا منظر ہے ضیا آنکھوں میں
سامنے روضہ پر نور ہوا جاتا ہے

دلِ نثارِ شرِ ابرار ہوا جاتا ہے
تالشِ حسن کا اظہار ہوا جاتا ہے
ضبطِ غم، حُبِ میں دشوار ہوا جاتا ہے
غم سے مایوس دلِ زار ہوا جاتا ہے
نہ اٹھاؤ رُخ پر نور سے دامنِ نقاب
صبحِ محشر مرے عصیاں کی سیاہی توبہ
نا خدا تم ہو تو سیلاب کا خطرہ کیسا
روزِ افزوں ہے غمِ زشتی اعمال مجھے
بخششِ عام کی سن سن کے نویدیں یار

فلدِ مسکن یہ گنہگار ہوا جاتا ہے
آئینہ قلب پر انوار ہوا جاتا ہے
نالہ آمادۂ اظہار ہوا جاتا ہے
ہائے یہ کیا مرے سرکار ہوا جاتا ہے
مطلبنِ طالبِ دیدار ہوا جاتا ہے
روزِ روشن بھی شبِ تار ہوا جاتا ہے
آج بیڑا یہ مرا پار ہوا جاتا ہے
بارِ سراور یہ انبار ہوا جاتا ہے
خوگرِ جُرمِ گنہگار ہوا جاتا ہے

دشت میں پھول کھلاتے جیسے چلتے ہیں حضور
 نے میحائے حرم زلیات کے طعنے نہ مجھے
 اب ہاں بخش یہ قرباں ہیں مسیح و ایوب
 لاج رکھ حشر میں اے شافع محشر ورنہ
 کر مدینہ میں طلب جلد مدینہ والے
 گل بداماں کف ہر خار ہوا جاتا ہے
 رُو بقبلہ ترا بیمار ہوا جاتا ہے
 کوئی اچھا کوئی بیمار ہوا جاتا ہے
 کوئی رسوا سر بازار ہوا جاتا ہے
 اب تو جینا مجھے دشوار ہوا جاتا ہے

تالیش گنبد خضرا ہے جو فردوس خیال
 دل ضیا مطلع انوار ہوا جاتا ہے

تو جو بے خود دل ناکام ہوا جاتا ہے
 رحم اے ہیبت حق کام ہوا جاتا ہے
 تم ہو ساقی تو ابھی کام ہوا جاتا ہے
 بخت برگشتہ طواف درساقتی کے لئے
 کرم ساقی تسنیم سے میخانہ میں
 چشم ساقی کا تصور ہے یہ اعجاز منسا
 وصل حق کی ہو خوشی عشق نبی میں مضم
 محمد حشر میں ہے آید سلطان جمال
 دولت حسن خدا داد وہ انساں کو ملی
 جلوہ حسن ازل عام ہوا جاتا ہے
 ہر بشر لرزہ بر اندام ہوا جاتا ہے
 میکہ گلشن اسلام ہوا جاتا ہے
 دور جام مئے کلف نام ہوا جاتا ہے
 جام توحید ہر اک جام ہوا جاتا ہے
 جام مے دیدہ بادام ہوا جاتا ہے
 حسن آغاز ہی انجم ہوا جاتا ہے
 ہر طرف مجمع خستام ہوا جاتا ہے
 ہر ملک بندہ بے دام ہوا جاتا ہے

دیکھ کر حشر میں رحمت تری اے داوِ حشر
 ظلمتِ نامہ اعمال عیاذاً باللہ !
 دستگیرِ دو جہاں رحم کہ مشتاقِ کرم
 زبیرِے نوش کا دامن لبِ کوثر ساقی
 پڑھ کے آیاتِ شفا آپ ذرا دم تو کریں
 تیرے جذباتِ صفا و قائلِ شانِ ہمہ اوست
 دل تیرے عشق میں اے جلوۂ بے نام و نشان
 ہیں سہرِ طور ابھی گوشِ برآوازِ کلیئم
 پا بجولاں ہے روانہ طرفِ دشتِ حجاز
 تیری بر گشتگیِ بخت اے شوقِ طواف
 رخ سے او عرش نشیں امنِ حشر ہٹا
 حسنِ یکتا کو ہے خود شوقِ تماشاۓ جمال
 عرش سے پھول برستے ہیں جو روضہ بہتر
 ہے جنوں مائلِ آیاتِ مبیں خیر نہیں
 روز و شب گنبدِ خضر کی بلائیں لینے

منفعلِ مجسمِ ناکام ہوا جاتا ہے
 عرصۂ حشر یہ فام ہوا جاتا ہے
 بتلائے غم و آلام ہوا جاتا ہے
 خود بخود جامِ احرام ہوا جاتا ہے
 دمر دں میں مجھے آرام ہوا جاتا ہے
 ذوقِ توحیدِ خدا عام ہوا جاتا ہے
 گم ہوا جاتا ہے گم نام ہوا جاتا ہے
 ختم کیوں نامہ و پیغام ہوا جاتا ہے
 خود جنوں موردِ الزام ہوا جاتا ہے
 شہرۂ گردشِ ایام ہوا جاتا ہے
 خود نما حسن لبِ بام ہوا جاتا ہے
 آئینہ مفت میں بدنام ہوا جاتا ہے
 دشتِ فاران گل اندام ہوا جاتا ہے
 کشفِ ہم معنی الہام ہوا جاتا ہے
 صبحِ جنت شفقِ شام ہوا جاتا ہے

شہرِ نعتِ نبیؐ لاکھ دہائی نہ دہی
 ہو کے گم نام ضیاء نام ہوا جاتا ہے

خود مناجلوۃ جانانہ ہوا جاتا ہے
 آمد ساقی تسنیم بکف ہے دل میں
 زیر میزاب حرم تشنہ دید آہنچا
 چومتا ہے لب ساقی کو لب نہر لب
 پا کے فردوس نظر جنت صحرائے حجاز
 تابش عرش کی سینہ میں ہیں آئینہ بکف
 قبلہ رو گنبد خضرا کی طرف خم ہے جبیں
 رات دن مصحف رخسار نبی کا ہر خیال
 دل میں انوار مدینہ کے نظر آتے ہیں
 فرد عصیاں کا سر شر خدا حافظ ہے
 پائے ساقی پہ گرائے لب کوثر جو مجھے
 سن کے واعظ لب مکیش سے شنائے ساقی
 پھر اسے شمع حرم زندہ جاوید بنا
 طالب مغفرت بادہ کشاں ہر ساقی
 پاکے منہ مانگی مرادیں در رحمت سگدا
 حق و باطل کی مٹی ہے نہ مٹے گی تفریق

چل ضیاء عمر در ساقی بطحا پہ گزار
 اب تو لبریز یہ پیمانہ ہوا جاتا ہے

دیکھئے جس کو وہ دیوانہ ہوا جاتا ہے
 صحن کعبہ در میخانہ ہوا جاتا ہے
 پڑمے خلد سے پیمانہ ہوا جاتا ہے
 لب میکش لب پیمانہ ہوا جاتا ہے
 اور دیوانہ یہ دیوانہ ہوا جاتا ہے
 دل نثار رخ جانانہ ہوا جاتا ہے
 خود ادا سجدہ شکرانہ ہوا جاتا ہے
 اب تو معمول یہ روزانہ ہوا جاتا ہے
 بیت محمور یہ ویرانہ ہوا جاتا ہے
 ہر عمل سرنجی افسانہ ہوا جاتا ہے
 کام اے لغزشستانہ ہوا جاتا ہے
 شامل محفل رندانہ ہوا جاتا ہے
 جاں بحق نزم میں پردانہ ہوا جاتا ہے
 در توبہ در میخانہ ہوا جاتا ہے
 مائل لطف کریمانہ ہوا جاتا ہے
 کوئی اپنا کوئی بیگانہ ہوا جاتا ہے

اک جہاں بخود ہی وہ اعجازِ پیمانہ میں ہے
 ہاتھ میں ساغرِ سقاہم دہم درِ زباں
 خوب ہیں نظارۂ ساقی کی یہ دو صورتیں
 رندِ بطحا کا یہ شغل مے کشی تو دیکھنا
 خوابِ آنکھوں میں لہو کشتہ برقِ جمال
 ہر نفس یا دِ خدا ہر سانس مجھ ذکرِ دوست
 کرتی رہتی ہیں انگلیں سبز گنبد کا طواف
 تیرے روضہ میں یا ضِ خلد کی رنگینیاں
 بادۂ کوثر کی شاید نہرِ میخانہ میں ہے
 رندِ میکش کی نئی سچ دھج یہ میخانہ میں ہے
 دل میں اک تصویر اک تصویرِ بیا میں ہے
 گھر میں میخانہ ہی گھر میکش کا میخانہ میں ہے
 شام سے روشن چراغِ طور ویرانہ میں ہے
 باوجود جذبِ خود داری یہ دیوانہ میں ہے
 یہ نئی سُرخ مری قسمت کے افسانہ میں ہے
 فصلِ گلِ جنتِ بدایاں کے کاشا میں ہے

اے ضیا ہوگا کبھی ہمانِ سلطانِ حجاز
 تیری روزی گروہاں کے آبِ روانہ میں ہے

مجھے بھی دے کوئی پیمانہ ساقی
 دکھا دے جلوۂ جا نانا ساقی
 سقاہم دہم کہہ کر دے جا
 ہے تیری انجمن کا شمع بردار
 ہجوم بے خودی میں چومتے ہیں
 رہے قائم ترا میخانہ ساقی
 بنا دے بخود وستانہ ساقی
 مجھے پیمانہ پر پیمانہ ساقی
 چراغِ طور کا پروانہ ساقی
 ترے میکش لبِ پیمانہ ساقی

ضیا کو آنکھوں آنکھوں میں عطا کر
 خمارِ نرگسِ مستانہ ساقی

شکوہ تجارت وطن

محبت کے سب سلسلے توڑ آئے
 مدینہ سے سوئے وطن آگئے تم
 تقاضائے جوشِ ولا کیا ہی تھا
 اٹھاتے نہیں سروہ بابِ نبی سے
 مراد دل تھا جو ہاتھ میں وہ لئے تھے
 خوشی تم نے کی جاں نثارِ نبی کی
 میں خوش ہوں مدینہ میں تم ان کو رکھ کر
 اسیرِ وفا کو کہاں چھوڑ آئے
 مدینہ میں تنہا نہیں چھوڑ آئے
 سلا کر انہیں آپ منہ موڑ آئے
 یہ وحشی کہاں جا کے سر چھوڑ آئے
 اس آئینہ کو تم مگر توڑ آئے
 جوارِ نبی میں انہیں چھوڑ آئے
 مدینہ سے رشتہ مرا جوڑ آئے

اسیرِ وفا کی طرح کاشِ یارب
 ضیا بھی مدینہ میں دم توڑ آئے

ختم شد



ALLAMA IQBAL LIBRARY



25096



Call No. _____

Acc. No. _____

Date _____

J. & K. UNIVERSITY LIBRARY

This book should be returned on or before the last date stamped above. An over-due charge of .06 P. will be levied for each day, if the book is kept beyond that day.

Call No. _____

Acc. No. _____

Date _____

J. & K. UNIVERSITY LIBRARY

This book should be returned on or before the last date stamped above. An over-due charge of .06 P. will be levied for each day, if the book is kept beyond that day.

